592
شریمد بھگوت گیتا
کا
اردو ترجمہ مع شرح
592;U
592
उर्दू संग्रह
पुस्तक का नाम श्री मद भगवत गीता
लेखक जानकी दास मेहरा
प्रकाशन वर्ष 1932
आगत संख्या 592

اوم

شریمد بھگوت گیتا

کا

اُردو ترجمہ مع شرح

لالہ جانکی داس صاحب مہرہ سابق قائم مقام سپرنٹنڈنٹ

دفتر ہوم منسٹر و حال پنشن خوار ریاست العالیہ پٹیالہ

نے تالیف کیا

کارتک سمت ۱۹۸۹ بکرمی مطابق اکتوبر ۱۹۳۲ عیسوی

در ایجوکیشنل الیکٹرک پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر باہتمام ڈاکٹر مل سنگھ پرنٹر چھپی

بار اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت مجلد

لاله جانکی داس صاحب مہرہ مولف

نویدن

(التماس)

مولف چھرہ کھتری باشندہ شہر پٹیالہ کا ہے اور اس کے آباؤ اجداد ملازم ریاست پٹیالہ رہے ہیں اول مولف نے درجہ بی۔ اے تک تعلیم حاصل کی اور پھر عرصہ تقریباً ۲۲ سال تک خدمات ریاست پٹیالہ کو نہایت محنت اور ایمانداری سے سرانجام دینے کے بعد اس کو منصف مزاج اور حق شناس رائے بہادر ایس۔ ایم۔ بینا صاحب نے جو اس وقت ہوم منسٹر ریاست پٹیالہ تھے اپنے دفتر کی سپرنٹنڈنٹی کی آسامی پر مامور فرمایا۔ بماہ بھادوں سمت ۱۹۷۹ جب مولف اس آسامی پر کام کر رہا تھا۔ دفتر ہوم منسٹر تخفیف ہو گیا۔ اور چونکہ بدقسمتی سے مولف کی تنخواہ کے مساوی کوئی اسامی خالی نہ تھی اس لئے پرائم منسٹر صاحب اسکو کوئی جگہ نہ دے سکے جس سے مولف کو ایسے وقت پر جبکہ اس کی عمر ۴۸ سال تھی اور مدت ملازمت پچیس سال پورے کر کے نصف پنشن کے حقدار ہونے میں محض دو سال کچھ ماہ باقی تھے تقریباً ایک ثلث پنشن پر ریٹائر ہونا پڑا مولف کی اہلیہ تو پہلے ہی گذر چکی تھی۔ اور اس کے کوئی پسر بھی موجود نہ تھا۔ صرف ایک پسر پیدا ہوا تھا جس کی حیات نے وفا نہ کی۔ تاہم ملازمت کی وجہ سے وہ سب کچھ بھولا ہوا تھا۔ اب ملازمت کے بھی قبل از وقت جاتے رہنے اور کمتر از امید پنشن ملنے سے اس کی طبیعت پر سخت صدمہ گذرا اور ایک روز جب وہ اداس بیٹھا ہوا تھا تو اس کے اندر سے آواز آئی تو یہ کہا۔ "بنرا نجو فکر کرنا فضول ہے جو کچھ ہونا تھا ہو چکا ہے نوشتہ تقدیر کو کوئی نہیں سکتا۔ تجھے پچ کر کس کیلئے مرنا ہے جو کچھ تجھ کو مل گیا ہے تجھ

اکیلے کی گذرا وقات کے لئے کافی ہے۔ اس وقت تیری عمر ۵۰ سال سے تجاوز کر چکی ہے اور بان پرست کا وقت آگیا ہے۔ اس لئے تجھکو چاہیئے کہ اپنی بیکاری کے وقت کو ایشور بھجن اور شریمد بھگوت گیتا کے مطالعہ میں صرف کرے۔ تاکہ تیرا انجام اچھا ہو۔ اور اگر ہو سکے تو ایک ترجمہ معہ شرح اس شاستر کا تیار کرے۔ جسکو پڑھ کر لوگ فائدہ اٹھائیں اور تیرے حق میں دعائے خیر کریں"۔ اس ہدایت کے اتباع میں مولف نے رنج والم کو چھوڑ کر اور اپنی طبیعت کو یکسو کر کے شریمد بھگوت گیتا کا مطالعہ شروع کیا۔ اور اس شاستر (علمی کتاب) کی جسقدر مستند ٹیکائیں (شرحیات) دستیاب ہوئیں انکو بغور پڑھا اور اسکے اندر بیان کردہ مضامین کو سمجھنے کیلئے دیگر پر از معلومات کتب کا بھی مطالعہ کیا جب مطالعہ کتب سے فرصت ملی تو مولف نے شریمد بھگوت گیتا کا ترجمہ معہ شرح بہ زبان اُردو تیار کرنا شروع کیا اور عرصہ تقریباً آٹھ سال تک سخت محنت کرنے کے بعد جو ترجمہ معہ شرح اس شاستر کا تیار ہوا ہے اسکو پبلک کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ ترجمہ ناظرین کو پسند آگیا تو مولف یہ سمجھیگا کہ اُس کی آٹھ سالہ محنت کا اجر اُس کو مل گیا۔

چونکہ مولف سنسکرت زبان کا جس میں شریمد بھگوت گیتا لکھی ہوئی ہے کوئی عالم نہیں ہے اس لئے اگر مولف سے اس ترجمہ میں کہیں غلطی ہوگئی ہو تو اُس کیلئے ناظرین اُسکو معاف فرمائیں اور براہ مہربانی اسکو اس غلطی سے آگاہ کریں۔ تاکہ بعد غور کرنے کے دوسرے ایڈیشن (طبع ثانی) میں اسکی درستی کردی جائے۔ اب مولف اس ناچیز ترجمہ کو نہایت ادب اور عجز کے ساتھ پرم پرماتما کی نذر کرتا ہے جو مولف کا خالق اور سہارا ہے اور ازاں بعد بھگوان کرشن چندر کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتا ہے جن کی مہربانی سے مولف کو ویدک دھرم (ویدوں میں بیان کردہ فرائض) کی واقفیت حاصل ہوئی اور تسکین دل میسر آئی۔ اس کے بعد مولف اپنے آقائے ولی نعمت میجر جنرل فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ ادھیراج شری مہاراجہ راجگان سر بھوپندر سنگھ مہندر

بہادر۔جی۔سی۔ایس۔آئی وجی۔آئی۔ای وجی۔بی۔ای ولے۔ڈی۔سی والیف۔آر۔جی ایم والیف۔آر۔زیڈ۔ ایم والیف۔آر۔ایچ۔ایم وایم۔بی فرمانروائے ریاست پٹیالہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جنکا مولف پشتینی نمک خوار ہے اور جن کے سایۂ عاطفت میں اُس نے ۲۲ سال کے قریب خدمات ریاست کو سرانجام دیا ہے اور اُن مُصنّفوں۔مترجموں اور مُولفوں کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنکی کتب سے اِس ترجمہ کے تیار کرنے میں مدد لیگئی ہے اور جن کتب کی تفصیل بھومکا (دیباچہ) کے آخیر میں دی گئی ہے۔

جانکی داس چھبر مؤلف

اوم تت ست

بھومکا

(دیباچہ)

سنسکرت زبان میں لفظ گیتا کے معنی ہیں گایا ہوا گیت اور لفظ بھگوت کے معنی ہیں پرستش اور اطاعت کرنیکے قابل پس بھگوت گیتا کے معنی ہیں قابل پرستش اور اطاعت شری کرشن چندر کا گایا ہوا گیت یعنی کہی ہوئی نظم۔

شریمد بھگوت گیتا جو کتاب مہابھارت تصنیف کردہ شری دیاس منی جی کے بھیشم پرب میں پچیسویں ادھیائے (فصل) سے بیالیسویں ادھیائے (فصل) تک لکھی گئی ہے فلسفہ ویدانت کی ایک نظم ہے جس میں پربرہم (خدائے تعالیٰ) کی ماہیت جیو (روح) کی حقیقت اور جگت (دنیا) کی اصلیت کو بیان کرکے انتہائی وجود ایک ہی ذات پربرہم کو بتلایا گیا ہے اور اُن زرین اصولوں کو بیان کیا گیا ہے جن پر عمل کرکے انسان اپنے ورن کے مقررہ کرموں کو کرتا ہوا بھی گیان حاصل کرکے موکش کو پالیتا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا ہندو دھرم کی ایک اعلےٰ کتاب ہے اور اس کی عظمت اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے مختلف عقائد کے پیرو علما نے اس کی تشریحات کثرت سے لکھی ہیں۔ اور یہ کتاب مقبولِ عالم ہوکر دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں اسکے ترجمے کئے جاچکے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ اس زمانے میں جبکہ بوجہ لوگوں کی عمر کم ہونے اور انکو دنیاوی کاروبار سے فرصت نہ ملنے کے ویدوں کا مطالعہ کرنا مشکل ہے شریمد بھگوت گیتا ہی جو ویدوں کا سار (عطر) ہے اور اسی وجہ سے جسکو ویدروپ (ویدوں جیسی) کہا گیا ہے ایک ایسی کتاب ہے جسکو

پڑھ کر انسان اپنی بہتری کر سکتا ہے۔ پس ہر ایک ہندو کو واجب ہے۔ کہ وہ شری مد بھگوت گیتا کو اسی نگاہ سے دیکھے جس نگاہ سے عیسائی انجیل مقدس کو اہل اسلام قرآن مجید کو اور یہودی توریت مقدس کو دیکھتے ہیں۔ اور ہر روز اس کے ایک یا دو ادھیاؤں (فصلوں) کا اُن کے معنی اور مطالب کو سمجھ کر (نہ کہ ان کو طوطے کی طرح رٹ کر) مطالعہ کیا کرے۔ تاکہ اس کے اندر بیان کردہ اصول اس کے ذہن نشین ہو جائیں اور وہ ان پر عمل کر کے موکش کو حاصل کر سکے۔ جو انسانی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہے۔

پیشتر اس کے شریمد بھگوت گیتا کے سلسلہ تعلیم کو بیان کیا جاوے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر کچھ ذکر ویدک دھرم (ویدوں کے اندر بیان کردہ فرائض انسانی) کا کیا جاوے۔ جسکے خلاصہ و عطر کو شریمد بھگوت گیتا میں بیان کیا گیا ہے معلوم رہے کہ سنسکرت زبان میں لفظ وید کے معنی ہیں وہ کلام جس سے گیان حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ کلام کسی انسان کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ کلام الٰہی ہے۔ جس کا الہام دنیا کے شروع میں اگنی۔ وایو۔ ادیت اور انگرس چار رشیوں (عارفانِ کامل) کو ہوا تھا (ملاحظہ ہو رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا از سوامی دیانند سرسوتی جی و منوسمرتی ادھیائے ا شلوک ۲۳۔ ادھیائے ۲ شلوک ۱۵۱) پہلے یعنی ست یگ اور تریتا یگ میں وید کتابوں کی شکل میں نہ تھے۔ اور ان کو شاگرد استاد سے سنتے چلے آتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ان کو شرتی یعنی سُنے ہوئے کہتے ہیں۔ لیکن بعد میں یعنی دواپر یگ کے اخیر میں شری ویاس منی جی نے اُن کو اُن کے اصول علمی کے لحاظ سے اُن چار حصوں میں تقسیم کیا۔ جنکو رگ وید۔ یجر وید۔ شام وید اور اتھر وید کہتے ہیں۔ اور جو اب ہم کو بشکل کتب ملتے ہیں۔ ہر ایک وید کے بلحاظ اُسکے مضامین کے تین مختلف حصے ہیں۔ ایک کرم کانڈ (عمل) جس میں نیک اعمالوں کو کرنے اور بد اعمالوں کو چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ دوسرا اُپاشنا کانڈ (عبادت) جس میں عبادت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور تیسرا گیان کانڈ (علم) جس میں آتما اور پرماتما کی ماہیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور چونکہ گیان کانڈ (علم) ویدوں کا آخری حصہ ہے۔ اس لئے اس کو ویدانت یعنی ویدوں کا آخیر بھی کہتے ہیں۔ اگرچہ وید کے کرم کانڈ اُپاشنا کانڈ اور گیان کانڈ تین حصے ہیں۔ مگر چونکہ اُپاشنا

بھی ایک قسم کا من کا کرم ہے۔ اس لئے اپاشنا کانڈ کو کرم کانڈ کے اندر شامل کر کے عام طور پر وید کے کرم کانڈ اور گیان کانڈ دو ہی حصے...... شمار کئے جاتے ہیں۔ پس ویدوں میں انسان کے لئے دو ہی راستے تبلائے گئے ہیں۔ ایک کرم مارگ (راہِ عمل) اور دوسرا گیان مارگ (راہِ علم) جو لوگ یا تو اس دنیا کے یا سورگ (بہشت) کے بھوگوں کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان کے لئے کرم کا راستہ ہے۔ جس کا بیان کرم کانڈ اور اپاشنا کانڈ میں ہے۔ اور جس کے مطابق یہ لوگ ویدوں میں تبلائے ہوئے نیک اعمالوں کو ان کے پھل کی خواہش رکھ کر کرتے ہیں۔ اور شو وغیرہ دیوتاؤں کی اپاشنا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس دنیا کے یا سورگ (بہشت) کے بھوگوں کو نہیں چاہتے اور موکش کے خواہشمند ہیں۔ ان کے لئے گیان کا راستہ ہے۔ جس کا بیان گیان کانڈ میں ہے۔ اور جس کے مطابق یہ لوگ ویدوں میں تبلائے ہوئے انہی نیک اعمالوں کو ان کے پھل کی خواہش نہ رکھ کر نشکام بدھی سے (بغیر ضانہ طور پر) کرتے ہیں۔ اور کسی اور دیوتا کو نہ جان کر محض سرو ویاپی (البسیط کل) پرمیشور کی اپاشنا کرتے ہیں۔ اول الذکر اشخاص کو کرم کانڈی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ کرم کانڈ کے ہی پیرو ہیں۔ اور حصولِ سورگ کو ہی اپنا اعلےٰ مقصد سمجھتے ہیں۔ اور آخر الذکر اشخاص کو گیان کانڈی کہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ گیان کانڈ کے پیرو ہیں۔ اور گیان کانڈ کی ہدایت کے مطابق اپنے مقررہ کرموں کو نشکام بدھی سے (بغیر ضانہ طور پر) سر انجام دیتے ہیں۔ اور پرمیشور میں اپنے من کو لگا کر پرمیشور کی اپاشنا کرتے ہیں۔ تاکہ آتما کا گیان حاصل ہو۔ اور پھر گیان سے موکش میسر آوے۔ پس کرنے کے لائق کرم وہی ہیں۔ جن کا کرم کانڈ میں ذکر ہے۔ اور اپاشنا کا طریق وہی ہے۔ جو اپاشنا کانڈ میں تبلایا گیا ہے۔ لیکن کرم اور اپاشنا کو ان کے پھل کی خواہش رکھ کر کرنے اور ان کے پھل کی خواہش نہ رکھ کر کرنے سے ان کے انجام میں فرق پڑ جاتا ہے۔ آگے

کرم بھی چار طرح کے ہیں ایک نتہ کرم (معمولی اعمال) کہ جو روزمرّہ کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اشنان سندھیا وغیرہ۔ دوسرے نمتک کرم (غیر معمولی اعمال) جنکو کوئی وجہ پیدا ہو جانے پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً وہ کرم جو کسی گناہ کے سرزد ہو جانے پر بطور پراسچت (کفارہ) کے کیا جاتا ہے۔ تیسرے کامیہ کرم (غرض آمیز اعمال) جنکو پھل کی خواہش رکھ کر خود غرضی سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً یگ دان وغیرہ (ویدوکت کرم) ویدوں کے اندر بیان کیے ہوئے نیک اعمال چوتھے نشیدھ کرم (ممنوع اعمال) جن کے کرنے کی ویدوں میں ممانعت ہے مثلاً چوری۔ زنا کاری وغیرہ۔ ان میں سے نشیدھ کرم تو کسی کو بھی نہیں کرنے چاہیئے۔ اور باقی ماندہ تین طرح کے کرم کرنے کے لائق ہیں۔ جن کو انسان اپنی حالت کے مطابق کر سکتا ہے۔ کرم مارگ (راہ عمل) میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے چار ورن (ذاتیں) مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک برہمن (عالم پیشہ لوگ) جن کے دھرم (فرائض) وید پڑھنا۔ وید پڑھانا۔ یگ کرنا۔ یگ کرانا۔ دان لینا دان دینا۔ اور لوگوں کو راہ راست پر چلنے کی ہدایت کرنا ہیں۔ دوسرا کشتری (شجاعت و حکومت پیشہ لوگ) جن کے دھرم وید پڑھنا۔ یگ کرنا۔ دان دینا۔ رعایا کی حفاظت کرنا۔ جنگ کرنا اور سزا دینا ہیں۔ تیسرا ویش (تجارت و زراعت پیشہ لوگ) کہ جنکے دھرم (فرائض) وید پڑھنا۔ یگ کرنا۔ دان دینا۔ بنج کرنا۔ سود لینا۔ جانوروں کو پالنا اور کھیتی کرنا ہیں چوتھا۔ شودر (خدمت پیشہ لوگ) جنکا دھرم (فرض) حسد چھوڑ کر صدق دل سے (محبت) دیگر تینوں ورنوں کی خدمت کرنا ہے۔ اور گیان مارگ میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے چار آشرم (حالات زندگی) مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک برہمچریہ (حالتِ طالب علمی) جس میں مجرّد رہ کر گورو (استاد) سے وید شاستروں کو پڑھا جاتا ہے۔ اور نیک تربیت حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرا گرہست آشرم (حالت خانہ داری) جس میں اپنے ورن کی لڑکی سے شادی کر کے اولاد پیدا کی جاتی ہے۔ اور جائز طریقوں سے روزی کمائی جاتی ہے۔ اور

اپنے ورن کے تمام مقررہ یگ۔ دان وغیرہ کرموں کو سرانجام دیا جاتا ہے۔

تیسرا بان پرست آشرم (حالت گوشہ نشینی) جس میں گوشہ نشینی اختیار کرکے لذائذ دنیوی کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ علم کا دان دیا جاتا ہے۔ اور اپنے تمام کرموں یگ۔ دان وغیرہ کو انکے پھل کی خواہش نہ رکھ کر پرمیشور ارپن بدھی سے سرانجام دیا جاتا ہے۔ اور من کو قابو کر کے پرمیشور کا دھیان (تصور) کیا جاتا ہے۔ تاکہ انتہ کرن (باطن) مصفا و مسکّن ہو جاوے۔ اور ویراگ (دنیاوی اشیاء سے نفرت) پیدا ہو۔ چوتھا سنیاس آشرم (حالت ترک دنیا) جس میں دنیاوی تعلقات کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ اور بجز نت نیتک کرموں کے جن سے جسم کے سنسکار ہوتے ہیں۔ اور پاپ دور ہوتے ہیں۔ تمام کرموں کو بندھن میں ڈالنے والے سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بھیک مانگ کر گذارہ کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو راہ راست پر چلنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اور آتما کا شرون (اس کے متعلق سننا) منن (اس کے بارے میں سوچنا) ندھیاسن (اس میں من کو ٹھیرانا) کیا جاتا ہے۔ تاکہ آتما کا گیان حاصل ہو۔ اور پھر گیان سے موکش میسر آوے۔ لیکن معلوم رہے کہ یہ سنیاس محض برہمن کا دھرم (فرض) ہے۔ کشتری اور ویش کا دھرم (فرض) نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو مدسودن ٹیکا شلوک ۵۶ ادھیائے ۱۸) اس لئے موکش کے خواہشمند کشتری اور ویش کا دھرم (فرض) یہ ہے۔ کہ وہ انتہ کرن (باطن) کے مصفا اور مسکّن ہو جانے اور ویراگ پیدا ہو جانے کے بعد بھی اپنے اپنے ورن کے مقررہ کرموں کو ان کے پھل کی خواہش چھوڑ کر پرمیشور ارپن بدھی سے کرتے رہیں۔ ان کے لئے کرم پھل کا تیاگ ہی سنیاس ہے۔ کیونکہ جو کرم وہ اس طرح سے کرینگے۔ وہ ان کو بندھن میں ڈالنے والے نہ ہونگے۔ اور وہ ویدانت کا مطالعہ کر کے گیان پیدا ہو جانے پر موکش کو حاصل کر لیں گے۔ جنک وغیرہ کشتری راجاؤں نے بھی اسی طرح موکش حاصل کی تھی۔

ویدک دھرم کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں بتلانے کے بعد اب شریمد بھگوت گیتا کے سلسلہ تعلیم کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ بھگوان کرشن چندر نے ارجن کو جو اپدیش کیا ہے۔ اس کو انہوں نے اٹھارہ ادھیاؤں (فصلوں) میں کس طرح تقسیم کیا ہے۔ واضح ہو کہ جب کورکشیتر کے میدان جنگ میں ارجن نے موہ (محبت خویش واقارب) کے بس ہو کر اپنے کشتری دھرم جنگ کو چھوڑ کر سنیاس لینے کا ارادہ کر لیا تھا جو اس کا دھرم (فرض) نہیں تھا۔ جیسا کہ پہلے ادھیائے (فصل) کے اخیر میں اور دوسرے ادھیائے (فصل) کے شروع میں بتلایا گیا ہے تو شری بھگوان نے خیال کیا کہ ارجن کو موہ پیدا ہو جانے کا سبب اگیان (لاعلمی از حقیقت روح) ہے۔ اور جب تک گیان (علم حقیقت روح) کے اپدیش سے اسکا اگیان رفع نہ ہوگا تب تک اس کا موہ دور نہ ہوگا۔ اور وہ جنگ نہ کریگا۔ لہذا شری بھگوان نے دوسرے ادھیائے (فصل) میں ارجن کو گیان یوگ (علم حقیقت) کی تعلیم دی تاکہ اُس کا موہ دور ہو کر وہ اپنے دھرم جنگ میں مشغول ہووے جو اس کی بہتری کرنے والا ہے لیکن جب شری بھگوان نے دیکھا کہ اُن کے گیان کے اپدیش نے ارجن کے ذہن نشین نہ ہو کر اس پر کچھ اثر پیدا نہیں کیا تو انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ارجن گیان کا ادھکاری (مستحق) نہیں ہے۔ کرم کا ادھکاری (مستحق) ہے اس لیئے اس کو اپنے مقررہ کرموں کو پھل کی خواہش چھوڑ کر سرانجام دینے اور پرمیشور کی اپاسنا کرنے کا اپدیش کرنا چاہیئے جن سے گیان حاصل ہوتا ہے اور انسان بندھن میں نہ پڑ کر موکش پد کو پالیتا ہے۔ ویدانت کہتا ہے کہ انسان کو گیان کا ادھکاری بننے کے لئے اول اپنے انتہ کرن (باطن) کے نقائص کو دور کرنا چاہیئے۔ جو دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مل (کثافت قلب) جو تموگن کی زیادتی کی علامت ہے۔ اور خواہش کے بس ہو کر کئے ہوئے گناہوں سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا وکشیپ (انتشار قلب) جو رجوگن کی زیادتی کی علامت ہے اور من کے وشیوں کی طرف دوڑنے سے پیدا ہوتا

ہے۔ اور جب تک یہ ہر دو نقائص دور ہو کر انسان کا قلب مصفا و مسکن نہیں
ہو جاتا جو ستو گن کی زیادتی کی علامت ہے۔ تب تک گورو (استاد) کے
اپدیش سے اگیان کا آورن (پردہ) دور ہو کر انسان کو گیان حاصل نہیں ہوتا مثال
کے لئے فرض کرو ایک کشادہ منہ برتن جس میں میلا پانی بھرا ہوا ہے اور جسکا پانی تیز
ہوا کے چلنے سے متحرک بھی ہے دہوپ میں رکھا ہوا ہے اگر کوئی شخص سورج
کے عکس کو اس برتن کے پانی میں دیکھے تو وہ اس کو اچھی طرح نظر نہیں آسکتا
لیکن اگر کسی طرح سے اس پانی کو صاف اور ساکن کر دیا جائے تو سورج کا عکس اس
میں اچھی طرح نظر آسکتا ہے۔ جیسے سورج ہر ایک جگہ چمکتا ہے مگر اس کا عکس
صاف اور ساکن پانی میں ہی نظر آتا ہے۔ ویسے ہی پرماتما ہر ایک جگہ موجود ہے
مگر اس کا دیدار انسان کے انتہ کرن کے اندر ہی ہوتا ہے بشرطیکہ انتہ کرن مصفا
اور مسکن ہو۔ پس شری بھگوان نے دوسرے ادھیائے (فصل) کے آخری
نصف حصہ سے شروع کر کے پانچویں ادھیائے (فصل) کے اختتام تک ارجن کو
کرم یوگ (مشغولیت اعمال) کی تعلیم دی ہے جس کے مطابق انسان اپنے ورن
کے مقررہ کرموں کو ان کے پھل کی خواہش چھوڑ کر سر انجام دیتا ہے تاکہ اس کا
انتہ کرن (باطن) صاف ہو کر اس کو گیان حاصل ہو اور ازاں بعد چھٹے ادھیائے
(فصل) سے لیکر بارہویں ادھیائے (فصل) تک پرمیشور کی اپاسنا (عبادت) کرنے
کا اپدیش کیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ اس سے قلب مسکن ہو کر گیان حاصل ہوتا
ہے اور چونکہ پرمیشور کی اپاسنا دو طرح کی ہے۔ ایک اہنگر اپاسنا جس کے
مطابق گیان اندریوں (حواس) مدرکہ من (دل) اور پرانوں (انفاس) کو ضبط کر کے
پرمیشور کے اویکت سروپ (اندریوں کو محسوس نہ ہونے والی ذات) کا دھیان
کیا جاتا ہے دوسری پرتیک اپاسنا جس کے مطابق ہر ایک چیز کو پرمیشور
کا روپ سمجھ کر سرو ویاپی (بسیط کل) پرمیشور کا دھیان کیا جاتا ہے۔ اور جسکو بھگتی
یوگ (عشق الہی) کہتے ہیں۔ پس شری بھگوان نے چھٹے ادھیائے (فصل) سے

لیکر آٹھویں ادھیائے (فصل) تک اہنگرہ اپاشنا کا طریق بتلا کر ارجن کو اس میں لگنے کی
تعلیم دی ہے۔ اور پھر نویں ادھیائے (فصل) سے لیکر بارہویں ادھیائے (فصل) تک
پرتیک اوپاشنا کا طریق بتلا کر ارجن کو اس میں مشغول ہونے کی ہدایت کی ہے۔ اور اس
اپاشنا کو اہنگرہ اپاشنا سے سہل اور لہذا بہتر بتلایا ہے۔ اور اس طرح سے ارجن کو
گیان (علم حقیقت) حاصل کرنے کے سادھنوں (ذرائع) میں لگنے کا اپدیش کرکے پھر
تیرھویں ادھیائے (فصل) سے لیکر پندرھویں ادھیائے (فصل) تک اس کو
یہ بتلایا ہے۔ کہ ان سادھنوں (ذرائع) پر عمل کرنے سے جو گیان حاصل ہوتا ہے
وہ گیان کیا ہے۔ اور اس سے موکش کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ اور ازاں بعد سولہویں
اور سترہویں ادھیاؤں (فصلوں) میں ارجن کو یہ بتلایا ہے۔ کہ جو لوگ ان سادھنوں
پر عمل کرکے گیان اور موکش کے حقدار ہو گئے ہیں۔ اور جو لوگ ان سادھنوں
(ذرائع) پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گیان اور موکش کے حق دار نہیں ہیں۔ ان
کی پہچان کیا ہے۔ تاکہ انسان گیان اور موکش کا حقدار بننے کے لئے کوشش کرے
اور اخیر کے اٹھارویں ادھیائے (فصل) میں ارجن کے سنیاس اور تیاگ کا فرق دریافت
کرنے پر اس کو الفاظ سنیاس اور تیاگ کے اصطلاحی معنوں کو بتلا کر انجام میں
ان دونوں کا ایک ہی ہونا ظاہر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جو شخص پرمیشور کی بھگتی
میں لگ کر اپنے ورن (ذات) کے مقررہ کرموں کو پرمیشور کے حوالے کرکے
اور ان کے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے۔ اس کا انتہ کرن (باطن)
شدھ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے کرم اس کو بندھن میں ڈالنے والے نہ
ہو کر وہ کرموں کو کرتا ہوا بھی گیان پیدا ہو جانے پر موکش کو حاصل کر
لیتا ہے۔ اور ازاں بعد موکش کے خواہش مند ارجن کو جس کا دھرم بوجہ کشتری
ہونے کے سنیاس لینا نہیں تھا۔ اس بھگتی سے ملے ہوئے کرم یوگ کے طریق کو
اختیار کرنے کا اپدیش کرکے اس کو جنگ کرنے کے لئے تیار کیا گیا
ہے۔

شری مدبھگوت گیتا کی تعلیم کے مذکورہ بالا خلاصہ سے ظاہر ہے۔ کہ اس شاستر میں وہی تعلیم دی گئی ہے۔ جو ویدوں کی تعلیم ہے اور بتلایا گیا ہے کہ موکش فقط گیان سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کرم یوگ (مشغولیت اعمال) دھیان یوگ (تصور الہٰی) اور بھگتی یوگ (عشق الہٰی) سے گیان پیدا ہو کر موکش ملتی ہے۔ بغیر گیان پیدا ہوئے موکش نہیں مل سکتی۔ جن لوگوں کے ان کے پچھلے جنموں کے سنسکاروں (اثرات اعمال) سے انتہ کرن (باطن) صاف اور مسکّن ہیں۔ وہ لوگ گیان سے موکش (نجات) کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جن لوگوں کے انتہ کرن میلے اور غیر مسکّن ہیں۔ وہ اپنے اپنے درجہ اور طبیعت کے مطابق کرم یوگ سے یا دھیان یوگ سے یا بھگتی یوگ سے گیان کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اور پھر گیان سے موکش کو پا لیتے ہیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ بھگوان کرشن چندر نے گیتا شاستر کے دوسرے ادھیائے (فصل) میں استھت پرگیہ (قائم العقل شخص) چھٹے ادھیائے (فصل) میں دھیان یوگ (تصور الہٰی) میں کمال حاصل کئے ہوئے شخص اور بارہویں ادھیائے (فصل) میں پرم بھگت (اعلےٰ درجہ کے اہل عشق) کے جو خواص بیان کئے ہیں۔ وہ قریب قریب وہی ہیں۔ جو تیرھویں ادھیائے (فصل) میں موکش کے ادھیکاری (مستحق) گیانی شخص کے خواص بتلائے ہیں پس ادھیکار (استحقاق) کے لحاظ سے موکش مارگ (راہ نجات) کی دو منزلیں ہیں۔ ایک کرم (عمل) کی منزل جس کے اندر کرم یوگ۔ دھیان یوگ اور بھگتی یوگ تینوں شامل ہیں۔ اور دوسری گیان (علم) کی منزل اور جہاں پر کرم کی منزل ختم ہوتی ہے وہاں سے گیان کی منزل شروع ہوتی ہے۔ اول الذکر منزل کو طے کرنے کے لئے بان پرست آشرم اور آخر الذکر منزل کو طے کرنے کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن یہ پیچھے بتلایا جا چکا ہے۔ کہ ایسا سنیاس جس میں کرموں کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ اور بھیک مانگ کر گذارہ کیا جاتا ہے۔ محض برہمن کا دھرم (فرض) ہے۔ کشتری اور ویش کا دھرم (فرض) نہیں ہے۔ موکش کے خواہشمند کشتری اور ویش کا

دھرم (فرض) یہ ہے۔ کہ وہ انتہ کرن (باطن) کے صاف اور مسکّن ہو جانے کے بعد بھی اپنے اپنے مقررہ کرموں کو انکے پھل کی خواہش نہ رکھ کر پرمیشور کیلئے کرتے رہیں۔ اور اس کرم یوگ مارگ سے انکو وہی مُکتی (نجات) حاصل ہو جائیگی۔ جو برہمنوں کو سنیاس مارگ سے حاصل ہوتی ہے (ملاحظہ ہو گیتا شلوک نمبر ۲ ادھیائے ۵) یہ ہر دو مارگ ویدک ہیں۔ اور زمانہ قدیم سے یکساں اہمیت کے ساتھ پہلو بہ پہلو چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ کرم یوگ کے قدیم ہونے کا ذکر شری بھگوان نے چوتھے ادھیائے (فصل) کے پہلے تین شلوکوں میں کیا ہے۔ اور جن لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ بھگوت گیتا میں زیادہ تر سنیاس کی تعلیم ہے وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ شری بھگوان نے ارجن کو جس کو انہوں نے گیتا کی تعلیم دی ہے۔ اپنے ہی مقررہ کرموں کو نشکام بدھی سے سرانجام دینے کا اپدیش کیا ہے۔ کرموں کو ترک کر کے سنیاس لینے کا اپدیش نہیں کیا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کے مطالعہ کرنے والوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئیے کہ بھگوان کرشن چندر جیون مکت (بحالت زندگی نجات یافتہ) برہم گیانی تھے۔ اور انہوں نے آتما (روح) اور برہم (خدا) کی ایکتا (وحدت) کا گیان حاصل کر کے اپنے آپ کو پرم برہم پرمیشور کا سروپ (ذات) انبھو (محسوس) کیا ہوا تھا۔ لہذا گیتا شاستر (علمی کتاب) کے اندر جہاں کہیں انہوں نے ایسے فقرات کہے ہیں۔ "میری شرن (پناہ) میں آ" "مجھکو نمسکار کر" "میری اپاشنا کر" وغیرہ وغیرہ۔ وہاں انہوں نے میری۔ مجھکو وغیرہ صیغہ متکلم کے الفاظ پرم برہم پرمیشور کے لئے استعمال کئے ہیں۔

اکثر لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ بھگوت گیتا ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ان لوگوں کے اس شاستر کو نہ سمجھنے کے دو وجوہات ہیں۔ ایک یہ کہ اس شاستر کا فلسفہ دقیق ہے اور بلا کسی اچھی شرح کے اس کا ہر ایک شخص کی سمجھ میں آنا مشکل ہے اور دوسری یہ کہ لوگ اس میں دلچسپی لیکر اس کو بار بار نہیں پڑھتے اور جب تک اس کتاب کو

بار بار نہ پڑھا جاوے۔ اس کے مضمون کا سمجھ میں آنا مشکل ہے۔ ان ہی دونو باتوں پر دھیان دیکر مولف نے اس ترجمہ کو عام فہم اور دلچسپ بنانے کے لیے اول دیباچہ کے اندر بھگوت گیتا کی تعلیم کے سلسلہ کو مختصراً بیان کر کے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اس شاستر کا سدھانت (فیصلہ) کیا ہے۔ اور ازاں بعد ہر ایک ادھیائے (فصل) کے شروع میں یہ بتلایا ہے۔ کہ اس ادھیائے (فصل) کا پچھلے ادھیائے (فصل) سے کیا تعلق ہے۔ اور اس کے شروع کرنے کی کیا ضرورت تھی اور پھر ہر ایک ادھیائے (فصل) کے شروع میں ایک فہرست اُن مضامین کی دی ہے۔ جو اس ادھیائے (فصل) کے اندر بیان کئے گئے ہیں۔ اور جو مضمون جتنے شلوکوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو اتنے ہی شلوکوں کے پہلے بطور سُرخی کے لکھ دیا ہے۔ اور ہر ایک شلوک کا ترجمہ لفظ بلفظ اور سلیس اردو میں کر کے اس ترجمہ کے نیچے ہی نمبر ۱ و ۲ و ۳ وغیرہ دیکر اس شلوک کی تشریح و توضیح کر دی گئی ہے۔ اور کہیں کہیں شرح کے تسلسل میں حسب ضرورت ویدانت کے اہم مضامین کو بھی مختصراً بیان کر دیا گیا ہے۔ شلوکوں کا ترجمہ جلّی قلم سے اور ان کی شرح خفّی قلم سے کی گئی ہے۔ تاکہ اگر کوئی شخص محض شلوکوں کا ترجمہ پڑھنا چاہے۔ تو اس کو سہولیت رہے۔ اور سنسکرت زبان کی محض ان اصطلاحات کو جو مضمون گیتا کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ ترجمہ میں ویسے ہی رہنے دیا گیا ہے۔ لیکن ان اصطلاحات کے مترادف الفاظ کو بھی اُردو اور فارسی زبان سے لیکر ان کے ساتھ ہی لکھ دیا گیا ہے۔ تاکہ یہ اصطلاحات اُردو خواں شخص کی سمجھ میں آجاویں۔ غرضیکہ مولف نے اس ترجمہ کو مفید عام بنانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ امید ہے کہ ناظرین اس کو پڑھ کر لابھ اٹھائینگے۔

آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھگوت گیتا کے اس شرح کے تیار کرنے میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔

رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔ از سوامی دیانند سرسوتی جی۔ چھاپہ ندگ۔

برہدارنیک تیتریا اور منڈک اپنشدوں کے بھاشیہ (تفسیرات) از سوامی شنکر اچاریہ جی ترجمہ سانکھ شاستر۔ ترجمہ میمانسہ شاستر۔ ترجمہ یوگ شاستر۔ ترجمہ ویدانت شاستر۔ اور ترجمہ منوسمرتی از سوامی درشنانند جی۔ ترجمہ مہابھارت از لالہ دوارکا پرشاد صاحب افق۔ بھگوت گیتا بھاشیہ (تفسیر) از سوامی شنکر اچاریہ جی۔ بھگوت گیتا ٹیکا (شرح) از مہاتما گنگا دھر تلک جی۔ بھگوت گیتا ٹیکا (شرح) از سوامی مدھسودن سرسوتی جی۔ بھگوت گیتا ٹیکا (شرح) از سوامی برہمانند گر جی۔ بھگوت گیتا ٹیکا (شرح) از سوامی سری دھر جی۔

جانکی داس مہرہ مؤلّف

❁ شری کرشن اور ارجن ❁

ادم تت ست

پہلا ادھیائے (فصل)

ارجن وشادیوگ

(رنج وفکر ارجن)

جب کورکشیتر کے میدان میں کوروں اور پانڈوں کی فوجیں صف آرا ہو کر ایک دوسرے کے مقابل کھڑی ہو گئیں۔ اور طرفین سے ہتھیار چلنے کو تیار تھے تو ارجن نے دشمن کی فوج کو دیکھنے کے لئے اپنے رتھ کو دونو فوجوں کے درمیان لے جا کر کھڑا کروا دیا۔ اور وہاں پر جس وقت اس کو اپنے ہی استاد اور رشتہ دار آمادہ جنگ کھڑے نظر آئے تو ارجن کو موہ (محبت خویش واقارب) پیدا ہو گیا۔ اور وہ ان خویش واقارب کے ہلاک ہو جانے کے خیال سے سخت دکھی (مغموم) ہو کر اپنے کشتری دہرم جنگ سے دست کش ہو کر بیٹھ گیا۔ اس پر بھگوان کرشن چندر نے ارجن کو اپنے دہرم جنگ میں مصروف کرنے کے لئے جو اپدیش (تلقین) کیا وہ اس گیتا کا مضمون ہے پس اس ادھیائے میں ارجن کے رنج وفکر کا بیان ہے اور یہی مضمون گیتا کے اپدیش (تعلیم) کا سبب ہے اور اسکی تمہید ہے اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں

۱۔ دہرت راشٹر کے دریافت کرنے پر سنجے کا جنگ کا حال بیان کرنا۔ ۲۔ دریودھن کا درونا چاریہ سے دونوں طرف کی فوجوں کے افسروں کا ذکر کر کے جنگ کے متعلق ہدایت کرنا۔ ۳۔ طرفین کی فوجوں کا

کا جنگ کے لئے تیار ہو جانا۔ ۴۔ ارجن کا دشمن کی فوج کو دیکھنے کے لئے اپنے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان لے جا کر کھڑا کروا دینا۔
۵۔ ارجن کو طرفین کی فوجوں میں اپنے رشتہ داروں کو آمادۂ جنگ کھڑا دیکھ کر موہ (محبت خویشی) پیدا ہونا اور ان کے ہلاک ہو جانے کے خیال سے دکھی (مغموم) ہونا۔ ۶۔ ارجن کا خاندان کی تباہی کی برائیوں کو بیان کرنا۔ ۷۔ ارجن کا جنگ کرنے سے انکار کر کے اپنے تیر و کمان کو ہاتھ سے رکھ کر بیٹھ جانا۔

۔ ۱۔ دھرت راشٹر کے پوچھنے پر سنجے جنگ کا حال بیان کرتا ہے

دھرت راشٹر نے کہا۔

(۱) اے سنجے! کورکشیتر کے مقدس میدان میں جنگ کرنے کی خواہش سے میرے بیٹوں اور پانڈوؤں نے اکٹھے ہو کر کیا کیا؟

۱۔۴۔۵۔ دھرت راشٹر اور پنڈو دو لو بھائی تھے دھرت راشٹر کے بیٹے جن میں دریودھن سب سے بڑا اور فرماں روائے ہستنا پور (دہلی) تھا کورو اور پنڈو کے بیٹے جن میں یدھشٹر سب سے بڑا تھا پانڈو کہلاتے ہیں۔
۲۔ سنجے دھرت راشٹر کا مشیر با تدبیر تھا اور چونکہ دھرت راشٹر آنکھوں سے اندھا تھا اس لئے شری ویاس منی جی نے اس کے مشیر سنجے کو ایک ودیا (علم) بتلا دی تھی جس کی بدولت وہ ہستنا پور (دہلی) میں بیٹھا ہوا کورکشیتر کے جنگ کا حال معلوم کر لیتا تھا۔ اور دھرت راشٹر کو سناتا تھا۔ ۳۔ کورکشیتر کا میدان زمانہ قدیم سے متبرک خیال کیا گیا ہے اور اس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ جو شخص اس میدان میں مرجاتا ہے وہ سورگ (بہشت) کو جاتا ہے۔

سنجے نے کہا

(۲) راجہ دریودھن پانڈوؤں کی فوج کو صف آرا ہوئے ہوئے دیکھ کر اپنے گورو[۱] کے پاس گیا اور یہ بات کہی۔

۱۔ دورناچاریہ جس نے دریودھن کو فنون جنگ سکھلائے تھے اور اس لئے وہ اس کا گورو (استاد) تھا

*۔ ۲۔ دریودھن درونا چاریہ سے دونو طرف کی فوجوں کے افسروں کا ذکر کرکے جنگ کے متعلق ہدایت کرتا ہے۔

(۳) استاد جی! آپ پنڈو کے بیٹوں کی اس بڑی فوج کو ملاحظہ فرمایئے جس کی صف آرائی آپ کے عقلمند شاگرد دروپد[۱] کے بیٹے نے کی ہے۔

(۱) دہرشٹ دیومن جو کہ راجہ دروپد کا بیٹا اور دروپدی کا بھائی تھا۔

(۴) اس فوج میں بڑے بڑے کماندار اور بہادر موجود ہیں۔ جن میں بھیم۔ ارجن۔ یودہان۔ ویراٹ۔ مہارتھی[۱] دروپد۔

۱۔ جو شخص اکیلا دس ہزار آدمیوں کا مقابلہ کر سکے وہ مہارتھی کہلاتا ہے۔

(۵) دہرشٹ کیتو چیکی تان۔ طاقتور کاشی[۱] کا راجہ پروجت۔ کنتی بھوج آدمیوں میں افضل شیبویہ۔

۱۔ جسکو اب بنارس کہتے ہیں۔

(۶) بڑی طاقت والا یدہامینو۔ بہادر انموجا سبھدرا[۱] کا بیٹا اور دروپدی کے بیٹے سب ہی مہارتھی ہیں۔

۱۔ سبھدرا ارجن کی عورت تھی اور اس کے بیٹے کا نام ابھی منیو تھا۔

(۷) اے دوجوں میں[۱] افضل! اب ہماری فوج میں بھی جو بڑے بڑے افسر ہیں ان کے نام میں آپ کو بتلاتا ہوں۔ سنیئے!

۱۔ زنار پہننے والوں میں افضل یعنی درونا چاریہ۔

(۸) آپ بھیشم۔ کرن اور لڑائی میں فتح پانے والا کرپاچاریہ۔ اشوتھامان وکرن۱۔ اور سوم دت۲ کا بیٹا۔

۱۔ دریودھن کا ایک چھوٹا بھائی تھا۔ ۲۔ سوم دت کے بیٹے کا نام بھوری شروا تھا۔

(۹) اور نیز اور بہت سے بہادر۱ ہیں جو میری خاطر جان دینے کو تیار ہیں اور مختلف طرح کے ہتھیار چلانے والے اور لڑائی میں ہوشیار ہیں۔

۱۔ شل اور کرت وغیرہ۔

(۱۰) لیکن ہماری فوج جو زیر کمان بھیشم ہے ناکافی۱ ہے اور اُن۲ کی فوج جو زیر کمان بھیم ہے کافی ہے۔

۱۔ کمزور نظر آرہی ہے۔ دریودھن کو اپنی فوج کے کمزور نظر آنے کا سبب محض یہ تھا کہ اس کے سپہ سالار بھیشم نے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ سکنڈی پر جو کہ مخنث تھا وہ ہتھیار نہ اٹھائیگا۔ لہذا دریودھن کو خیال تھا۔ کہ اگر سکنڈی نے بھیشم پر حملہ کردیا تو اس کی فوج کو شکست ہو جائے گی۔ ورنہ بھیشم نہایت بہادر اور فنون جنگ کا ماہر تھا۔ اور دریودھن کی فوج پانڈوں کی فوج سے بہت زیادہ تھی۔ ۲۔ پانڈو کی۔

(۱۱) اس لئے آپ سب سردار اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے سب طرف سے بھیشم کی حفاظت۱ کریں۔

۱۔ اس کو سکنڈی کے حملے سے محفوظ رکھیں۔

۔ ۳۔ طرفین کی فوجیں جنگ کے لئے تیار ہو جاتی ہیں

(۱۲) اس وقت دریودھن کو خوش کرتے ہوئے کوروں کے بوڑھے اور بہادر دادا۱ نے شیر کی سی گرج کے ساتھ اپنا سنکھ۲ بجادیا۔

592

۱۔ چونکہ بھیشم دھرت راشٹر کے باپ کا بڑا بھائی تھا لہذا جد ہیں کوروں کا دادا تھا۔ ۲۔ ناقوس بجایا۔

(۱۳) پھر تو ایک دم بہت سے سنکھ۔ نفیریاں۔ نقارے۔ ڈہول اور رن سنگھے اس زور سے بجنے لگے۔ کہ میدان جنگ گونج اٹھا۔

۱۔ نوبت۔ ۲۔ ایک قسم کا فوجی تُرم جس کی شکل گائے کے منہ جیسی ہوتی ہے۔

(۱۴) اس کے بعد مادھو اور پنڈو کے بیٹے نے ایک بڑے رتھ میں بیٹھے ہوئے جس میں سفید گھوڑے جتے ہوئے تھے اپنے دیوتاؤں جیسے سنکھوں کو بجایا۔

۱۔ شری کرشن۔ ۲۔ ارجن۔

(۱۵) ہرشیکیش نے پانچ جنیہ۔ دھننجے نے دیودت اور ڈراؤنے کرم کرنے والے بھیم نے پونڈر نام کے سنکھ بجائے۔

۱۔ اندریوں (حواس مدرکہ) پر قادر یعنی شری کرشن۔ ۲۔ دولت کے فاتح یعنی ارجن جس نے راجاؤں پر فتح پاکر دولت جیتی تھی۔ ۳۔ کیونکہ بھیم نے بڑے بڑے راکشسوں کو ہلاک کیا تھا اس لئے اس کو ڈراونے کرم کرنے والا کہا گیا ہے۔

(۱۶) کنتی کے بیٹے راجہ یدھشٹر نے اننت وجے۔ نکل اور سہدیو نے سکھوش اور منی پشپک۔

(۱۷) بڑے کماندار کاشی کے راجہ۔ مہارتھی سکھنڈی۔ دھرشٹ دیومن وراٹ اور ناجیتے جانے والے ساتکی۔

(۱۸) دروپد۔ دروپدی کے بیٹوں اور سبھدرا کے قوی بازوؤں والے بیٹے سب نے اے مہاراج! چاروں طرف اپنے اپنے سنکھ بجائے۔

۱۔ بہادر۔ ۲۔ دھرت راشٹر۔

(۱۹) اس[1] بڑی ڈراؤنی آواز نے زمین اور آسمان کو گونجاتے ہوئے تیری طرف والوں[2] کے دلوں کو پھاڑ دیا۔

۱۔ سنکھوں کی ڈراؤنی آواز نے ۔ ۲۔ کوروں کے دل کانپنے لگے۔

*۔ ۴۔ ارجن دشمن کی فوج کو دیکھنے کے لئے اپنے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان لے جا کر کھڑا کرواتا ہے *

(۲۰) زاں بعد تیرے[1] بیٹوں کو صف آرا ہوئے ہوئے کھڑے دیکھ کر اور (طرفین* سے) ہتھیار چلنے کی تیاری کے وقت پنڈو کے بیٹے[2] نے جس کے جھنڈے پر بندر کی تصویر[3] تھی کمان اٹھا کر۔

۱۔ کوروں کو ۔ ۲۔ ارجن نے ۔ ۳۔ جس کی فوج کا نشان بندر کی تصویر تھی

(۲۱) اے[1] مہاراج ہرشیکیش سے یہ بات کہی۔

ارجن نے کہا

اے کبھی نہ ہارنے[1] والے! میرے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان لیجا کر کھڑا کر دیجئے۔

۱۔ شری کرشن دیکھو نوٹ ۱۔ شلوک ۵۔

(۲۲) تاکہ میں اُن لوگوں کو دیکھ لوں جو کہ جنگ کرنے کی خواہش سے (یہاں) کھڑے ہیں اور جن کے ساتھ مجھ کو اس جنگ میں لڑنا ہوگا

(۲۳) اور ان کو دیکھ لوں جو اس جنگ میں دہرت راشٹر کے بدنیت بیٹے[1] کا بھلا کرنے کی خواہش سے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں

۱۔ دریودھن۔

سنجے نے کہا

(۲۴) اے[1] بھرت کی اولاد! گڈاکیش[2] کے اس طرح کہنے پر ہرشیکیش[3] (ارجن کے

*۔ نوٹ:۔ شلوکوں کے ترجمہ میں جو الفاظ خطوط وحدانی میں لکھے گئے ہیں۔ وہ مولف کے ایزاد کردہ ہیں۔

بہترین رتھ کو دونو فوجوں کے درمیان لے آئے۔

۱۔ کورو اور پانڈو دونو فریق راجہ بھرت کے خاندان سے تھے۔ اس لئے یہاں بھرت کی اولاد سے مراد دھرت راشٹر ہے۔ ۲۔ نیند پر فتح پانے والے یعنی ارجن۔ ۳۔ شری کرشن۔

(۲۵) اور بھیشم۔ درونا چاریہ اور سب راجاؤں کے سامنے اُس (رتھ) کو کھڑا کر کے کہا "اے ارجن! یہاں سب کوروں کو جمع ہوئے ہوئے دیکھ لے"۔

※۔۔ ۵۔ ارجن کو طرفین کی فوجوں میں اپنے رشتہ داروں کو آمادہ جنگ کھڑا دیکھ کر موہ (محبت خویشی) پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اُن کے ہلاک ہو جانے کے خیال سے دکھی ہوتا ہے۔※

(۲۶) اس وقت ارجن کو وہاں پر طرفین کی فوجوں میں کھڑے ہوئے (اپنے ہی) دادا۔ چاچے۔ استاد۔ ماموں۔ بھائی۔ بیٹے۔ پوتے۔ دوست

۱۔ دریودھن وغیرہ کوروں کے پوتے۔

(۲۷) سُسر اور عزیز دکھلائی دیئے۔ اور ان سب رشتہ داروں کو کھڑا دیکھ کر کنتی کے بیٹے کو

۱۔ ارجن کو جو کنتی کا بیٹا تھا۔

(۲۸) موہ پیدا ہو گیا۔ اور دکھی ہو کر یہ بولا

ارجن نے کہا

اے کرشن! ان رشتہ داروں کو لڑنے کی خواہش سے یہاں کھڑے ہوئے دیکھ کر

۱۔ محبت خویش و اقارب۔ ۲۔ مغموم

(۲۹) میرے اعضا سست ہوتے جا رہے ہیں۔ میرا منہ خشک ہو رہا ہے جسم کانپ رہا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں

۱۔ ڈھیلے پڑ رہے ہیں۔

(۳۰) میرے ہاتھ سے گانڈیو گرا جاتا ہے۔ اور میرے تمام جسم میں آگ

سی لگ رہی ہے۔ میں کھڑا نہیں رہ سکتا اور میرا من گھبرا رہا ہے۔

۱۔ گانڈیو ارجن کے دھنش (کمان) کا نام تھا۔

(۳۱) اے کیشو! مجھ کو شگون بد دکھلائی دیتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں) اپنے رشتہ داروں کو مار کر مجھے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔

۱۔ شری کرشن جن کے سر پر زیادہ بال تھے۔

(۳۲) اے کرشن! میں فتح نہیں چاہتا۔ نہ راج اور نہ سکھ ہی۔ اے گوبند! راج۔ بھوگ اور زندہ رہنے سے بھی ہمیں کیا فائدہ ہے۔

۱۔ سلطنت۔ ۲۔ راحت و آرام۔ ۳۔ شری کرشن کو جو سب کچھ جاننے والے تھے۔ ۴۔ لذات دنیوی۔

(۳۳) کیونکہ جن کے لئے ہمکو راج۔ بھوگوں اور سکھوں کی خواہش کرنی تھی وہ ہی (سب) اپنی جان و مال کی محبت چھوڑ کر جنگ کے لئے کھڑے ہیں

۱۔ جن کے لئے راج وغیرہ کی ضرورت تھی۔

(۳۴) (جن میں) استاد۔ تاؤ۔ چاچے۔ بیٹے۔ زادے۔ ماموں۔ سسرے پوتے۔ سالے اور دیگر رشتہ دار ہیں۔

(۳۵) اگرچہ یہ مجھکو مارنے کے لئے کھڑے ہیں مگر اے مدھوسودن! میں انکو تینوں دنیاؤں کے راج کے لئے بھی مارنا نہیں چاہتا۔ پھر اس دنیا (کے راج) کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

۱۔ شری کرشن جنہوں نے مدھو راکشش کو مارا تھا۔ اور اس لئے مدھو کے قاتل کہلاتے ہیں۔ ۲۔ تین لوک (دنیائیں) یہ ہیں۔ بھو (یہ زمین) بھوا (درمیانی خطہ) سوا (آسمان)۔ جن کو کثیف عالم۔ لطیف عالم اور روشن عالم کہتے ہیں۔

(۳۶) اے جناردھن! دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مار کر ہمیں کب سکھ حاصل ہو سکتا ہے۔ ان مہا پاپیوں کو مارنے سے ہمیں پاپ ہی لگیگا۔

۱۔ بد لوگوں کو تباہ کرنے والے یعنی شری کرشن۔ ۲۔ انتہائی (اعلیٰ درجہ کے

گنہگار) جو چھ طرح کے ہوتے ہیں۔ آگ لگانے والا۔ زہر دینے والا۔ ہتھیاروں
کا بے جا استعمال کرنے والا۔ زمین چھیننے والا۔ عورت نکالنے والا۔ دولت لوٹنے
والا۔ (دیکھو منوسمرتی) ۳۔ ہم گنہگار بنیں گے۔

(۳۷) اس لئے مناسب ہے کہ ہم دھرت راشٹر کے بیٹوں کو جو کہ ہمارے
رشتہ دار ہیں نہ ماریں کیونکہ اے مادھو! ان کو مار کر ہم کس طرح
سکھی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ شری کرشن۔ ۲۔ اپنے خویش و اقارب کو۔ ۳۔ خوش۔

(۳۸) اگر یہ لوگ جن کی لالچ نے عقل مار رکھی ہے۔ خاندان کی تباہی
اور یار ماری کے پاپ کو نہیں دیکھتے

۱۔ کورو۔ ۲۔ دوستوں کے ساتھ دشمنی کرنا۔ ۳۔ گناہ۔

(۳۹) تو اے جناردہن! ہمکو تو خاندان کی تباہی کی برائیاں دکھلائی
دیتی ہیں پھر ہم کیوں نہ سمجھیں کہ اس پاپ سے بچنا چاہیئے؟

۱۔ شری کرشن۔ ۲۔ جو برائیاں کسی خاندان کے تباہ ہو جانے سے
پیدا ہوتی ہیں۔

٭۔۔۔ ۶۔ ارجن خاندان کی تباہی کی برائیوں کو بیان کرتا ہے۔۔۔٭

(۴۰) کسی خاندان کے تباہ ہو جانے سے اس خاندان کے تمام
قدیم دھرم معدوم ہو جاتے ہیں اور ان دھرموں کے معدوم ہو جانے
سے تمام خاندان میں ادھرم پھیل جاتا ہے۔

۱۔ ۳۔ جن نیک اعمال یگ۔ دان وغیرہ کے کرنے کی ویدوں میں ہدایت
ہے وہ ہمارے دھرم (فرائض) ہیں اور جن بد اعمال چوری۔ زناکاری۔
قمار بازی وغیرہ کے کرنے کی ویدوں میں ممانعت ہے وہ ادھرم ہیں۔
۲۔ غائب ہو جاتے ہیں۔ یعنی اس خاندان کے لوگ اپنے دھرموں کو کرنا چھوڑ
دیتے ہیں

(۴۱) ادھرم کے پھیل جانے سے اے کرشن! اُس خاندان کی عورتیں بگڑ جاتی ہیں۔ اور عورتوں کے بگڑ جانے سے اے وارشنیہ! ورن شنکر پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ بدکار ہو جاتی ہیں۔ ۲۔ ورشنی خاندان سے تعلق رکھنے والے شری کرشن۔ ۳۔ مخلوط النسل یعنی حرامی اولاد پیدا ہوتی ہے۔

(۴۲) ورن شنکر خاندان کے تباہ کرنے والے کو اور (تمام) خاندان کو نرک میں ڈال دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پتر پنڈ اور ترپن کے نہ ملنے سے گر جاتے ہیں۔

۱۔ حرامی اولاد کے۔ ۲۔ بزرگ۔ ۳۔ ایک قسم کی خوراک۔ ۴۔ پانی۔ ۵۔ نرک (دوزخ) میں گر جاتے ہیں کیونکہ حرامی اولاد اپنے بزرگوں کی روحوں کی بھلائی کے لئے جو پنڈ و ترپن دیتے ہیں وہ ان کو نہیں پہنچتے۔

(۴۳) خاندان کے تباہ کرنے والوں کے ان بداعمالوں سے جو ورن شنکر پیدا کرتے ہیں ان کے خاندان کے اور ذات کے قدیم دھرم غائب ہو جاتے ہیں۔

۱۔ (فرائض) دھرم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ خاندان کے دھرم ذات کے دھرم۔ اور ملک کے دھرم۔

(۴۴) اور اے جناردھن! ہم نے ایسا سُنا ہوا ہے۔ کہ جن آدمیوں کے خاندان کے دھرم معدوم ہو جاتے ہیں وہ ضرور نرک میں گرتے ہیں۔

۱۔ دوزخ۔

※۔۔ ۷۔ ارجن جنگ کرنے سے انکار کرکے اپنے تیر و کمان کو ہاتھ سے رکھ کر بیٹھ جاتا ہے ※

(۴۵) ہائے افسوس! ہم ایک بڑا پاپ کرنے لگے ہیں جو راج کے سکھوں

کے لالچ سے اپنے رشتہ داروں کو مارنے کے لئے تیار ہوئے ہیں۔

ا۔گناہ۔

(۴۶) اس کی نسبت میرے لئے یہ بہتر ہوگا۔ کہ دھرت راشٹر کے بیٹے ہاتھوں میں ہتھیار لے کر مجھ بے ہتھیار کو جنگ میں مار ڈالیں اور میں ان کو نہ روکوں۔

سنجے نے کہا

(۴۷) میدان جنگ میں اس طرح کہہ کر غم کا مارا ہوا ارجن اپنے تیرو کمان کو ہاتھ سے رکھ کر رتھ میں اپنی جگہ پر (خاموش) بیٹھ گیا۔

ا۔جنگ سے دست کش ہو کر۔

دوسرا ادھیائے (فصل ا)

سانکھ یوگ

(علم حقیقت)

جب بھگوان کرشن چندر نے دیکھا کہ ارجن یہ خیال کر کے کہ اگر وہ جنگ کرتا ہے تو اس کے رشتہ دار ہلاک ہو جائیں گے اور اس کا خاندان تباہ ہو جائیگا دکھی (مغموم) ہو کر اپنے کشتری دھرم جنگ کو چھوڑ کر سنیاس لینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ جو اس کا دھرم نہیں ہے۔ تو شری بھگوان نے سوچا کہ اگر ارجن جو پانڈوں میں سب سے زیادہ بہادر اور شہزور ہے جنگ کر کے کوروں کو جو اعلے درجہ کے ادھرمی (بد اعمال والے) ہیں ہلاک نہیں کرتا تو وہ اپنے کشتری دھرم (فرض) جنگ کو چھوڑ دینے سے پاپ (گناہ) کرتا ہے اور کوروں کے راج (سلطنت) قائم رہنے سے تمام ملک میں ادھرم (بد اعمالیاں) پھیل کر ملک کے تباہ ہو جانے کا احتمال ہے کیونکہ جیسا راجہ ہوتا ہے ویسی ہی اس کی رعایا ہو جاتی ہے پس شری بھگوان نے ارجن کو اس کے دھرم (فرض) جنگ میں مصروف کر کے اس کے کلیان (بہتری) کرنے اور ادھرمی کوروں کو ہلاک کرا کر ملک کو تباہ ہو جانے سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ارجن کے رنج والم کو دور کرنے کے لئے اس کو گیان یوگ (علم حقیقت) کا اپدیش (تلقین) کیا۔ اور جب شری بھگوان کے گیان یوگ کے اپدیش نے ارجن پر کچھ اثر پیدا نہ کیا۔ تو انہوں نے ارجن کو گیان یوگ کا ادھکاری (مستحق) نہ سمجھ کر اس کو کرم یوگ (مشغولیت اعمال) کا اپدیش (تعلیم) کیا جس پر عمل کر کے انسان کا قلب پاک ہو کر اس کو گیان حاصل ہو جاتا ہے اور وہ کرموں سے

ملوث نہ ہو کر موکش (نجات) کو پالیتا ہے۔ اگرچہ اِس ادھیائے میں گیان یوگ اور کرم یوگ دونو کا بیان ہے۔ لیکن چونکہ گیان یوگ کرم یوگ سے افضل ہے۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام سانکھ یوگ یعنی گیان یوگ (علمِ حقیقت) رکھا گیا ہے۔ اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ بھگوان کرشن چندر کا ارجن کو جنگ کرنے کا اُپدیش کرنا۔ ۲۔ ارجن کا جنگ نہ کرنے کے لئے وجوہات بیان کرنا۔ ۳۔ ارجن کا اپنے دہرم (فرض) کے متعلق لاعلمی ظاہر کر کے شری بھگوان سے اپنا دہرم پوچھنا۔ ۴۔ شری بھگوان کا گیان (علم حقیقت) کا اُپدیش (تلقین) شروع کرنا۔ ۵۔ آتما (روح) اوناشی (لافانی) ہے اور ایک جسم کے ناش (فنا) ہو جانے پر دوسرا جسم پالیتا ہے۔ ۶۔ جسمانی سکھ دکھ (آرام و تکالیف) جو کہ اندریوں کے ساتھ وشیوں کے تعلقات سے پیدا ہوتے ہیں ناپائدار ہیں۔ ایسا جان کر ان کو سہہ لینا چاہیئے۔ ۷۔ ست (حقیقی) اور است (غیر حقیقی) کا فرق۔ ۸۔ آتما روح است (حقیقی) اور لہذا لافانی ہے۔ اور اس کو ملنے والے اجسام است (غیر حقیقی) اور لہذا فانی ہیں۔ ۹۔ آتما (روح) اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) ہے۔ اور اسکا کرم (عمل) سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ ۱۰۔ آتما (روح) نروکار (بری از تغیرات) ہے۔ یعنی اس میں پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ گھٹنا۔ فنا ہونا وغیرہ تبدیلیاں واقع نہیں ہوتیں۔ ۱۱۔ ارجن کے رنج و الم فضول ہونے کے دو اور دلائل۔ ۱۲۔ آتما (روح) کا گیان (علم) بہت مشکل ہے اور بغیر انتہ کرن (باطن) پاک ہوئے محض سننے سے حاصل نہیں ہوتا۔ ۱۳۔ ایک کشتری کے لئے اپنے دہرم (فرض) کے مطابق جنگ کرنا ضروری ہے۔ ۱۴۔ شری بھگوان کا کرم یوگ (مشغولیت اعمال) کا اپدیش (تلقین) شروع کرنا۔ ۱۵۔ کرم یوگ کی عظمت۔ ۱۶۔ کرم یوگی اور کرم

کانڈی کے من کی حالتوں کا مقابلہ۔ ۱۷۔ شری بھگوان کا ارجن کو کرم یوگ میں لگنے کے لئے ہدایت کرنا۔ اور کرم یوگ کی تعریف بتلانا۔ ۱۸۔ گیان کرم سے افضل ہے۔ اور کرم یوگ سے حاصل ہوتا ہے۔ ۱۹۔ استھت پرگیہ (قائم العقل) شخص کی تعریف اور اس کے چار خواص ۲۰۔ من (دل) کو قابو کئے بغیر اندریوں (حواس) کو ضبط کرنے سے انسان قائم العقل نہیں ہوتا اور دکھ پاتا ہے۔ ۲۱۔ من (دل) کو قابو کر کے اگر اندریوں (حواس) کو ضبط نہ بھی کیا جائے تو بھی انسان کی عقل قائم ہو جاتی ہے۔ ۲۲۔ استھت پرگیہ (قائم العقل) شخص کے دو اور خواص۔ ۲۳۔ برہم گیان ہو جانے سے موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے۔

※۔ ۱۔ بھگوان کرشن چندر ارجن کو جنگ کرنے کیلئے اپدیش کرتے ہیں۔※

سنجے نے کہا

(۱) اس طرح رحم سے مغلوب ہوئے ہوئے۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے اور مغموم ارجن سے مدھوسودن نے کہا۔

۱۔ یہ خیال کر کے کہ میرے رشتہ دار ہلاک ہو جائینگے ارجن کے دل میں رحم آگیا۔ ۲۔ شری کرشن جنہوں نے مدھو نامی راکشش کو قتل کیا تھا۔

شری بھگوان نے کہا۔

(۲) اے ارجن! ایسے نازک موقعہ پر تجھ کو یہ بزدلی کہاں سے ہوئی جو کہ کمینوں کو ہوا کرتی ہے اور جس سے نرک ملتا ہے اور بدنامی ہوتی ہے۔

۱۔ جب دونو طرف کی فوجیں لڑنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ ۲۔ ۳۔ ایک کشتری اپنے دھرم جنگ کو چھوڑ کر بحالت زندگی بدنام ہوتا ہے۔ اور بعد مرگ نرک (دوزخ) میں پڑتا ہے۔

(۳) اے پارتھ[1] نامردمت بن! تجھکو یہ مناسب[2] نہیں۔ اے دشمنوں کو مغموم[3] کرنے والے! اس کمینی دل کی کمزوری کو دور کر اور کھڑا[4] ہو جا۔

۱۔ ارجن جو پرتھا یعنی کنتی کا بیٹا تھا۔ ۲۔ کیونکہ تو ایک اعلےٰ کشتری ہے۔
۳۔ ارجن جو دشمنوں کو فتح کر کے دکھی (مغموم) کرتا تھا۔ ۴۔ جنگ کرنے کیلئے

※۔۲۔ ارجن جنگ نہ کرنے کے لئے وجوہات بیان کرتا ہے ※

ارجن نے کہا

(۴) اے مدھو سودن! میں جنگ میں بھیشم اور درون پر تیروں سے کیسے حملہ کرونگا۔ اے دشمنوں کے قاتل! یہ تو تعظیم کے قابل ہیں۔
(۵) بڑے عزت والے گوروں[1] کو مارنے کی نسبت اس دنیا میں مانگ کر کھانا اچھا ہے۔ (کیونکہ) ان دولت کے خواہشمند[2] گوروں کو مار کر جو دنیاوی بھوگ[3] مجھ کو ملیں گے وہ (گویا) خون[4] سے بھرے ہوئے ہونگے۔

۱۔ یہاں گوروں سے مراد بزرگوں سے ہے۔ استادوں سے نہیں۔ ۲۔ چونکہ بھیشم اور درون وغیرہ کو دریودھن گزارہ دیتا تھا۔ اس لئے ان کو دولت کے خواہشمند کہا گیا ہے۔ ۳۔ نعمتیں۔ لذات۔ ۴۔ کیونکہ یہ بھوگ بزرگوں کو مار کر میسر ہونگے۔

(۶) اور مجھ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم انکو جیت لیں یا وہ ہم کو جیت لیں۔ ان دونو باتوں[1] میں سے کونسی بہتر ہے (کیونکہ) جنکو مار کر ہم زندہ رہنے[2] کی خواہش نہیں رکھتے وہی دھرت راشٹر کے بیٹے ہمارے مقابل (لڑنیکو) کھڑے ہیں

۱۔ ۲۔ دونو باتوں سے اپنی ہی بربادی نظر آتی ہے کیونکہ کورو ہمارے رشتہ دار ہیں اور ان کو مار کر سکھ نہیں ملیگا۔

※۔۳۔ ارجن اپنے دھرم (فرض) کے متعلق لاعلمی ظاہر کر کے شری بھگوان سے اپنا دھرم (فرض) پوچھتا ہے ※

(۷) کم دلی[1] کی وجہ سے میرے حواس[2] بگڑ گئے ہیں اور مجھے دھرم کی تمیز[3] نہیں رہی۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو بات یقینی طور

پر بھلائی کرنے والی ہو۔ وہ مجھکو بتلائیے۔ میں آپ کا شاگرد ہوں آپ کی پناہ میں آیا ہوں۔ مجھکو اپدیش کیجئے۔

۱۔ جو مذکورہ بالا خیالات سے پیدا ہوگئی ہے۔ ۲۔ میرے حواس کام نہیں کرتے

۳۔ ایک طرف تو ارجن کو یہ خیال تھا کہ کشتری ہونے کی وجہ سے اسکا دھرم (فرض) جنگ کرنا ہے اور دوسری طرف اسکو یہ خیال تھا۔ کہ اگر وہ جنگ کرتا ہے تو اس کو اپنے ہی رشتہ داروں کو مارنا پڑیگا۔ جو بڑا پاپ (گناہ) ہے۔ ان ہی دو متضاد خیالات نے ارجن کو گھبرا رکھا تھا۔ اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اُس وقت اسکا دھرم (فرض) جنگ کرنا تھا یا جنگ سے باز رہنا۔ ۴۔ مجھکو دھرم (فرض) کی تعلیم دیجئے بتلائیے مجھ کو اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔

(۸) اگر تمام دنیا کا وسیع راج حاصل کرلوں۔ یا دیوتاؤں[۱] کا بھی حاکم بن جاؤں تو بھی مجھے نظر نہیں آتا کہ یہ میرے حواسوں کو سکھانے[۲] والا غم دور ہوجائے

۱۔ سورگ (بہشت) کا راجہ بن جاؤں۔ ۲۔ حواسوں کو بے حس و حرکت کرنے والا۔

سنجے نے کہا

(۹) اپنے دشمنوں کو مغموم کرنے والے گڈاکیش[۱] نے ہرشی کیش[۲] سے اس طرح کہا۔ اور یہ کہکر کہ اے گوبند[۳]! میں نہیں لڑونگا۔ چپ ہوگیا۔

۱۔ ارجن دیکھو نوٹ ۲ شلوک ۲۴۔ ادھیائے پہلا۔ ۲۔ شری کرشن دیکھو نوٹ ۳ شلوک ۲۴۔ ادھیائے پہلا۔ ۳۔ شری کرشن جو سب کچھ جاننے والے تھے

(۱۰) تب[۱] اے بھارت[۲]! دونوں فوجوں کے درمیان مغموم بیٹھے ہوئے ارجن سے ہرشی کیش[۳] نے مسکرا[۴] کر یہ کہا۔

۱۔ پھر۔ ۲۔ دھرت راشٹر جو راجہ بھرت کے خاندان سے تھا۔ ۳۔ شری کرشن ۴۔ ارجن کو شرمندہ کرنیکی غرض سے بھگوان نے کسی قدر ہنس کر اُپدیش شروع کیا۔

※۔ اب شری بھگوان گیان (علم حقیقت کا) اپدیش (تلقین) شروع کرتے ہیں۔※

شری بھگوان نے کہا۔

(۱۱) جن کیلئے رنج کرنا نہیں چاہیئے۔ اُن کیلئے تو رنج کر رہا ہے۔ اور پھر داناؤں کی سی باتیں کر رہا ہے۔ دانا لوگ کبھی کسی کے مرنے یا زندہ رہنے پر رنج نہیں کیا کرتے۔

۱۔ یہ خیال کر کے کہ میرے استاد رشتہ دار جنگ میں مارے جائینگے۔ تو رنج کر رہا ہے۔ ۲۔ گیانیوں کی سی۔ ۳۔ گیانی لوگ کسی کے مرنے یا زندہ رہنے کو یکساں سمجھتے ہیں۔

※ ۵۔ آتما (روح) اوناشی (لافانی) ہے اور ایک جسم کے ناش (فنا) ہو جانے پر دوسرا جسم پا لیتا ہے ※

(۱۲) دیکھ! نہ تو ایسا ہے کہ میں یا تو یا یہ سب راجے (پہلے) کبھی نہ تھے۔ اور نہ ایسا ہی ہے۔ کہ ہم سب (آئندہ) کبھی نہ ہونگے۔

۱۔ ہم سب پہلے تھے۔ اب ہیں اور آئندہ ہونگے کیونکہ ہم سب پانچ عناصر سے بنا ہوا کثیف جسم نہیں ہیں۔ بلکہ اس جسم میں رہنے والا آتما (روح) ہیں۔ اور وہ لافانی و دائمی ہے۔ اور ایک جسم کثیف کے فنا ہو جانے پر دوسرے جسم کثیف کو پا لیتا ہے جیسا کہ آئندہ شلوک میں تبلاتے ہیں۔

(۱۳) جس طرح اس جسم میں جسم والا بچپن۔ جوانی اور بوڑھاپے کو پاتا ہے۔ اسی طرح (اس جسم کے فنا ہو جانے پر) وہ دوسرے جسم کو پاتا ہے (اس لئے) اس بارہ میں گیانی گھبراتا نہیں ہے۔

۱۔ جس طرح موجودہ جسم کے تین حالتوں کے تبدیل ہو جانے سے آتما (روح) وہی رہتا ہے۔ اسی طرح موجودہ جسم کے تبدیل ہو جانے سے آتما نہیں بدلتا پس مرنا محض موجودہ جسم کے تبدیل ہو جانے کا نام ہے۔ آتما امر (دوامی) ہے۔ ۲۔ کیونکہ گیانی (حقیقت دان) جانتا ہے کہ آتما (روح) لافانی ہے۔ لہذا وہ کسی کے مرنے پر رنج نہیں کرتا۔

※ ۶۔ جسمانی سُکھ دکھ (آرام و تکلیف) جو کہ اندریوں کے ساتھ وشوں کے تعلقات سے پیدا ہوتے ہیں۔ ناپائدار ہیں۔ ایسا جان کر اُن کو سہہ لینا چاہیئے۔ ※

(۱۴) اے کُنتی کے بیٹے! اندریوں[۱] کے ساتھ وشوں[۲] کے تعلقات سے جو گرمی سردی اور سُکھ دُکھ پیدا ہوتے ہیں۔ وہ آنے جانے والے اور ناپائدار[۳] ہیں اس لئے اے بھارت[۴]! تو ان کو مردانگی سے برداشت کر۔

۱۔ حواس مُدرکہ۔ مثلاً آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ۔ ۲۔ محسوسات یعنی بیرونی دنیاوی اشیا۔ ۳۔ ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ ۴۔ ارجن کو جو کہ راجہ بھرت کے خاندان سے تھا۔ مطلب اس شلوک کا یہ ہے۔ کہ ارجن کا یہ فکر کرنا ہی کہ بھیشم دروناچاریہ وغیرہ کی جدائی سے اس کو دکھ ہوگا فضول ہے۔ کیونکہ اندریوں (حواس مُدرکہ) کے ساتھ وشوں کے تعلقات ہو جانے سے پیدا ہونے والے سکھ دکھ (آرام و تکلیف) کہ جو انتہ کرن (قلب) کے دہرم (خاصے) ہیں آتما (روح) کے دہرم (خاصے) نہیں ہیں ناپائدار ہیں۔ اور کچھ وقت کے بعد خود ہی ہٹ جاتے ہیں۔ لہذا ایسے عارضی دکھوں کو برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔

(۱۵) اے انسانوں میں افضل! جس گیانی شخص کو یہ (متضادیات[۱]) نہیں ستاتے اور (اسی وجہ) سے جو سُکھ دُکھ کو یکساں مانتا ہے وہی موکش[۲] کو پانے کے لائق ہے۔

۱۔ سردی، گرمی، سکھ دُکھ وغیرہ۔ ۲۔ نجات کو جس شخص کو یہ گیان ہے کہ میں آتما (روح) ہوں جسم نہیں ہوں۔ اور سُکھ دکھ انتہ کرن کے دہرم ہیں آتما (روح) کے نہیں ہیں اور عارضی ہیں وہ سکھ دکھ کو یکساں سمجھتا ہے۔ اب آگے شلوک نمبر ۱۶ میں ست (حقیقی) واست (غیر حقیقی) کا فرق تبلا کر شلوک نمبر ۱۷ و ۱۸ میں یہ تبلاوینگے۔ کہ بھیشم دروناچاریہ وغیرہ کے اجسام است (غیر حقیقی) اور لہذا ناپائدار ہیں۔ اسلئے ان کے ناش (فنا) ہونے کا بھی فکر کرنا فضول ہے۔

※ ۷۔ ست (حقیقی) اور است (غیر حقیقی) کا فرق ※

(۱۶) جو است[1] ہے اُس کی قائمی نہیں اور جو ست[2] ہے اُس کو فنا نہیں۔ حقیقت والوں نے ان دونوں کے فرق کو جان لیا ہے۔

۱۔ غیر حقیقی جیسے جسم۔ ۲۔ حقیقی جیسے آتما۔

※ ۸۔ آتما (روح) ست (حقیقی) اور لہذا لافانی ہے اور اس کو ملنے والے اجسام است (غیر حقیقی) اور لہذا فانی ہیں ※

(۱۷) یاد رہے کہ وہ[1] جو تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ لافانی ہے اور اس لافانی عنصر کو کوئی بھی[2] فنا نہیں کر سکتا۔

۱۔ آتما جو سب کے اندر موجود ہے۔ ۲۔ اس کو پرمیشور بھی فنا نہیں کر سکتا کیونکہ یہ خود ہی پرمیشور ہے

(۱۸) کہا ہے کہ جسم[1] والا لافانی ہے اور خیال میں[2] نہیں آ سکتا۔ اور اس کو ملنے والے اجسام[3] فانی ہیں۔ اس لئے اے بھارت[4]! تو لڑائی کر

۱۔ آتما جو جسم کا مالک ہے۔ ۲۔ جسکا خیال میں آنا مشکل ہے کیونکہ آتما کا گیان اندریوں اور من کو نہیں ہو سکتا۔ محض بدھی کو ہو سکتا ہے۔ ۳۔ بھیشم درونا چاریہ وغیرہ کے اجسام۔ ۴۔ ارجن دیکھو نوٹ ۴۔ شلوک ۱۴۔ ادھیائے دوسرا۔ ۵۔ اپنے رنج والم کو دور کر کے جنگ کر اب آگے یہ بتلاتے ہیں۔ کہ آتما مارتا بھی نہیں ہے۔ اس لئے ارجن کا یہ خوف بھی فضول تھا۔ کہ بھیشم وغیرہ کو مار کر میں دوزخ میں پڑونگا۔

※ ۹۔ آتما (روح) اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) ہے اور اس کا کرم (فعل) سے کچھ تعلق نہیں ہے ※

(۱۹) جو اس[1] کو مارنے والا مانتا ہے یا جو اس کو (کسی سے) مارا گیا سمجھتا ہے وہ دونوں ہی اگیانی[2] ہیں (کیونکہ) یہ نہ تو مارتا[3] ہے اور نہ مارا جاتا ہے۔

۱۔ جسم کے مالک یعنی آتما کو۔ ۲۔ اُنھوں نے آتما (روح) کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ ۳۔ آتما (روح) فاعلیت سے بالاتر ہے۔ اور اسکا کرم سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

اس شلوک میں شری بھگوان کا اشارہ ناستک (دہریہ) لوگوں اور نیائے شاستر کے پیروں کی طرف ہے۔ ناستک لوگ آتما کو جسم کے ساتھ پیدا ہونے والا اور جسم کے ساتھ مرنے والا یعنی جسم ہی کہتے ہیں۔ اور نیائے شاستر کے پیرو آتما کو مرنے والا نہیں مانتے۔ مگر اس کو کرم کرنے والا اور بھوگنے والا مانتے ہیں۔

※۱۵- آتما (روح) نروکار (بری از تغیرات) ہے یعنی اس میں پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ گھٹنا۔ فنا ہونا وغیرہ تبدیلیاں واقع نہیں ہوتیں ※

(۲۰) یہ نہ تو کبھی پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ مرتا ہے (کیونکہ) یہ ایسا نہیں کہ ایک دفعہ ہو کر پھر کبھی نہ ہووے۔ یہ پیدا نہ ہونے والا۔ ہمیشہ رہنے والا۔ تبدیل نہ ہونے والا اور قدیم ہے۔ جسم کے فنا ہو جانے پر یہ فنا نہیں ہوتا۔

ا۔ جسم کا مالک یعنی آتما (روح) ۲۔ ایسا نہیں کہ ایک مرتبہ نیا پیدا ہو کر آئندہ قائم نہ رہے۔ سانکھ شاستر میں وکار (تغیرات) چھ قسم کے بتلائے گئے ہیں۔ (۱) پیدا ہونا (۲) نظر آنا (۳) بڑھنا (۴) ایک حد تک پہنچ کر کچھ عرصہ قیام کرنا۔ (۵) گھٹنا۔ (۶) فنا ہو جانا آتما ان تمام تغیرات سے مبرّا ہے۔ کہ جن کو شری بھگوان نے اس شلوک میں مختصراً بیان کیا ہے۔

(۲۱) اے پارتھ! جو اس کو فنا نہ ہونے والا۔ پیدا نہ ہونے والا۔ قدیم۔ اور ہمیشہ ایک جیسا رہنے والا سمجھتا ہے۔ وہ کسی کو کیسے مارتا ہے یا مرواتا ہے۔

ا۔ ارجن دیکھو نوٹ ا۔ شلوک ۱۳۔ ادھیائے دوسرا۔ ۲۔ آتما کو۔ ۳۔ چونکہ اسکو آتما کی حقیقت کا علم ہے اس لیے وہ جانتا ہے۔ کہ آتما (روح) نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ مرواتا ہے۔

(۲۲) جس طرح کوئی شخص پرانے کپڑے اتار کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے۔ اسی طرح جسم والا بھی پرانے جسم کو چھوڑ کر نیا جسم اختیار کر لیتا ہے۔

۱۔جسم کا مالک آتما۔ ۲۔ دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے۔مطلب یہ کہ مرنے کے بعد جسم تبدیل ہوتا ہے۔آتما تبدیل نہیں ہوتا۔

(۲۳) اُسے کو نہ ہتھیار کاٹ سکتے ہیں نہ آگ جلا سکتی ہے نہ پانی تر کر سکتا ہے۔اور نہ ہوا خشک کر سکتی ہے۔

۱۔آتما کو۔ ۲۔ جو مٹی سے پیدا شدہ دھات کے ہوتے ہیں۔ ۳۔ پانی گلا سکتا ہے۔مطلب یہ کہ آتما کا چاروں کثیف عنصروں سے ناش (فنا) نہیں ہوتا۔کیونکہ وہ نہایت لطیف شے ہے۔اور یہ چاروں عناصر کثیف اشیا کا ناش (فنا) کر سکتے ہیں

(۲۴) یہ نہ کٹنے والا۔ نہ جلنے والا۔ نہ تر ہونے والا اور نہ خشک ہونے والا ہے۔ یہ ہمیشہ رہنے والا سب میں موجود۔ لامتحرک تبدیل نہ ہونے والا اور قدیم ہے۔

۱۔ آتما۔ ۲۔ پیدا نہ ہونے والا۔

(۲۵) یہ اندریوں کو محسوس نہیں ہو سکتا۔ خیال میں نہیں آسکتا اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس کو ایسا سمجھ کر تجھکو رنج کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۔آتما۔ ۲۔ لامحسوس ہے یعنی نہ سنائی دیتا ہے۔ نہ دکھلائی دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہ کثیف شے نہیں ہے۔ ۳۔ اس قدر لطیف ہے۔ کہ اس کا خیال میں آنا مشکل ہے۔ پھر کثیف عنصروں سے کس طرح فنا ہو سکتا ہے۔

※ ارجن کے رنج والم فضول ہونے کے دو اور دلائل ※

(۲۶) اگر تو اُسے کو ہمیشہ پیدا ہونے والا اور مرنے والا مانتا ہے۔ تو بھی اے قوی بازوؤں والے ارجن تجھکو (اس کے لئے) رنج کرنا نہیں چاہیئے۔

۱۔آتما کو۔ ۲۔ جیسا کہ ناستک (دہریہ) مت والوں کا خیال ہے۔ کہ پیدا ہونے والا اور فنا ہونے والا جسم ہی آتما ہے۔ اگرچہ یہ غلط ہے۔ ۳۔ ارجن کو جو بڑا بہادر تھا۔

(۲۷) کیونکہ جو پیدا ہوا ہے۔ وہ ضرور مریگا۔ اور جو مر گیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا اس لئے جو بات ٹل[۱] نہیں سکتی اوس پر تجھکو رنج کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۔ جو شے فنا ہو جاتی ہے۔ اس کے اجزا کسی نہ کسی صورت میں پھر ظاہر ہو جاتے ہیں کیونکہ سائنس بتلاتی ہے۔ کہ کوئی شے درحقیقت ضائع نہیں ہوتی۔ محض شکل تبدیل کر لیتی ہے۔ ۲۔ رُک نہیں سکتی۔ اب ارجن کے رنج والم فضول ہونے کی ایک دوسری دلیل دیتے ہیں۔

(۲۸) تمام جاندار پہلے[۱] نظر نہیں آتے۔ درمیان[۲] میں نظر آتے ہیں۔ اور بعد[۳] میں پھر نظر نہیں آتے۔ تب اے بھارت! افسوس کیوں کیا جاوے۔

۱۔ پیدا ہونے سے پہلے۔ ۲۔ بحالت زندگی۔ ۳۔ مرنے کے بعد۔ مطالب اس شلوک کا یہ ہے کہ تمام جانداروں کا حال سرائے کے مسافروں یا خواب میں دیکھے ہوئے لوگوں جیسا ہے کہ جو آنے جانے والے اور فقط دکھلائی دینے والے ہی ہیں۔ پس کسی جاندار کی جدائی کے لئے رنج کرنا فضول ہے۔

※ ۱۲۔ آتما کا گیان (علم) بہت مشکل ہے اور بغیر انتہ کرن شدھ (پاک) ہوئے محض سننے سے سمجھ میں نہیں آتا ※

(۲۹) کوئی تو عجیب[۱] شے سمجھکر اس کو دیکھتا ہے۔ کوئی عجیب شے سمجھ کر اس کو بیان[۲] کرتا ہے۔ اور کوئی عجیب شے سمجھ کر اس کو سنتا[۳] ہے لیکن (محض) سننے[۴] سے اُسے کوئی نہیں سمجھتا۔

۱۔ کوئی گیانی شخص آتما کا ساکشات (عین الیقین) کرتا ہے۔ ۲۔ کوئی گیانی آتما کے گیان کا اپدیش کرتا ہے۔ ۳۔ کوئی اگیانی آتما کے گیان کا شروَن (سننا) کرتا ہے۔ ۴۔ جب تک انتہ کرن (قلب) صاف نہ ہو محض شروَن (سننے) سے آتما کا گیان حاصل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ارجن کا انتہ کرن میلا ہے۔ لہذا شری بھگوان کے اپدیش سے آتما کا گیان اس کے ذہن نشین نہیں ہوتا۔

(۳۰) سب کے جسموں میں رہنے والا جسم[۱] کا مالک کبھی مارا نہیں جا سکتا

اس لیئے اے بھارت! کسی بھی جاندار کے لئے تجھکو رنج کرنا نہیں چاہیئے۔

۱- آتما۔

※ ۱۳- ایک کشتری کیلئے اپنے دہرم (فرض) کے مطابق جنگ کرنا ضروری ہے ※

(۳۱) اور اپنے دہرم کا خیال کر کے بھی تجھکو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ایک کشتری کے لیئے جائز جنگ سے بڑھکر اور کوئی شئے فائدہ بخش نہیں ہے

۱- کشتری دہرم (فرض) ۲- ہمت ہارنا۔ ۳- دہرم یدھ یعنی ایسی لڑائی جس کا کرنا قانوناً روا ہو۔ چونکہ دریودھن وغیرہ ادہرمی (بد اعمال والے) ہیں اور ان میں وہ تمام باتیں موجود ہیں۔ کہ جو ایک اتتائی میں ہوتی ہیں۔ اس لیئے ان کو مارنے کے لئے جنگ کرنا جائز ہے۔

لفظ اتتائی کی تشریح نوٹ نمبر ۲ شلوک نمبر ۳۶- ادھیائے ۱- میں کیگئی ہے۔ منو مہاراج فرماتے ہیں کہ کسی اتتائی آدمی کو مارنا پاپ نہیں ہے۔

(۳۲) اے پارتھ وہ کشتری خوش قسمت ہیں۔ جنکو اس طرح کا جنگ میسر آتا ہے۔ جو کہ ایک سورگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے۔ اور بلا خواہش کیئے خود بخود در پیش آگیا ہے۔

۱- ارجن۔ ۲- کشتری لوگ جنگ میں مرکر سیدھے سورگ (بہشت) کو جاتے ہیں۔ دیکھو منوسمرتی۔ ۳- بلا خواہش کیئے از خود ہونے لگا ہے۔

(۳۳) اگر تو اس جائز جنگ کو نہ کریگا۔ تو اپنے دہرم کو چھوڑ دینے سے تجھکو پاپ لگیگا اور (ساتھ ہی) اپنی شہرت کو برباد کر دیگا۔

۱- فرض کو انجام نہ دینے سے ۲- گنہگار بنیگا۔

(۳۴) سب لوگ ہمیشہ تیری بدنامی کرینگے۔ اور ایک باعزت آدمی کیلئے بدنامی موت سے بھی زیادہ ہے۔

۱- تیری بدنامی کبھی رفع نہ ہو گی۔ ۲- بدنامی کی زندگی سے مرنا بہتر ہے۔

(۳۵) یہ (سب) مہارتھی یہ خیال کرینگے۔ کہ تو ڈر کر میدان جنگ سے

بھاگ گیا ہے۔ اور جو اب تک تجھکو تعظیم کے قابل سمجھتے رہے ہیں۔ اُن کی ہی نظروں میں تو حقیر ہو جاویگا۔

۱۔ بھیشم۔ درون وغیرہ۔

(۳۶) تیرے دشمن تیری قوت کی مذمت کر کے (تیری بابت) بہت سی نہ کہنے کی باتیں کہینگے (بتلا) اس سے زیادہ اور کیا دکھ ہو گا۔

۱۔ جو کہی جانے کے لائق نہیں ہیں۔ ۲۔ ایک بہادر کشتری کے لئے بدنامی سے زیادہ اور کوئی دکھ نہیں ہے۔

(۳۷) اے کنتی کے بیٹے! اس جنگ میں اگر تو مر گیا تو سورگ کو جائیگا۔ اور اگر جیت گیا۔ تو اس دنیا کو بھوگیگا۔ اس لئے جنگ کرنے کا پختہ ارادہ کر کے کھڑا ہو جا!

۱۔ اس دنیا کی سلطنت کے مزے لیگا۔ اس دنیا میں راج کریگا لیکن چونکہ ارجن کے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ جنگ میں گورو اور بزرگوں کو مار دینے سے اس کو پاپ لگیگا اور وہ کرم کے بندھن میں پھنس کر موکش کو حاصل نہ کر سکیگا۔ لہذا شری بھگوان اس کو جنگ کرنیکا ایک بہتر طریق بتلاتے ہیں۔

(۳۸) سُکھ اور دُکھ۔ نفع اور نقصان۔ فتح اور شکست کو برابر سمجھ کر جنگ کر۔ اس طرح سے تجھ کو پاپ نہیں لگیگا۔

۱۔ اس طرح جنگ کرنے سے۔ ۲۔ چونکہ یہ تیرا عمل محض فرض سمجھ کر بلا کسی خواہش کے ہے۔ اس لئے اس کا کوئی پھل (ثمرہ) تجھ کو نہیں ملیگا یعنی بھیشم درون وغیرہ کو مار کر تو گنہگار نہیں بنیگا۔

※ ۱۴۔ شری بھگوان کرم یوگ (مشغولیت اعمال) کا اپدیش (تلقین) شروع کرتے ہیں ※

(۳۹) یہ جو کچھ میں نے تجھکو سمجھایا ہے۔ طریق سانکھیہ کے بموجب ہے۔ اب طریق یوگ کا بیان سن۔ اس طریق پر عمل کرنے سے تو کرم کی قید سے چھوٹ جائیگا۔

۱- اس شلوک میں لفظ سانکھ کے معنے کپل منی کا بنایا ہوا سانکھ شاستر نہیں ہیں جو ادویت بادی یعنی ایک ہی برہم کا قائل نہیں ہے۔ اور پرش (روح) اور پرکرتی (لطیف ترین حالت مادہ) کو ہی دو ابتدائی عناصر بتلاتا ہے۔ بلکہ اس کے معنی ویدانت ہیں۔ اور آئندہ تیسرے ادھیائے کے تیسرے شلوک میں جو لفظ سانکھ آیا ہے اس کے معنی بھی ویدانت ہی ہیں۔ ۲- یہاں یوگ سے مراد کرم یوگ (مشغولیت اعمال) ہے۔ پتنجل منی کا بنایا ہوا یوگ شاستر نہیں ہے ۳- جب اس طریق کے مطابق کرم (عمل) پھل کی خواہش چھوڑ کر کئے جاتے ہیں۔ تو وہ بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے اور انتہ کرن کو صاف کر کے انسان کو گیان کا ادھکاری (مستحق) بناتے ہیں۔

بھگوان کرشن چندر نے شلوک نمبر ۱۱ سے شلوک نمبر ۳۰ تک ارجن کو آتما کی حقیقت بتلا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کا رنج کرنا فضول ہے لیکن جب شری بھگوان کے گیان اُپدیش نے ارجن کے ذہن نشین ہو کر اس پر کچھ اثر پیدا نہیں کیا تو شری بھگوان ارجن کو گیان کا ادھکاری (مستحق) نہ سمجھ کر اس کو گیان حاصل کرنے کے سادھن (ذریعہ) کرم یوگ (مشغولیت اعمال) کا اپدیش کرتے ہیں۔ اور اگرچہ شری بھگوان نے شلوک نمبر ۳۸ میں ہی کرم یوگ کا مختصراً ذکر کر دیا ہے۔ مگر اب وہ اس طریق کو مفصل بیان کرتے ہیں۔

※ ۱۵- کرم یوگ کی عظمت۔ ※

(۴۰) اس طریق میں کوئی کوشش[۱] رائیگاں نہیں جاتی اور نہ اس سے کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے اس دھرم کا تھوڑا سا عمل بھی بڑے[۲] خوف سے بچا دیتا ہے۔

۱- اگر کوئی انسان اس طریق کے مطابق نشکام (بلا غرض) کرموں کو کرکے گیان حاصل کرنے کی کوشش کرے اور بلا گیان پیدا ہوئے مرجائے تو اُسکی یہ کوشش و محنت رائیگاں نہیں جاتی۔ بلکہ آئندہ جنم میں کار آمد ہوتی ہے۔ کیونکہ موجودہ جنم میں اُسکا انتہ کرن (قلب) جس قدر صاف ہو چکا ہے۔ وہ صاف ہی رہیگا۔

اور جو میل باقی ہے وہ آئندہ جنموں میں نشکام کرموں کو کرکے دور ہو جاوے گی۔ اور گیان پیدا ہو جاویگا۔ لیکن سکام (باغرض) کرموں کا یہ حال نہیں ہے۔ کیونکہ جو کرم پھل کی خواہش رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اس کا پھل (ثمرہ) اس وقت تک نہیں ملتا جب تک۔ وہ کرم مکمل نہ ہو جاوے۔ اور اگر وہ کرم ادھورا رہ جاوے تو تمام کوشش و محنت رائیگاں جاتی ہے۔ ۲۔ سکام (باغرض) کرموں کو اگر پورے قاعدے سے نہ کیا جاوے تو ان کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ لیکن نشکام (بلاغرض) کرموں سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ ۳۔ پیدا ہونے اور مرنے کے خوف سے بچا دیتا ہے کیونکہ اس سے گیان پیدا ہو کر موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے۔

※ ۱۶۔ کرم یوگی اور کرم کانڈی کے من کی حالتوں کا مقابلہ ※

(۴۱) اے کورونندن! اس طریق میں یقین کرنے والی بدھی ایک ہے اور جن کا ایسا یقین نہیں ہے۔ ان کی بدھیاں بے شمار اور بہت شاخوں والی ہیں۔

۱۔ کورو نامی راجہ کوروں اور پانڈوں کا بزرگ تھا چونکہ اپنے خاندان کی اولاد آنند (مسرت) دینے والی ہوتی ہے۔ اس لئے ارجن کو کورونندن یعنی کوروکے آنند دینے والا کہا گیا ہے۔ ۲۔ جن اشخاص کا کرم یوگ کے طریق میں اعتقاد ہے ان کی خواہش ایک ہے کیونکہ وہ لوگ محض موکش حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ۳۔ جن اشخاص کا کرم یوگ کے طریق میں اعتقاد نہیں ہے یعنی جو کرم کانڈی ہیں ان کی بدھیاں (خواہشات) بہت قسم کی ہوتی ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ یعنی اگر آج دولت حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ تو کل حکومت ملنے کی خواہش اس شلوک میں بدھی کے معنی خواہش ہیں۔ عقل نہیں۔

(۴۲) اے پارتھ! ویدوں کی باتوں پر فریفتہ ہوئے ہوئے بیوقوف لوگ جو یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ان کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ایسا کہا کرتے ہیں۔

۱- ارجن- ۲- ویدوں کے کرم کانڈ حصہ میں جو (پھل) دینے والے کرموں کے بیانات ہیں- ۳- یہ بیانات ہی سب کچھ ہیں- کیونکہ ان پر عمل کرنے سے تمام خواہشات پوری ہوتی ہیں-

(۴۳) کہ (ویدوں میں بیان کردہ) کرموں کا ہی پھل پھر جنم ملنا ہے- اور ان کے کرنے سے ہی لذات اور طاقت حاصل ہوتے ہیں- خواہشات سے بھرے ہوئے یہ لوگ کہ جنکا اعلیٰ معراج سورگ ہی ہے-

۱- جن کی بڑی سے بڑی خواہش سورگ (بہشت) کو حاصل کرنا ہے اور جن کو موکش کا خیال تک نہیں ہے-

(۴۴) وہ ویدوں کے خوشنما کلام کی طرف اپنا دل کھینچے جانے سے لذات وطاقت حاصل کرنے کے خیالات میں ہی پھنسے رہتے ہیں- اور ان کی بدھی (کرم یوگ میں) یقین کرنے والی نہ ہو کر یک سو نہیں رہتی-

۱- پُشپِت بانی یعنی وہ کلام جو پھول کی طرح خوشنما ہو- ۲- اس دنیا اور سورگ (بہشت) کے لذات اور طاقت-

×× ۱۷- شری بھگوان ارجن کو کرم یوگ میں لگنے کی ہدایت کرتے ہیں- اور کرم یوگ کی تعریف بتلاتے ہیں ××

(۴۵) اے ارجن! ویدوں میں تینوں گنوں کا ذکر ہے- اس لئے تو ان تینوں گنوں سے پرے ہو جا ہمیشہ آتما میں قائم رہ- متضادیات سے آزاد ہو جا اور حاصل کرنے اور حفاظت کرنے کے خیال کو چھوڑ دے- اور اپنے اوپر قابو رکھ-

۱- ویدوں کے کرم کانڈ حصہ میں تینوں گنوں والی چیزوں کا ذکر ہے جو مختلف کرموں کو کرنے سے حاصل ہوتی ہیں- اس لئے تو جو موکش کا خواہشمند ہے- ان تینوں گنوں والی چیزوں کی خواہش کو چھوڑ دے- ۲- اپنے چت کو آتما میں لگا- ۳- سردی گرمی- سکھ دکھ وغیرہ متضادیات (دوند) کی پرواہ نہ کر- ۴- کسی نہ ملی

ہوئی چیز کے حاصل کرنے اور ملی ہوئی چیز کی حفاظت کرنے کے خیال کو چھوڑ دے۔ ۱۰۔ من کو قابو میں رکھو تاکہ وہ وشیوں کی طرف نہ جا دے۔ اب آئندہ شلوک میں بتلاتے ہیں۔ کہ ایسا کرنے سے ان کو گیان پیدا ہوکر تینوں گنوں والی اشیاء کی خواہش خود ہی نہیں رہتی۔ اور موکش حاصل ہو جاتی ہے۔

(۴۶) سب جگہ پانی کے سیلاب آجانے پر جتنی ضرورت (ہمکو) ایک پانی کے چشمے کی ہوتی ہے اتنی ہی ضرورت ایک گیانی برہمن کو دیدوں کی ہوتی ہے

۱۔ کوآں۔ تالاب وغیرہ۔ ۲۔ ویدوں کے کرم کانڈ حصہ میں بتلائے ہوئے کرم پھلوں (ثمرہ اعمال) کی ضرورت۔ مطلب اس شلوک کا یہ ہے۔ کہ جیسے سب جگہ پانی کے سیلاب آجانے پر ہم کو کنویں۔ تالاب وغیرہ پانی کے چشموں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ویسے ہی اُس برہمن کو جو گیانی ہے۔ ویدوں میں بتلائے ہوئے کرم پھلوں (ثمرہ اعمال) کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ ان تمام ثمروں کو جن سے اس دنیا یا سورگ کے سُکھ حاصل ہوتے ہیں آتم سکھ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتا ہے۔ اور موکش کو حاصل کر لیتا ہے پس ارجن کو جس کا انتہ کرن میلا ہے۔ گیان اور موکش حاصل کرنے کے لئے نشکام کرم کرنے چاہیئے۔

(۴۷) تیرا تعلق کرم سے ہے پھل سے ہرگز نہیں ہے (اس لئے) تو پھل کی خواہش کو کرم کا محرک نہ بننے دے۔ اور نہ ہی کرم کرنا چھوڑ۔

۱۔ ۲۔ چونکہ ارجن کا انتہ کرن (قلب) میلا ہے اس لئے اُس کو موکش حاصل کرنے کے لئے کرم کرنے چاہیئے۔ اور ان کے پھل کی خواہش ہرگز نہ رکھنی چاہیئے تاکہ اس کا انتہ کرن (قلب) صاف ہو کر گیان پیدا ہووے اور پھر گیان سے موکش ملے۔ یہاں کرموں سے مراد ویدوکت (ویدوں میں بتلائے ہوئے) کرم ہیں۔ جن کا کرنا ہمارا دھرم (فرض) ہے۔ ۳۔ یہ خواہش رکھ کر کرم نہ کر کہ اس کے کرنے سے مجھ کو فلاں پھل (ثمرہ) ملے۔ ۴۔ کیونکہ کرم کرنے سے ہی انتہ کرن (قلب) پاک ہوکر گیان پیدا ہوتا ہے۔ کرم چھوڑنے سے گیان پیدا نہیں ہوتا۔

(۴۸) اے دھننجے! کرم کے تعلق کو چھوڑ کر کامیابی اور ناکامیابی کو یکساں سمجھتے ہوئے یوگ میں لگ کر کرم کر (من کی) یکسانیت ہی یوگ کہلاتی ہے

۱۔ ارجن جس نے ہر طرف فتح حاصل کر کے بہت دولت جمع کی تھی۔ اور اسوجہ سے جس کو فاتح دولت کہتے ہیں۔ ۲۔ کرم کو اپنا نہ سمجھ کر پرمیشور کے لئے نشکام بدھی (بغیر غرضانہ طور پر) کر۔ ۳۔ کامیابی اور ناکامیابی دونوں کو یکساں خیال کرکے۔ ۴۔ کرم یوگ میں لگ کر ۵۔ کامیابی اور ناکامیابی دونوں میں من کو یکساں رکھنا۔ یوگ یعنی کرم یوگ کہلاتا ہے

٭ ۱۸۔ گیان کرم سے افضل ہے اور کرم یوگ سے حاصل ہوتا ہے ٭

(۴۹) بدھی یوگ کی نسبت کرم بہت ادنےٰ ہے۔ اس لئے تو بدھی کی پناہ میں آ۔ پھل کی خواہش رکھ کر کرم کرنے والے کمینے ہوتے ہیں

۱-۲۔ گیان یوگ سے سکام کرم (با غرض اعمال) بہت کم درجہ کے ہیں۔ کیونکہ سکام کرموں سے زیادہ سے زیادہ سورگ (بہشت) حاصل ہوجاتا ہے جو ناپائدار ہے اور گیان یوگ سے موکش میسر آتی ہے۔ جو پائدار ہے۔ ۳۔ کرموں کو نشکام بدھی سے (بغیر غرضانہ طور پر) کر کے گیان حاصل کر۔ ۴۔ کم درجہ کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کو موکش (نجات) حاصل نہیں ہوتی۔

(۵۰) جس شخص کو گیان حاصل ہوجاتا ہے وہ اس دنیا میں (ہی) پاپ اور پن دونو سے آزاد ہوجاتا ہے۔ اس لئے تو یوگ میں لگ۔ سب کرموں کو یوگ سے کرنا ہی دانائی ہے۔

۱۔ وہ بحالت زندگی گناہ و ثواب دونو سے آزاد ہوجاتا ہے۔ ۲۔ گیان حاصل کرنے کے لئے پھل کی خواہش چھوڑ کر کرموں کو کر۔

(۵۱) جو لوگ گیانی ہوتے ہیں وہ کرم کے نتائج کو چھوڑ دیتے ہیں اور پیدا ہونے (اور مرنے) کی قید سے آزاد ہو کر اس مقام پر جا پہنچتے ہیں۔ جہاں کوئی دکھ نہیں ہے۔

۱۔ وہ کرم کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) سمجھتے ہیں۔

۲- اواگون (تناسخ) سے چھوٹ کر- ۳- موکش (نجات) کو حاصل کر لیتے ہیں- جو سب دکھوں (تکالیف) کا خاتم ہے-

(۵۲) جب تیری بدھی موہ کے کیچڑ سے پار ہو جاویگی- تو جو کچھ تو نے سنا ہے- اور جو (آئندہ) سننے والا ہے- ان سے تجھ کو نفرت پیدا ہوگی-

۱- تیری بدھی بھرم کی کیچ سے جس نے اس کو آلودہ کر رکھا ہے- پار ہو جاویگی یعنی تیرا بھرم دور ہو جائیگا- ۲- تب تجھکو اس دنیا یا سورگ (بہشت) کے بھوگوں کی خواہش نہ رہ کر ویدوں میں بتلائے ہوئے کرم پھلوں (ثمرہ اعمال) سے نفرت پیدا ہو جاویگی-

(۵۳) جب تیری بدھی جو کہ مختلف مضامین کے سننے سے گھبرائی ہوئی ہے قائم ہو جاویگی اور سمادھی میں لگ جاویگی- تب تجھکو یوگ حاصل ہوگا-

۱- ویدوں کے کرم کانڈ حصہ میں بتلائے ہوئے کرم پھل (ثمرہ اعمال)

۲- مراقبہ میں- ۳- بدھی یوگ یعنی گیان حاصل ہوگا-

※ ۱۹- استھت پرگیہ (قائم العقل) شخص کی تعریف اور اس کے چار خواص ※

ارجن نے کہا

(۵۴) اے کیشو! سمادھی میں ٹھہرے ہوئے استھت پرگیہ (قائم العقل) کی تعریف کیا ہے اور وہ کس طرح بولتا ہے- کس طرح بیٹھتا ہے اور اس کا چلن کس طرح کا ہے؟

۱- کرشن- ۲- جس شخص کی بدھی اسبات پر قائم ہے کہ میں برہم ہوں وہ استھت پرگیہ یعنی قائم العقل کہلاتا ہے-

شری بھگوان نے کہا

(۵۵) اے پارتھ! جب کوئی شخص من کی تمام خواہشوں کو ترک کر دیتا ہے اور اپنے آپ میں ہی مگن رہتا ہے- تب وہ استھت پرگیہ (قائم العقل) کہلاتا ہے-

۱- ارجن- ۲- تمام خواہشوں کو جو کہ من (دل) میں پیدا ہوتی ہیں- ۳- اپنی ذات آتما میں خوش رہتا ہے-

(۵۶) جو مُنی[1] دکھ سُکھ سے نہیں گھبراتا اور سُکھ کی خواہش نہیں کرتا۔ اور محبت۔ خوف اور غصہ سے آزاد ہو گیا ہے وہ استھت پرگیہ (قائم العقل) کہلاتا ہے۔

ا۔ منن یعنی دھیان لگانے والا۔ ۲۔ جو سُکھ دکھ کو برابر سمجھتا ہے۔ ۳۔ جسکی محبت خوف اور غصہ دور ہو گئے ہیں۔

(۵۷) جو کسی چیز سے دل چسپی[1] نہیں رکھتا۔ اور بُری چیز کو پاکر (اُس سے) نفرت[2] نہیں کرتا۔ اور اچھی چیز کو پاکر خوش[3] نہیں ہوتا۔ وہ ہی استھت پرگیہ (قائم العقل) ہے۔

ا۔ کسی شے میں دل نہیں لگاتا۔ ۲۔۳۔ راگ (رغبت) اور دویش (نفرت) سے مُبرا ہے۔

(۵۸) جب کوئی شخص اپنی اندریوں[1] کو وشیوں[2] سے اس طرح بالکل ہٹا لیتا ہے جس طرح کہ کچھوا اپنے تمام اعضا کو سکوڑ لیتا ہے تب اس کی عقل قائم ہوئی ہوئی کہلاتی ہے۔

ا۔ حواس مدرکہ مثلاً آنکھ۔ ناک وغیرہ۔ ۲۔ محسوسات۔ لذات۔ استھت پرگیہ شخص کی اندریاں قابو میں ہوتی ہیں۔ اور وشیوں کی طرف نہیں جاتیں۔

※ ۲۰۔ من کو قابو کئے بغیر اندریوں کو ضبط کر لینے سے انسان قائم العقل نہیں ہوتا اور دکھ پاتا ہے۔ ※

(۵۹) جو شخص بھوکا[1] رہتا ہے اس کے وشے چھوٹ جاتے ہیں۔ مگر ان کی خواہش[2] بنی رہتی ہے۔ لیکن پربرہم کے دیدار[3] سے اُس کی یہ خواہش بھی دور ہو جاتی ہے،

ا۔ بھوکا رہنے سے اندریاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور وشیوں کو نہیں بھوگ سکتیں (محسوسات کا مزا نہیں لے سکتیں) ۲۔ من وشیوں کو چاہتا رہتا ہے۔ ۳۔ یہ انبھو (محسوس) کر کے کہ میں برہم ہوں اسکے من کی خواہش بھی دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ برہم

آنند کو پاکر پھر کسی دنیاوی آنند کی ضرورت نہیں رہتی۔

(۶۰) اے کنتی کے بیٹے! اندریاں ایسی سرکش ہیں کہ یہ (ان کے ضبط کرنے کی) کوشش کرنے والے گیانی کے من کو بھی جبراً کھینچکر (وشیوں کی طرف) لیجاتی ہیں۔

۱۔ارجن۔ ۲۔یہاں گیانی سے مراد برہم گیانی نہیں بلکہ وِدوان (عالم) مراد ہے۔ جو گیان حاصل کرنے کے لئے اندریوں کو ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۶۱) (اس لئے) انسان سب اندریوں کو ضبط کرکے یوگ میں لگ کر مجھ میں من لگاکر بیٹھے جس شخص کی اندریاں قابو میں ہیں وہی قائم العقل ہے۔

۱۔۲۔دھیان یوگ کے ذریعہ من کو سب طرف سے ہٹاکر پرمیشور میں لگادے اس طرح سے اندریاں قابو میں آجاتی ہیں

(۶۲) (من سے) وشیوں کا خیال کرنے والے شخص کو وشیوں سے لگاؤ پیدا ہوجاتا ہے۔ لگاؤ سے (ان کی) خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور خواہش سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔

۱۔۲۔اندریوں کو ضبط کرکے من میں وشیوں کا خیال کرنے سے وشیوں سے دل کا لگاؤ پیدا ہوتا ہے ۳۔وشیوں کے حاصل کرنے کی خواہش ۴۔جب کسی وجہ سے خواہش پوری نہ ہو تو غصہ پیدا ہوجاتا ہے۔

(۶۳) غصہ سے بے تمیزی پیدا ہوتی ہے بے تمیزی سے یادداشت کی خرابی۔ یادداشت کی خرابی سے عقل کی تباہی اور عقل کی تباہی سے انسان بالکل تباہ ہوجاتا ہے۔

۱۔جب انسان غصہ میں ہوتا ہے۔ تو اس کو برے بھلے کی تمیز نہیں رہتی۔ حتےٰ کہ وہ ماں باپ کی بھی ہتک کردیتا ہے۔ ۲۔جو کچھ اس نے شاستروں میں پڑھا ہے یا استاد سے سیکھا ہے اُس وقت اس کو یاد نہیں رہتا۔ ۳۔یادداشت بدھی (عقل) کا دھرم (خاصہ) ہے۔ اس لئے جب یادداشت میں فتور آگیا۔ تو بدھی

(عقل) ضرور بگڑ جاویگی۔ ۴۔ جب عقل بگڑ جاتی ہے تو انسان ست (حقیقی) اور اسَت (غیر حقیقی) میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اور اس لیئے اس کو گیان حاصل نہیں ہوتا۔

※ ۱۔۲۔ من کو قابو کر کے اگر اندریوں (حواس) کو ضبط بھی نہ کیا جاوے تو بھی انسان کی عقل قائم ہو جاتی ہے ※

(۶۴) جس شخص نے اپنے من کو قابو کر لیا ہے وہ اپنی بالضبط کی ہوئی اندریوں سے جو کہ رغبت و نفرت سے خالی ہیں وشیوں کو بھوگتا ہوا بھی صفائی قلب کو حاصل کر لیتا ہے۔

۱۔۲۔۳۔ راگ (کسی چیز کو چاہنا) دویش (کسی چیز سے نفرت کرنا) یہ دونوں من کے دھرم (خاصہ) ہیں۔ کہ جن کا اندریوں کے کاموں میں ظہور ہوتا ہے مطلب یہ ہے۔ کہ جس شخص کا من قابو میں ہے اور اس کے من میں راگ دویش نہیں اُٹھتے اُس کی اندریاں اگر وشیوں کی طرف جاویں تو کوئی ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ بغیر راگ اور دویش کے جو کچھ کام وہ اندریوں سے کرتا ہے مثلاً آنکھ سے چیزوں کو دیکھتا ہے۔ کان سے آواز کو سنتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اُس سے اسکا من آلودہ نہیں ہوتا اور وہ صفائی قلب کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۶۵) صفائی قلب حاصل ہو جانے پر انسان کے سب دُکھ[۱] دور ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ مصفا قلب والے شخص کی عقل جلد ہی قائم[۳] ہو جاتی ہے۔

۱۔۲۔ من صاف ہو کر گیان پیدا ہو جاتا ہے اور جب گیان ہو گیا۔ تو پھر دکھ کہاں۔ ۳۔ اسبات پر قائم ہو جاتی ہے کہ میں برہم ہوں۔

(۶۶) جس شخص کا من قابو میں نہیں ہے اس کی بُدھی قائم نہیں ہو سکتی۔ اور وہ دھیان[۱] میں نہیں لگ سکتا۔ بغیر دھیان کے شانتی[۲] میسر نہیں آتی اور بغیر شانتی کے آنند[۳] کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۔ دھیان یوگ۔ ۲۔ سکون قلب۔ ۳۔ آتم سکھ (روحانی سکھ)

(۶۷) کیونکہ جب من وشیوں کی طرف جانے والی اندریوں کے پیچھے کی طرف لگتا ہے. تب وہ انسان کی بدھی کو اس طرح کھینچ کر لیجاتا ہے جس طرح کہ ہوا کشتی کو پانی میں کھینچ کرلے جاتی ہے)

۱- اندریوں کے ساتھ جاتا ہے -۲- بدھی کو آتما کی طرف سے ہٹا کر وشیوں کی طرف لیجاتا ہے- اور آتما کا گیان حاصل ہونے نہیں دیتا- پس من کو قابو کر کے اندریوں کو ضبط کرنا چاہیئے-

(۶۸) اِس لئے اے قوی بازوؤں والے! جس شخص کی اندریاں وشیوں سے بالکل ہٹ گئی ہیں وہی قائم العقل ہے۔

۱- ارجن -۲- گیانی ہے- جیون مکت ہے-

⁂ ۲۲- استھت پرگیہ (قائم العقل) شخص کے دو اور خواص ⁂

(۶۹) عام لوگوں کی جو رات ہے اس میں قائم العقل شخص جاگتا ہے- اور جس میں عام لوگ جاگتے ہیں وہ گیانی شخص کی رات ہے-

۱- عام لوگوں یعنی اگیانیوں کے لئے برہم کا گیان بمنزلہ رات یعنی اندھیرے کے ہے- کیونکہ وہ برہم کو نہیں جانتے- لیکن گیانیوں کے لئے وہ گیان بمنزلہ دن یعنی اوجالے کے ہے- کیونکہ وہ برہم کو جانتے ہیں- ۲- جب یہ کہا جاتا ہے کہ تمام لوگ جاگ رہے ہیں- تب گیانی کے نزدیک وہ رات ہے- کیونکہ وہ دنیا کو بمنزلہ ایک خواب کے سمجھتا ہے کہ جسکو وہ رات میں سویا ہوا دیکھ رہا ہے- پس استھت پرگیہ شخص برہم کا گیان حاصل کئے ہوئے دنیا کو متھیا (جھوٹا) سمجھتا ہے

(۷۰) جس طرح سب طرف سے (دریاؤں کے) پانی آ ملنے پر سمندر اپنی حدود سے باہر نہیں ہوتا- اسی طرح جو شخص تمام وشیوں کو حاصل کرکے قائم رہتا ہے وہی شانتی کو پاتا ہے لیکن وشیوں کی خواہش کرنے والے کو یہ حاصل نہیں ہوتی-

۱- اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی- قائم رہتا ہے -۲- جس شخص کو وشیوں کی

خواہش نہیں ہوتی۔ - ۵۔ پراربھدانوسار وشیوں کو پاکر اپنی حالت تبدیل نہیں کرتا اور مطمئن رہتا ہے۔ - ۳۔ سکون قلب۔ - ۴۔ کیونکہ وشیوں کی خواہش کرنے سے دل بیقرار رہتا ہے اسلئے اُسکو شانتی (سکون قلب) حاصل نہیں ہوتی۔

(۷۱) جو شخص سب خواہشوں کو چھوڑ کر بالکل بے خواہش ہو کر رہتا ہے اور جسے محبت[۱] اور خودی[۲] نہیں ہوتی وہی شانتی کو پاتا ہے۔

۱-۲ جبکو کسی سے ممتا (محبت) نہیں ہوتی اور جو اہنکار (انانیت) سے خالی ہوتا ہے۔

※ ۲۳۔ برہم گیان سے موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے ※

(۷۲) اے پارتھ[۱]! یہ برہمی[۲] حالت ہے جس کو پاکر پھر موہ[۳] نہیں ہوتا۔ جو شخص اخیر وقت[۴] میں بھی اس حالت میں قائم ہوجاتا ہے وہ برہم نروان[۵] کو پاتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ برہم گیان کی حالت ہے۔ کہ جو کرم یوگ سے حاصل ہوتی ہے ۳۔ بھرم۔ مغالطہ۔ ۴۔ ۵۔ جو شخص مرتے وقت بھی اس حالت میں قائم ہو جاتا ہے وہ بھی برہم میں مل جانے یعنی موکش (نجات) کو حاصل کرلیتا ہے اور اگر عمر بھر انسان کی یہی حالت رہے۔ تو پھر اسکو موکش (نجات) حاصل ہونے میں کوئی شک نہیں۔

تیسرا ادھیائے (فصل)

کرم یوگ

(مشغولیت اعمال)

پچھلے یعنی دوسرے ادھیائے (فصل) میں بھگوان کرشن چندر نے ارجن کو اول گیان یوگ (علم حقیقت) کا اپدیش (تلقین) کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ اس کا رنج و فکر کرنا فضول ہے۔ اور پھر یہ خیال کر کے کہ ارجن گیان یوگ (علم حقیقت) کا ادھکاری نہیں ہے اس کو کرم یوگ (مشغولیت اعمال) کا اپدیش کر کے یہ کہا ہے۔ کہ وہ اپنے کشتری دھرم (فرض) جنگ کو پھل (ثمرہ) کی خواہش چھوڑ کر نشکام بدھی سے (بغیر ضامنہ طور پر) سرانجام دے۔ تاکہ اس کا انتہ کرن (باطن) پاک ہو کر اس کو گیان حاصل ہو۔ جو کہ سکام کرم (باغرض اعمال) سے افضل ہے۔ کیونکہ اس سے موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے۔ لیکن ارجن شری بھگوان کے مطلب کو نہیں سمجھا۔ اور اس کے ذہن میں یہ آیا۔ کہ شری بھگوان نے اس کو گیان یوگ اور کرم یوگ دونوں کا اپدیش کر کے گیان کو کرم سے افضل بتلایا ہے اور ساتھ ہی اس کو جنگ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے حیران ہو کر اس کے یہ سوال پیش کرنے پر کہ جس حالت میں گیان کرم سے افضل ہے۔ تو پھر اس کو جنگ جیسے خوفناک کرم (عمل) کرنے کی کیا ضرورت ہے شری بھگوان اس ادھیائے (فصل) میں یہ بتلاتے ہیں۔ کہ ادھکار (استحقاق) کے لحاظ سے حصول موکش کے گیان یوگ اور کرم یوگ دو راستے ہیں۔ اور چونکہ ارجن بوجہ انتہ کرن (قلب) میلا ہونے کے گیان یوگ کا ادھکاری (مستحق) نہیں ہے اس لئے اس کو کرم یوگ میں لگ کر اپنے مقررہ فرائض کو نشکام بدھی سے (بغیر غرض) طور پر انجام دینا چاہیئے۔ تاکہ اس کا انتہ کرن (باطن) صاف ہو کر اس کو گیان پیدا

ہووے۔ اور پھر گیان سے موکش حاصل ہووے۔ پس اِس ادھیائے میں کرم یوگ کی اہمیت اور ضرورت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں:۔
۱۔ ارجن کا سوال پیش کرنا کہ گیان بہتر ہے یا کرم۔ ۲۔ شری بھگوان کا فرمانا کہ ادھکار (استحقاق) کے لحاظ سے حصول موکش (نجات) کے گیان یوگ (علم حقیقت) اور کرم یوگ (مشغولیت اعمال) دو راستے ہیں۔ ۳۔ بغیر کرم یوگ کے انسان کو نیشکرمیہ حاصل نہیں ہوتی جو کہ گیان پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ ۴۔ موکش کے خواہشمند اگیانی کو کرم چھوڑنے نہیں چاہیئے۔ ۵۔ دنیا کا چکر قائم رکھنے کے لئے یگ کرم ضرور کرنے چاہیئے۔ ۶۔ آتم گیانی (حقیقت دان) کے لئے یگ کرم کرنے ضروری نہیں ہیں۔ ۷۔ اگیانی ارجن کو نشکام بُدھی سے (بغیرضانہ طور پر) یگ کرم کرنے لازمی ہیں۔ ۸۔ ایک بڑے آدمی کو لوک سنگرہ (بہبودیٔ خلائق) کے لئے کرم کرنے چاہیئے۔ ۹۔ گیانی اور اگیانی کے کرموں (اعمال) کا فرق۔ ۱۰۔ موکش کے خواہشمند اگیانی کو کرم کس طرح کرنے چاہیئے۔ ۱۱۔ ہر ایک انسان کو اپنے سوبھاؤ (طبیعت) کے مطابق کرم کرنا پڑتا ہے۔ لیکن رغبت و نفرت کو چھوڑ کر بے تعلق بُدھی سے کیا ہوا کرم ملوث نہیں کرتا۔ ۱۲۔ اپنا دھرم (فرض) ناقص ہوتا ہُوا بھی دوسرے کے دھرم (فرض) سے بہتر ہے۔ ۱۳۔ کام (خواہش) انسان کو پاپ (گناہ) کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ ۱۴۔ کام (خواہش) کو مارنے کا طریق۔

※ ۱۔ ارجن سوال پیش کرتا ہے۔ کہ گیان بہتر ہے یا کرم ※

ارجن نے کہا

(۱) اے جناردھن[۱]! اگر آپ گیان کو کرم سے افضل مانتے ہیں۔ تو اے کیشو[۲]! مجکو اس خوفناک[۳] کرم میں کیوں لگاتے ہو؟

۱۔ شری کرشن دیکھو نوٹ اشلوک ۳۶ ادھیائے پہلا۔ ۲۔ شری کرشن دیکھو نوٹ ۱۔ شلوک ۳۱ ادھیائے پہلا۔ ۳۔ چونکہ جنگ میں لوگوں کو ہلاک کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے جنگ کو خوفناک کرم کہا گیا ہے۔

(۲) یہ بظاہر ملی جلی باتیں کہہ کر آپ میری بدھی کو شک میں ڈال رہے ہیں۔ آپ ایک یقینی بات مجھکو بتلایئے جس سے میرا بھلا ہو۔

۱۔ جو مجھ کو ملی جلی معلوم ہوتی ہیں۔ ۲۔ عقل۔ ۳۔ مجھکو موکش حاصل ہو۔

※ ۲۔ شری بھگوان فرماتے ہیں کہ ادھکار (استحقاق) کے لحاظ سے حصول موکش (نجات) کے گیان یوگ (علم حقیقت) و کرم یوگ (مشغولیت اعمال) دو راستے ہیں ※

شری بھگوان نے کہا۔

(۳) اے بیگناہ! میں پہلے بتلا چکا ہوں کہ اس دنیا میں (موکش کے) دو راستے ہیں۔ یعنی گیان یوگ سانکھیوں کے لئے اور کرم یوگ یوگیوں کے لئے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ دوسرے ادھیائے میں۔ ۳۔ یہاں سانکھی سے مراد ویدانتی ہے۔ یعنی ایسا شخص کہ جس کا انتہ کرن (قلب) پاک ہے اور ویدانت (علم حقیقت) کا شرون۔ منن۔ ندھیاس کرتا ہے۔ ۴۔ یہاں یوگی سے مراد وید وکت کرم کرنے والا شخص ہے۔ یعنی ایسا شخص کہ جسکا انتہ کرن (قلب) صاف نہیں ہے۔ اور ویدوں میں بتلائے ہوئے نیک اعمالوں کو کرتا ہے۔ پس جن لوگوں کو صفائی قلب حاصل ہے۔ ان کے لئے موکش حاصل کرنے کا گیان یوگ ہے۔ جو کہ آزادانہ طور پر موکش حاصل کراتا ہے۔ اور جن اشخاص کا قلب صاف نہیں ہے۔ ان کے لئے موکش حاصل کرنے کا راستہ کرم یوگ ہے۔ جو کہ انتہ کرن کو پاک کر کے گیان حاصل کراتا ہے۔ اور پھر گیان سے موکش ملتی ہے اور چونکہ موکش بغیر گیان کے حاصل نہیں ہوتی اس لئے درحقیقت کرم یوگ اور گیان یوگ موکش کے دو راستے نہیں ہیں۔ بلکہ موکش کے ایک ہی راستہ کی دو منزلیں ہیں۔ جیسا کہ بھومکا کے اندر بتلایا جا چکا ہے

※ ۳۔ بغیر کرم یوگ کے انسان کو نیش کرمیہ حاصل نہیں ہوتی۔ جو کہ گیان پیدا

ہونے کے لئے ضروری ہے۔

(۴) کرموں کو نہ کرنے[1] سے انسان کو نیشں کرمیہ[2] حاصل نہیں ہوتی۔ اور فقط سنیاس[3] سے اسکو سدھی[4] نہیں ملجاتی۔

۱۔۲۔۳۔۴۔ جو شخص یا تو اس جنم میں یا پچھلے جنم میں ویدوں کے اندر بیان کردہ کرموں کو انکے پھل کی خواہش کو ترک کرکے سرانجام نہیں دیتا اس کو نیشں کرمیہ (کرموں سے رہائی) یعنی گناہوں کا لوث دور ہو کر انتہ کرن کی شدھی حاصل نہیں ہوتی۔ جو کہ گیان پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اور انتہ کرن شدھ ہو جانے پر فقط سنیاس سے ہی موکش حاصل نہیں ہوتی۔ کرم یوگ سے بھی موکش حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو کرم پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کئے جاتے ہیں۔ وہ بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔ اور چونکہ اگیانی شخص کے لئے تمام کرموں کا چھوڑنا سخت مشکل ہے۔ اس لئے موکش حاصل کرنے کا بہتر ذریعہ کرم یوگ ہے۔ جیسا کہ آئندہ شلوکوں میں بیان کیا گیا ہے۔

※ ۴۔ موکش کے خواہشمند اگیانی کو کرم چھوڑنے نہیں چاہیئے۔ ※

(۵) (اور) کوئی شخص کرم[1] کئے بغیر ایک لمحہ بھر بھی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ پرکرتی[2] کے گن[3] ہر ایک شخص کو بےبس کرکے کرم کراتے رہتے ہیں۔

۱۔ کرم تین طرح کے ہوتے ہیں جسمانی۔ قلبی اور لسانی اور کوئی اگیانی شخص ان تینوں سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ ۲۔ پرکرتی لطیف ترین ابتدائی حالتِ مادہ کا نام ہے۔ ۳۔ پرکرتی اور اس کے تینوں گنوں (خواص) ست۔ رج اور تم کی تشریح ساتویں ادھیائے کے چھٹے شلوک کے نوٹ نمبر ۱ میں کی گئی ہے۔

(۶) جو بیوقوف کرم اندریوں[1] کو روک کر من[2] سے وشیوں[3] کا خیال کرتا ہے۔ وہ مکار[4] کہلاتا ہے۔

۱۔ کرم اندریاں (حواس مدرکہ) ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ پانچ ہیں۔ ۲۔ دل۔ ۳۔ وشے (محسوسات) یعنی لذات دنیاوی۔ ۴۔ کیونکہ اس کا یہ عمل محض

نمائشی ہے۔ اور وہ ایسے سنیاس سے گیان اور موکش کو حاصل نہیں کر سکتا۔

(۷) اور اے ارجن! جو شخص من کے ساتھ گیان اندریوں کو روک پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم اندریوں سے کرم کرتا ہے۔ وہ بہت ہی اعلےٰ ہے۔

۱-۲- اگر من اور گیان اندریوں کو قابو کر کے کرم اندریوں سے نشکام (بلاغرض) کرم کئے جاویں تو اس سے گیان اور موکش حاصل ہو جاتی ہے۔

۳- وہ من سے دشیوں کا خیال کرنے والے مکار شخص سے بہتر ہے۔

(۸) (پس تو اپنے) مقررہ کرموں کو سرانجام دے۔ کرم نہ کرنے سے کرم کرنا بہت اچھا ہے۔ اور کرم نہ کرنے سے تیرے جسم کا قائم رہنا بھی ممکن نہ ہوگا۔

۱- جو ویدوں میں تیرے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ یعنی جو کرم کشتری ورن (ذات) کے دہرم (فرائض) ہیں۔ ۲- کیونکہ ایسے کرموں کے کرنے سے بہتری ہوتی ہے ۳- چونکہ کھانے پینے کے بغیر جسم قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی کرم کرنے ضروری ہیں۔

(۹) (لیکن) یگ کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ اُن کے سوا سب کرموں سے یہ دنیا بندہی ہوئی ہے (اس لئے) اے کنتی کے بیٹے! تو اس (یگ) کے لئے بے تعلق ہو کر کرم کر۔

۱- ویدوں میں یگ پرمیشور کا نام ہے۔ ۲- اس دنیا کے لوگ۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جو کرم پرمیشور کے لئے کئے جاتے ہیں۔ وہ لوگوں کو بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔ ۳- ثمرہ کی خواہش نہ رکھ کر پرمیشور کے لئے کرم کر

※ ۵- دنیا کا چکر قائم رکھنے کے لئے یگ کرم ضرور کرنے چاہیئے۔ ※

(۱۰) پرجاپتی نے شروع میں یگوں کے ساتھ انسانوں کو پیدا کر کے (ان سے) کہا کہ یگ سے اپنی ترقی کرو۔ اس (یگ) سے ہی تمہاری تمام ضروریات پوری ہونگی۔

۱۔ پرمیشور نے۔ ۲۔ پیدائش عالم کے وقت۔ ۳۔ اگرچہ دنیا کا چکر یعنی دور قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ چاروں ورنوں (ذاتوں) کے لوگ اپنے اپنے تمام فرائض کو کہ جو ویدوں میں ان کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ سرانجام دیتے رہیں لیکن شری بھگوان نے یہاں مثال کے طور پر محض یگ کرم کا ذکر کیا ہے جو کہ برہمن۔ کشتری اور ویش تینوں ورنوں (ذاتوں) کا دھرم (فرض) ہے۔ ۴۔ ویدوں کے ذریعے کہا۔

(۱۱) تم اس (یگ کرم) سے دیوتاؤں[1] کو خوش کرو۔ اور دیوتا تمہیں[2] خوش کرینگے اس طرح آپس میں ایک دوسرے کو خوش کرتے ہوئے تم کو اعلٰے بھلائی حاصل ہوگی۔

۱۔ گھی اور مقوی ادویات کا ہون کر کے سورج۔ ہوا۔ وغیرہ دیوتاؤں کو تقویت پہنچاؤ۔ ۲۔ بارش وغیرہ سے تمہاری پرورش کریں گے۔

(۱۲) (کیونکہ) یگ سے خوش ہو کر دیوتا تم کو حسب دلخواہ نعمتیں[1] دینگے۔ جو کوئی اُن کی دی ہوئی نعمتوں کو اُن کو دئے[2] بغیر بھوگتا[3] ہے وہ درحقیقت چور ہے۔

۱۔ غلہ اور دیگر اشیاء بکثرت پیدا ہونگی۔ ۲۔ اُن کو نذر کئے بغیر یعنی ہون کئے بغیر۔ ۳۔ مزہ لیتا ہے۔

(۱۳) جو نیک لوگ یگ[1] کر کے یگ سے بچا ہوا (کھانا) کھاتے ہیں۔ وہ سب پاپوں سے چھوٹ[2] جاتے ہیں۔ اور جو اپنے ہی[3] لئے کھانا پکاتے ہیں وہ پاپی لوگ پاپ جمع کرتے ہیں۔

۱۔ یگ پانچ طرح کا ہوتا ہے۔ جو ہر انسان کو روزمرہ کرنا چاہیئے۔ اور جس کا نام مہا یگ ہے (ا) برہم یگ یعنی پرمیشور کی عبادت کرنا۔ (ب) دیو یگ یعنی ہون کرنا۔ (ج) اتتھی یگ یعنی ایسے لوگوں کو کہ جنکے آنے کی کوئی تاریخ مقرر نہ ہو۔ خوراک دینا۔ (د) پتری یگ یعنی پتروں کو سیر کرنا۔ (ہ) بھوت یگ۔ یعنی

گئے کوے وکتے وغیرہ کو کھانا دینا۔ ۲۔ جو پاپ انسان روزمرہ کھانا پکانے
چھلنے پھٹکنے جھاڑو دینے وغیرہ سے کرتا ہے۔ وہ سب دور ہو جاتے ہیں۔
۳۔ جو اس پانچ طرح کے یگ کو نہ کر کے خود ہی کھا لیتے ہیں۔

(۱۴) تمام جاندار خوراک سے پیدا ہوتے ہیں۔ خوراک بارش سے ہوتی ہے
بارش یگ سے ہوتی ہے۔ اور یگ کرم سے ہوتا ہے۔

۱۔ جب خوراک پیٹ میں جاتی ہے۔ تو خون ومنی پیدا کرتی ہے اور خون
اور منی کے اجتماع سے تمام جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۔ یگ کرتے وقت جو
آہوتی آگ میں دی جاتی ہے اس سے ہوا پاک ہو کر بارش ہوتی ہے۔ ۳۔ یگ
ایک قسم کا کرم ہے۔

(۱۵) کرم وید سے ہوتا ہے۔ وید اکشر (برہم) سے ہوئے ہیں۔ اس لئے
سب جگہ موجود رہنے والا برہم یگ میں ہمیشہ موجود رہتا ہے۔

۱۔ کرم وہی ہے، جو وید کے مطابق ہو۔ یعنی جس کے کرنے کا ویدوں میں حکم
ہو۔ ۲۔ چونکہ ویدوں کا گیان برہم سے ہوا ہے۔ اس لئے ویدوں کی پیدائش
برہم سے ہوئی ہے۔ ۳۔ کیونکہ کارن (علت) کاریہ (معلول) میں موجود رہتا ہے

(۱۶) اے پارتھ! (پرمیشور) کے اس طرح بنائے ہوئے چکر کو جو اس دنیا
میں نہیں چلاتا اور اندریوں کے وشیوں میں لگا رہ کر پاپ کی زندگی بسر کرتا ہے
اس کا جینا بے فائدہ ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ جو کرم کا ادھکاری (مستحق) ہو کر یگ کرم نہیں کرتا۔ ۳۔ کیونکہ اس شخص
سے دنیا کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔

⁂ ۶۔ آتم گیانی (حقیقت دان) کے لئے یگ کرم ضروری نہیں ہیں ⁂

(۱۷) لیکن جو شخص آتما سے ہی محبت رکھتا ہے۔ آتما میں ہی صابر ہے
اور آتما میں ہی مگن ہے اس کے لئے کچھ کرنا باقی نہیں رہتا۔

۱۔ جسکو عورت وغیرہ سے محبت نہیں ہے۔ ۲۔ جسکو عمدہ کھانوں وغیرہ کی ضرورت

نہیں ہے۔ ۳۔ جسکو دھن (دولت) وغیرہ کی خواہش نہیں ہے۔ ۴۔ اس کے لئے یگ وغیرہ ویدوکت کرم کرنے ضروری نہیں ہیں۔

(۱۸) ایسے شخص کو اس دنیا میں کرم کرنے یا نہ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور نہ اس کا کسی جاندار سے کچھ مطلب ہے۔

۱-۲- چونکہ اسکو کسی شے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کے لئے کرم کرنا یا نہ کرنا دونو برابر ہیں۔ اور نہ اس کو کسی جاندار کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے

※ ۷۔ اگیانی ارجن کو نشکام بدھی سے (بےغرضانہ طور پر) یگ کرم کرنے لازمی ہیں ※

(۱۹) بے تعلق ہو کر کرم کرنے سے انسان کو موکش حاصل ہوتی ہے ۱ اسلئے تو بے تعلق ہو کر کرنے کے لائق کرموں کو ہمیشہ سرانجام دے۔

۱۔ پھل (ثمرہ) کی خواہش چھوڑ کر۔ ۲۔ تو جو کرم کا ادھکاری ہے اور موکش چاہتا ہے اپنے ورن کے مقررہ کرموں یگ دان وغیرہ کو پھل (ثمرہ) کی خواہش چھوڑ کر سرانجام دیتا رہ۔ تاکہ تیرا انتہ کرن (باطن) پاک ہو کر تجھکو گیان حاصل ہو۔ اور پھر گیان سے موکش (نجات) ملے

※ ۸۔ ایک بڑے آدمی کو لوک سنگرہ (بہبودی خلائق) کیلئے کرم کرنے چاہیئے ※

(۲۰) جنک وغیرہ نے بھی کرموں سے ہی سدھی حاصل کی تھی۔ اور عوام کی بہبودی کے لئے بھی تجھ کو کرم کرنے چاہیئے۔

۱۔ جنک۔ اجات اور شترو جو کشتری راجے تھے اور جنہوں نے بے تعلق ہو کر کرم کئے تھے۔ ۲۔ موکش۔ ۳۔ عوام کو پاپوں سے بچانے اور دھرم میں لگانے کے لئے۔

(۲۱) (کیونکہ) جو کچھ ایک بڑا آدمی کرتا ہے۔ وہ ہی دیگر آدمی کیا کرتے ہیں۔ اور جسکو وہ مستند مان لیتا ہے۔ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۔ جو اچھا یا برا کام۔ ۲۔ عام لوگ۔ ۳۔ امر واجبی قرار دیتا ہے۔ ۴۔ اس پر چلتے ہیں۔ اب شری بھگوان اپنی مثال دیتے ہیں۔

(۲۲) اے پارتھ! تینوں دنیاؤں میں نہ تو مجھے کچھ کرنا ہی ہے۔ اور نہ کوئی ایسی

چیز ہی میں نے حاصل کرنی ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہے۔ تو بھی میں کرم کرتا رہتا ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ بوجہ آتم گیانی ہونے کے میں تمام فرائض سے سبکدوش ہو چکا ہوں یعنی مجھ پر کسی بھی دھرم (فرض) کی پابندی نہیں ہے اور مجھ کو کسی نعمت کی خواہش نہیں ہے۔ جو کہ کرم کر کے حاصل ہو سکتی ہے۔ ۴۔ میں لوگوں کی بہبودی کے لئے کرم کرتا رہتا ہوں۔

(۲۳) کیونکہ اے پارتھ! اگر میں کاہلی چھوڑ کر کرم میں نہ لگوں تو یہ سب لوگ میری پیروی کرینگے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ مستعدی سے۔ ۳۔ کرم کرنا چھوڑ دینگے۔

(۲۴) اگر میں کرم نہ کروں تو یہ سب لوگ تباہ ہو جائینگے۔ اور میں ورن سنکر کا پیدا کرنے والا اور اس مخلوق کا تباہ کرنے والا ہونگا۔

۱۔ مجھکو دیکھ کر یہ لوگ کرم کرنا چھوڑ دینگے اور اپنے دھرم سے گر جائیں گے۔ ۲۔ دھرم کے غائب ہو جانے سے ورنوں کی تمیز نہیں رہے گی۔ اور مخلوق تباہ ہو جائے گی۔ کیونکہ مخلوق کی بہتری کا انحصار اس بات پر ہی ہے۔ کہ ہر ایک شخص اپنے ورن کے فرائض کو سر انجام دیتا رہے۔

※ ۹۔ گیانی اور اگیانی کے کرموں (اعمال) کا فرق ※

(۲۵) اے بھارت! جس طرح اگیانی لوگ کرموں میں دل لستہ ہو کر کرم کرتے ہیں۔ اسی طرح گیانی شخص کو کرموں میں دل لستہ نہ ہو کر عام لوگوں کی بہبودی کے لئے کرم کرنے چاہیئے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ثمرہ کی امید سے کرموں میں دل کو پھنسا کر۔ کرموں سے لگاؤ رکھ کر۔

(۲۶) گیانی کو چاہیئے۔ کہ وہ کرموں میں دل لستہ اگیانیوں کی بدھی میں فتور نہ ڈالے۔ بلکہ خود یوگ میں لگ کر سب کرم کرے اور ان سے بھی کرم کرائے۔

۱۔ دیکھو نوٹ ۲۔ شلوک ۲۵۔ ادھیائے ۲+ ۲۔ اگر ان اگیانیوں کو گیان کا

اپدیش کیا جاوے۔ تو ان کی بدھی میں فتور آجائیگا۔ کیونکہ یہ لوگ گیان کے مستحق نہیں ہیں۔ اور جب تک ان کا انتہ کرن (باطن) پاک نہ ہو جاوے۔ تب تک ان کو کرم میں ہی لگائے رکھنا چاہیئے۔ ۳۔ نشکام بدھی سے (بےغرضانہ طور پر) کرم کر کے اُن کے سامنے ایک نظیر قائم کرے تاکہ وہ اس کے مطابق عمل کریں۔

(۲۷) سب کرم پرکرتی کے گنوں[۱] سے ہی کئے جاتے ہیں لیکن اہنکار سے بھرمایا ہوا (اگیانی) شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں[۲] کرنے والا ہوں۔

۱۔ پرکرتی کے گُنوں ست۔ رج اور تم کے ظہور جسم اور اندریاں ہی سب کرم کرتے ہیں۔ اور چیتن آتما اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) ہے۔ ۲۔ ۳۔ اگیانی شخص جس کی بدھی اہنکار (خودی) سے بھرمائی ہوئی ہے۔ آتما کو جسم اور اندریوں سے علیحدہ نہ جان کر اور اپنے آپ کو جسم اور اندریاں ہی سمجھ کر یہ خیال کرتا ہے۔ کہ سب کرموں کے کرنے والا میں ہوں اور ان کا پھل (ثمرہ) مجھکو ملیگا۔ اس لئے وہ کرموں میں دل بستہ ہوتا ہے۔

(۲۸) لیکن اے قوی بازوں والے[۱] جو گیانی شخص گنوں اور ان کے افعال کی تفریق[۲] کو جانتا ہے۔ وہ یہ خیال کر کے کہ گُن گُنوں[۳] میں کام کر رہے ہیں کرموں میں دل بستہ[۴] نہیں ہوتا۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ گُن کیا ہیں اور ان کے افعال کیا کیا ہیں۔ ۳۔ گُنوں کے ظہور اندریاں گُنوں کے ظہور وشئیوں میں برتتی ہیں اور میں اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) آتما ہوں۔ ۴۔ کرموں میں دل نہیں پھنساتا۔

(۲۹) جو لوگ پرکرتی کے گنوں سے بھرمائے[۱] ہوئے ہیں۔ وہی گنوں کے کرموں میں دل بستہ ہیں۔ گیانی کو چاہیئے کہ وہ اِن کم عقل اگیانیوں کو (ان کے) راستہ[۲] سے نہ ہٹا وے۔

۱۔ جو پرکرتی کے گنوں کے ظہور جسم اور اندریوں کو اپنا آپ سمجھ رہے ہیں ۲۔ کرم کرنے کے راستہ سے نہ ہٹا وے۔ کیونکہ ان کا انتہ کرن (باطن) میلا ہے

اور وہ گیان کے لائق نہیں ہیں۔ مگر اگیانی بھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک موکش کا خواہشمند اور دوسرا سورگ یا دنیا کے بھوگوں کا خواہشمند۔

※ ۱۰۔ موکش (نجات) کے خواہشمند اگیانی کو کرم کس طرح کرنے چاہیئے۔ ※

(۳۰) اے ارجن! مجھ[1] میں من کو لگا کر سب کرموں کو میرے[2] حوالہ کر کے اور خواہش[3] اور محبت[4] کو چھوڑ کر تو بے[5] خوف ہو کر جنگ کر۔

۱۔ پرمیشور۔ ۲۔ یہ خیال کر کے کہ میں پرمیشور کے لئے سب کام کرتا ہوں۔ ۳۔ پھل (ثمرہ) کی خواہش۔ ۴۔ رشتہ داروں کی محبت۔ ۵۔ کیونکہ اس طرح کرم کرنے سے تجھکو پاپ نہیں لگیگا۔ اور تو موکش کو حاصل کریگا۔

(۳۱) جو لوگ عقیدہ[1] کے ساتھ اور بلا نکتہ چینی[2] کئے میرے اس اپدیش پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں۔ وہ بھی[3] کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں۔

۱۔ شردھا کے ساتھ۔ ۲۔ ۳۔ اس تعلیم میں عیب گیری نہ کر کے اس پر عمل کرتے ہیں۔ یعنی پھل کی خواہش چھوڑ کر سب کرم پرمیشور کے لئے کرتے ہیں۔ جیسا کہ شلوک نمبر ۳۰ میں بتلایا گیا ہے۔ وہ بھی انتہ کرن پاک ہو جانے پر گیان کو حاصل کر کے مثل گیانیوں کے موکش کو حاصل کرتے ہیں۔

(۳۲) لیکن جو لوگ میرے اس اپدیش میں نکتہ چینی کر کے اس پر عمل نہیں کرتے ان کم عقلوں کو کہ جو سب[1] گیانوں کو بھولے ہوئے ہیں۔ تو برباد ہوا جان

۱۔ جو بالکل نادان ہیں۔ یہاں گیان کے معنی علم ہے۔ ۲۔ چونکہ نہ تو ان کو گیان حاصل ہے۔ اور نہ وہ گیان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو موکش (نجات) کبھی میسر نہیں ہوتی۔

※ ۱۱۔ ہر ایک انسان کو اپنے سبھاؤ (طبیعت) کے مطابق کرم کرنا پڑتا ہے لیکن رغبت و نفرت کو چھوڑ کر بے تعلق بدھی سے کیا ہوا کرم اس کو ملوث نہیں کرتا۔ ※

(۳۳) گیانی شخص بھی اپنے سوبھاؤ[1] کے مطابق کرم کرتا ہے۔ (جب) سب

ہی جاندار اپنے سبھاؤ کے تابع ہیں۔ (تب) ضبط سے کیا ہوگا؟

۱- پچھلے جنم کے کرموں کے سنسکاروں (اثرات) سے جو طبیعت کا میلان ہے اس کو سبھاؤ (طینت) کہتے ہیں۔ ۲- چونکہ سوبھاؤ (طینت) کی طاقت زبردست ہے اس لئے ہمارے ضبط حواس سے کچھ نہیں ہو سکتا اور ہم کو سوبھاؤ کے مطابق کرم کرنا پڑتا ہے۔

(۳۴) ہر ایک اندری کو اپنے وشئے سے رغبت[۱] و نفرت[۲] ہوتی ہے۔ کوئی شخص ان دونو کے بس[۳] میں نہ ہووے۔ (کیونکہ) یہ اُس کے دشمن ہیں۔

۱-۲- اندریوں کو اچھی چیز سے رغبت (راگ) اور بری چیز سے نفرت (دویش) ہوتی ہے۔ ۳- جو شخص اپنے من کو روک کر ان دونوں کے تابع نہیں ہوتا۔ اور ہر ایک کرم کو بے تعلق بدھی سے کرتا ہے۔ اس کو کرم کا اچھا یا بُرا پھل (ثمرہ) نہیں ملتا جیسا راگ دویش کے بس ہونا بُرا ہے۔ ویسا ہی دوسرے کے دھرم کو اختیار کرنا بُرا ہے۔

※ ۱۲- اپنا دھرم (فرض) ناقص ہوتا ہوا بھی دوسرے کے دھرم (فرض) سے بہتر ہے ※

(۳۵) اپنا دھرم[۱] ناقص[۲] ہوتا ہوا بھی دوسرے کے دھرم سے جو کہ آسانی[۳] سے کیا جا سکے بہتر ہے۔ اپنے دھرم میں مرنا بھی اچھا ہے (لیکن) دوسرے کا دھرم خوفناک[۵] ہوتا ہے۔

۱- یہاں دھرم (فرض) سے مراد وہ کرم ہیں۔ کہ جو ویدوں میں چاروں ورنوں (ذاتوں) اور آشرموں کے لئے علیحدہ علیحدہ مقرر کئے گئے ہیں۔ ۲- معیوب مثلاً کشتری کے دھرم (فرض) جنگ میں لوگوں کو ہلاک کرنا پڑتا ہے۔ ۳- جسکا کرنا آسان ہو۔ مثلاً سنیاس جو برہمنوں کا دھرم ہے۔ ۴- کیونکہ بعد مرگ اس کو سورگ حاصل ہوتا ہے۔ ۵- کیونکہ اس سے وہ نرک (دوزخ) میں پڑتا ہے۔

※ ۱۳- کام (خواہش) انسان کو پاپ (گناہ) کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے ※

ارجن نے کہا

(۳۶) اے وارشنیہ[1]! انسان اپنی منشا نہ ہونے پر بھی کس سے اکسایا جا کر پاپ[2] کرتا ہے۔ گویا[3] کوئی اس سے زبردستی کرواتا ہے؟

۱۔ شری کرشن۔ ۲۔ اگرچہ انسان جانتا ہے۔ کہ بُرے کرموں کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ تو بھی وہ ان کو کرتا ہے۔ ۳۔ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی اس سے مجبوراً پاپ (گناہ) کراتا ہے۔

شری بھگوان نے کہا

(۳۷) یہ رجوگن سے پیدا ہونے والا کام[1] ہے اور یہ ہی کرودھ[2] ہو جاتا ہے یہ بہت کھانے[3] والا اور بڑا پاپی ہے۔ اس کو تو اس دنیا میں دشمن[4] سمجھ۔

۱۔ کام یعنی خواہش جو رجوگن سے پیدا ہوتی ہے۔ ۲۔ جب کسی وجہ سے خواہش پوری نہیں ہوتی۔ تو یہی خواہش غصہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ۳۔ یہ بیشمار بھوگوں (لذات) کو بھوگنے (مزہ لینے) پر بھی سیر نہیں ہوتا۔ ۴۔ کیونکہ یہ ہی انسان سے پاپ (گناہ) کراتا ہے۔ ۵۔ پس کام انسان کا دشمن ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے انسان کو دنیا میں تمام دکھ پیدا ہوتے ہیں۔

(۳۸) جس طرح دہوئیں سے آگ۔ گرد سے شیشہ۔ اور جھلی[1] سے بچہ ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس[2] سے یہ[3] ڈھکا ہوا ہے۔

۱۔ جب تک بچہ ماں کے شکم میں رہتا ہے۔ وہ جھلی سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ ۲۔ کام (خواہش) سے۔ ۳۔ یہ گیان کہ جس آئندہ شلوک نمبر ۳۹ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ڈھکا ہوا ہے۔

(۳۹) اے کنتی کے بیٹے[1]! اس کام نے جو گیانی[2] کا ہمیشہ سے دشمن ہے۔ گیان کو ڈھک[3] رکھا ہے۔ اور آگ کی طرح کبھی سیر[4] نہیں ہوتا۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ کام (خواہش) گیانی کا ہی دشمن ہے۔ اگیانی کا نہیں۔ کیونکہ اگیانی تو اس کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔ ۳۔ گیان کو ظاہر ہونے نہیں دیتا۔

۴۔ جیسے آگ میں جس قدر ایندھن ڈالا جاوے۔ اسی قدر بڑھتی ہے۔ ویسے ہی کام جس قدر بھوگوں (لذات) کو بھوگتا ہے۔ اسی قدر بڑھتا ہے۔

٭۴۱۔ کام (خواہش) کو مارنے کا طریق ٭

(۴۰) اندریاں[1]۔ من[2] اور بدھی[3] اس (کام) کے رہنے کی جگہ کہلاتی ہیں۔ ان کے ذریعہ یہ گیان کو ڈہک کر جسم[4] والے کو بھول میں ڈالتا ہے۔

۱-۲-۳۔ جب انسان کو گیان اندریوں کے ذریعہ کسی باہر کی چیز کا علم ہوتا ہے تب اس کے من میں اس چیز کو حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اور پھر بدھی اس خواہش کو درڑھ (پختہ) کر دیتی ہے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۳-۴ وہ شلوک ۴۲ ادھیائے ۳۔ ۴۔ جیو

(۴۱) اس لئے اے بھرت[1] کے خاندان میں افضل! تو پہلے اندریوں[2] کو ضبط کر کے پھر اس پاپی کو جو کہ گیان وگیان[3] کو تباہ کرنے والا ہے۔ قتل کر۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ من (دل) اور بدھی (عقل) کو جو باہر کی چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ وہ گیان اندریوں کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے خواہش کی پیدائش کو روکنے کیلئے اول گیان اندریوں (حواس مدرکہ) کا ضبط کرنا ضروری ہے۔ ۳-۴۔ آتما (روح) یا دیگر چیزوں کی حقیقت کا علم جو شاستر (علمی کتاب) یا گرو (استاد) سے حاصل ہووے گیان کہلاتا ہے۔ اور ان بتلائی ہوئی چیزوں کا انبھو (محسوس) کر لینا وگیان کہلاتا ہے۔ پس گیان کے معنی ہیں علم حقیقت یعنی کسی شے کی حقیقت کو ذہنی طور پر سمجھ لینا اور وگیان کے معنی ہیں معرفت یعنی شنیدہ شے کو محسوس کرنا یا نظر میں لانا۔ اور ان ہر دو منازل کو صوفیوں کی اصطلاح میں علم الیقین اور عین الیقین کہتے ہیں۔

گیان اندریوں کا روکنا تو آسان ہے۔ مگر من کا روکنا مشکل ہے۔ اب آئندہ شلوک نمبر ۴۳ میں من کو ضبط کرنے کا طریق بتلاتے ہیں۔

(۴۲) کہتے[1] ہیں کہ (باہر کی چیزوں سے) اندریاں[2] اعلےٰ ہیں اور اندریوں سے من[3] اعلےٰ ہے۔ من سے بدھی[4] اعلےٰ ہے اور جو بدھی سے بھی اعلےٰ ہے وہ آتما[5] ہے۔

۱۔ عالم لوگ کہتے ہیں۔ ۲۔ چونکہ اندریاں لطیف اور باہر کی چیزوں کا علم حاصل کرنے والی ہیں۔ اس لئے وہ باہر کی کثیف چیزوں سے اعلیٰ ہیں

۳۔۴۔۵۔ گیان اندریاں باہر کی چیزوں کی خبر من کے پاس پہنچاتی ہیں۔ اور من اس موصول شدہ خبر کی اچھائی برائی کا خیال کر کے اپنے خیال کو فیصلہ کے لئے اہنکار کے توسل سے بدھی کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور جب بدھی اپنا فیصلہ دے چکتی ہے۔ تو من اس فیصلہ کی تعمیل کرم اندریوں سے کراتا ہے۔ اور آتما ان سب کے کاموں سے بے تعلق اور محض دیکھنے والا ہے۔ یا یوں سمجھو۔ کہ انسانی جسم بمنزلہ ایک شہر کے ہے۔ کہ جس کا بادشاہ آتما ہے اور بدھی اہنکار من۔ گیان اندریاں اور کرم اندریاں اس کے ملازم ہیں۔ جو اس آتما کی شکل والے بادشاہ کی عطاکردہ طاقت سے اور اس کے زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔ جن میں بدھی بمنزلہ وزیر کے۔ اہنکار بمنزلہ پیشی کلرک کے۔ من بمنزلہ ناظر کے۔ گیان اندریاں بمنزلہ جاسوسوں کے۔ اور کرم اندریاں بمنزلہ تعمیل کنندہ سپاہیوں کے ہیں۔ اور باہر کی چیزیں اس بادشاہ کی رعایا ہیں۔ جو کہ جسم روپی شہر کے باہر آباد ہیں۔ پس باہر کی چیزوں سے اندریاں اعلیٰ ہیں۔ اندریوں سے من اعلےٰ ہے۔ من سے بدھی اعلےٰ ہے اور آتما بدھی سے اعلےٰ ہے۔ بدھی۔ من اور اہنکار تینوں مل کر انتہ کرن (حواس باطن) کہلاتے ہیں۔

(۴۳) اے قوی بازؤں والے! اس طرح جو بدھی سے بھی اعلےٰ آتما ہے۔ اس کو جان کر بدھی سے من کو روک کر اس کام کی شکل والے دشمن کو کہ جس کو مغلوب کرنا مشکل ہے۔ قتل کر۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔۳۔۴۔ بدھی سے یہ نتیجہ کر کے کہ آتما بیرونی اشیا سے بہت اعلےٰ ہے۔ من کو تمام چیزوں سے روک کر آتما میں لگا۔ ایسا کرنے سے من آتما میں قائم ہو جائیگا۔ اور پھر کسی شئے کی خواہش پیدا نہ ہو گی۔ کام (خواہش) کا پیدا نہ ہونا ہی کام کا مارا جانا ہے۔ معلوم رہے۔ کہ دشمن کو قابو کرنے کے چار طریق

ہیں۔(ا) سام (صلح) (ب) دام (لالچ) (ج) بھید (نفاق) اور (د) ڈنڈ (سزا) اور یہ کام بجز ڈنڈ کے قابو میں نہیں آسکتا۔ اس لئے اس کو مار دینا ہی چاہیئے۔

چوتھا ادھیائے (فصل)

گیان یوگ

(علم حقیقت)

پچھلے یعنی تیسرے ادھیائے (فصل) میں بھگوان کرشن چندر نے ارجن کو بتلایا ہے۔ کہ ادھکار (استحقاق) کے لحاظ سے موکش (نجات) حاصل کرنے کے گیان یوگ اور کرم یوگ دو راستے ہیں۔ اور چونکہ ارجن بوجہ انتہ کرن (قلب) میلا ہونے کے گیان یوگ کا ادھکاری (مستحق) نہیں ہے۔ اس لئے اس کو چاہیئے کہ وہ کرم یوگ میں لگ کر اپنے ورن (ذات) کے مقررہ کرموں کو نشکام بدھی سے سر انجام دے تاکہ اس کو موکش حاصل ہووے۔ اب شری بھگوان یہ خیال کر کے کہ "ارجن کے دل میں کہیں یہ شک نہ ہووے کہ اس سے جنگ کرانے کے لئے اس کو ایک جدید طریق کرم یوگ کا اپدیش کیا گیا ہے۔ (گیتا مہاتم تلک)" اس ادھیائے میں اس کرم یوگ کے طریق کو قدیم اور دائمی بتلا کر پھر اس سے پیدا ہونے والے گیان کی فضیلت کو بیان کرتے ہیں۔ کہ جس گیان کے حاصل ہو جانے پر انسان کے سب کرموں کا خاتمہ ہو کر اس کو موکش حاصل ہوتی ہے۔ اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں:۔

۱۔ کرم یوگ کی قدامت کا بیان۔ ۲۔ اوتار اور اُن کا مقصد۔ ۳۔ اوتار کے راز کو جان لینے سے موکش حاصل ہوتی ہے۔ ۴۔ بھوگوں (نعمتوں) اور موکش (نجات) دونوں کا دینے والا پرمیشور ہی ہے۔ ۵۔ پرمیشور نے گُنوں اور کرموں کے اختلاف سے چاروں ورنوں (ذاتوں) کو بغیر ضامنہ طور پر پیدا کیا۔ ۶۔ شری بھگوان کا ارجن کو بغیر ضامنہ طور پر کرم کرنے کا اپدیش کرنا۔ ۷۔ کرم اور اکرم کی ماہیت کو جان کر کرم کرنے والا بندھن میں نہیں پڑتا۔ ۸۔ مختلف قسم کے کرم یگ اور گیان یگ کو

کرم یگوں پر فضیلت۔ ۹۔ گیان کو کہاں سے حاصل کرنا چاہئیے ۹ ۱۰۔ گیان تمام اچھے اور برُے کرموں کو جلا دیتا ہے۔ ۱۱۔ گیان حاصل کرنے کا سادھن (ذریعہ) کرم یوگ ہے ۱۲۔ جو شخص کرم یوگ کے ذریعہ گیان حاصل کر کے شکوک سے بالاتر ہو گیا ہے۔ وہ کرموں سے آزاد ہو کر موکش کو حاصل کرتا ہے۔

* ۱۔ کرم یوگ کی قدامت کا بیان *

شری بھگوان نے کہا

(۱) یہ کبھی فنا[۱] نہ ہونے والا یوگ[۲] میں نے سورج کو بتلایا تھا۔ سورج نے منو[۶] کو بتلایا اور منو نے اکشواکو[۷] کو سکھلایا

۱۔ ہمیشہ قائم رہنے والا۔ دائمی۔ ۲۔ کرم یوگ۔ ۳۔۴۔۵۔ پرمیشور نے شروع میں ویدوں کے ذریعہ سورج کو بتلایا تھا جو کہ ایک راج رشی تھا اور جس سے کشتریوں کا ایک بنس چلا۔ ۶۔۷۔ منو سورج رشی کا لڑکا اور اکشواکو منو کا لڑکا تھا۔

(۲) اس طرح ایک سے دوسرے کو حاصل ہوتے ہوئے اُس کو راج رشیوں[۱] نے جانا۔ لیکن اسے دشمنوں کو مغموم کرنے[۳] والے! یہ یوگ بہت سا وقت[۴] گذرنے کے بعد اس دنیا سے غائب[۵] ہو گیا تھا۔

۱۔ اس کرم یوگ کو۔ ۲۔ رشی (عارف کامل) کے درجہ کو پہنچے ہوئے راجے۔ واضح رہے کہ زمانہ قدیم میں رشی دو طرح کے ہوتے تھے۔ ایک راج رشی یعنی ایسے گیانی اشخاص جو راج کرتے تھے اور دوسرے برہم رشی یعنی ایسے گیانی اشخاص جو دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں میں تپ کیا کرتے تھے۔ اول الذکر اشخاص عموماً کشتری ہوتے تھے۔ مثلاً جنک۔ اور آخر الذکر اشخاص برہمن مثلاً شک۔ ۳۔ ارجن ۴۔ ۵۔ ترتیا یگ کے اخیر میں راجاؤں نے کرم یوگ پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

(۳) اس ہی قدیم یوگ کو جو کہ اعلےٰ راز ہے۔ میں نے تجھکو آج[۱] بتلایا ہے۔ کیونکہ تو میرا بھگت[۲] اور دوست ہے۔

۱۔ جنگ مہابھارت میں جو دواپر یگ کے اخیر میں ہوا تھا۔ ۲۔ محبّ خالص۔

* ۲۔ اوتار اور ان کا مقصد۔ *

ارجن نے کہا

(۴) اے کرشن! آپ کا جنم تھوڑے عرصہ سے ہوا ہے۔ اور سورج کا جنم بہت پہلے ہوا ہے (تب) میں کس طرح سمجھوں کہ آپ نے یہ یوگ پہلے (سورج کو) بتلایا تھا؟

شری بھگوان نے کہا

(۵) اے ارجن! میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو گزرے ہیں۔ میں ان سب کو جانتا ہوں۔ لیکن اے دشمنوں کو مغموم کرنے والے! تو نہیں جانتا۔

۱۔ چونکہ آتما انادی (ازلی) ہے۔ اور جب تک انسان گیان حاصل کر کے موکش کے قابل نہیں ہو جاتا۔ تب تک اسکو آتما بار بار جنم لیتا ہے۔ یعنی ایک جسم کے فنا ہو جانے پر دوسرے جسم کو پاتا ہے۔ ۲۔۳۔ مجھ کو بوجہ جیون مکت برہم گیانی ہونے کے اپنے اور تیرے پہلے جنموں کا حال معلوم ہے اور تجھ کو اگیانی ہونیکی وجہ سے اپنے پہلے جنموں کا حال معلوم نہیں ہے۔ پس جبکہ تجھ کو اپنے ہی جنموں کی خبر نہیں تب دوسروں کے جنموں کی خبر کس طرح ہو سکتی ہے۔

(۶) اگرچہ میں پیدا نہ ہونے والا۔ فنا نہ ہونے والا سب جانداروں کا ایشور ہوں۔ تو بھی میں اپنی پرکرتی کو مطیع کر کے اپنی ہی مایا سے جنم لیتا ہوں۔

۱۔۲۔۳۔۴۔ پربرہم پرمیشور جو اجنما (بری از تولد) اوناشی (بری از فنا) اور تمام دنیا کا مالک ہے۔ بشکل آتما کے پرکرتی کے اندر داخل ہو کر اپنی ہی مایا یعنی طاقت سے تمام ساکن و متحرک مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ یعنی تمام جانداروں کے اندر جو آتما (روح) ہے وہ برہم کا ہی سروپ (ذات) ہے۔ جو پرکرتی کا مالک ہے۔ اور تمام دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ پس جن اشخاص کو آتما اور برہم کی اس ایکتا (وحدت) کا کامل گیان ہے۔ وہ اپنے آپ کو برہم سروپ (برہم کی ذات) انبھو (محسوس) کرتے ہیں۔ اور کرم سے آزاد ہوئے ہوئے مکتی کو حاصل کرتے ہیں۔ اور جن اشخاص کو یہ گیان حاصل نہیں ہے۔ وہ کرموں کے پھل (ثمرہ)

اعمال) کو بھوگنے کے لئے بار بار پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں۔ چونکہ بھگوان کرشن جیون مکت برہم گیانی تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا ہے۔ کہ میں وہ برہم ہوں کہ جو نہ کبھی پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ مرتا ہے اور کل مخلوقات کا مالک ہے اور جب ضرورت ہوتی ہے۔ تب میں اپنی پرکرتی میں قائم ہو کر اپنی ہی طاقت اور مرضی سے (نہ کہ اگیانی جیوں کی طرح کرم پھل بھوگنے کے لئے مجبور ہو کر) جنم لیتا ہوں یعنی جسم اختیار کرتا ہوں۔ ایسے اشخاص جو بحالت زندگی جیون مکت اور بعد مرگ بدیہہ مکت ہوتے ہیں۔ اوتار کہلاتے ہیں، اور بوقت ضرورت اس دنیا میں آتے ہیں۔ لیکن معلوم رہے کہ بھگوان کرشن چندر کل اوتاروں میں افضل ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی ہر پہلو سے مکمل تھی۔ اسی وجہ سے ان کو سولہ کلہ سمپورن کہا جاتا ہے۔ ۳۔ ۴۔ پرکرتی لطیف ترین حالت مادہ کا نام ہے کہ جس سے تمام دنیا بنی ہے۔ اور یہ پرمیشور کی مایا (غیر معمولی طاقت) ہے دیکھو نوٹ اشلوک ۶ ادھیائے ۷۔

(۷) اسے بھارت! جب کبھی دھرم کا تنزل ہوتا ہے اور ادھرم کی ترقی ہوتی ہے۔ تب میں اوتار لیتا ہوں۔

۱-۲۔ جب لوگ ویدوں میں بتلائے ہوئے دھرم (فرائض) کو چھوڑ کر غلط راستہ پر چلنے لگتے ہیں۔ اور خود غرضی بداخلاقی وغیرہ کا زور ہو جاتا ہے۔ ۳-۴۔ اس وقت کوئی کرشن جیسے مہاتما اس دنیا میں آتے ہیں۔ اور چونکہ بھگوان کرشن چندر ہر ایک وجود کے اندر ایک ہی برہم سروپ آتما کا ہونا انبھو (محسوس) کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا ہی اوتار لینا یعنی جسم اختیار کر کے ظاہر ہونا بیان کیا ہے۔

(۸) میں نیکوں کی حفاظت کرنے کے لئے۔ بدوں کو تباہ کرنے کے لئے اور دھرم کو قائم کرنے کے لئے ہر ایک یگ میں اوتار لیتا ہوں۔

۱۔ راہِ راست پر چلنے والے۔ ۲۔ غلط راستہ پر چلنے والے۔ ۳۔ ویدک دھرم

۴۔ ست یگ۔ ترتیا یگ۔ دواپر یگ اور کلجگ یعنی ہر ایک زمانہ میں ایسے اوتار آتے رہتے ہیں۔

✻ ۳۔ اوتار کے راز کو جان لینے سے موکش حاصل ہوتی ہے ✻

(۹) اے[۱] ارجن! جو شخص میرے اس طرح کے غیر معمولی جنم اور کرم[۲] کو ٹھیک ٹھیک جان لیتا ہے۔ وہ اس جسم کو چھوڑ کر پھر پیدا نہیں ہوتا۔ اور مجھکو[۳] پہنچ جاتا ہے۔

۱۔ پیدائش اور اعمال ۔۲۔ ایسے مہاتما جو اپنے آپ کو جسم سے علیحدہ برہم سروپ آتما سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے کلیان (بہتری) کے لئے جنم لیتے ہیں اور اس لئے اُن کے کرم (اعمال) نشکام (بلا غرض) ہوتے ہیں۔ پس جو شخص اس راز کو سمجھکر آتم گیان حاصل کر لیتا ہے۔ اور ان کی طرح نشکام کرم کرتا ہے۔ وہ کرموں سے آزاد ہو کر موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔ ۳۔ برہم میں ملجاتا ہے۔

(۱۰) بہت سے لوگ جنہوں نے خواہش[۱]۔ خوف[۲] اور غصہ[۳] کو چھوڑ دیا ہے وہ مجھکو[۴] جانتے ہوئے اور میرا[۵] سہارا لیتے ہوئے گیان کے تپ[۶] سے پاک ہو کر میرے[۷] سروپ کو پا گئے ہیں۔

۱۔ پھل (ثمرہ) کی خواہش ۔۲۔ یہ ڈر کہ اگر سکام کرم (باغرض اعمال) نہ کئے تو کہاں سے کھاؤنگا۔ ۳۔ کسی شے کے نہ ملنے پر غصہ ہونا۔ ۴۔ برہم گیان کو حاصل کئے ہوئے۔ ۵۔ پر برہم پرمیشور کا سہارا۔ ۶۔ ریاضت ۔ ۷۔ برہم میں مل گئے ہیں یعنی موکش کو حاصل کر گئے ہیں۔

✻ ۴۔ بھوگوں (نعمتوں) اور موکش (نجات) دونو کا دینے والا پرمیشور ہی ہے ✻

(۱۱) جو میری[۱] جس طرح[۲] پوجا کرتا ہے۔ میں اس کو اسی طرح کا پھل دیتا ہوں۔ اے پرتھا کے بیٹے! کسی بھی طرف سے ہو سب لوگ میرے ہی راستہ کو اختیار کرتے ہیں۔

۱-۲- اگر کوئی خواہش رکھ کر پرمیشور کی پرستش کرتا ہے۔ تو پرمیشور اس کی خواہش پوری کرتا ہے۔ اور اگر بلا خواہش کے پرمیشور کی عبادت کرتا ہے۔ تو پرمیشور اس کو موکش دیتا ہے۔ ۳- ارجن۔ ۴- خواہ یہ لوگ کسی کی پوجا کریں۔ وہ پرمیشور کی ہی پوجا ہے۔ کیونکہ پرمیشور ہی بشکل آتما کے سب کے اندر موجود ہے۔ اور وہی تمام پھلوں (ثمروں) کا دینے والا ہے۔ کوئی دیوتا وغیرہ پھل دینے والا نہیں ہے

(۱۲) جو لوگ کرموں کے پھل کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ دیوتاؤں[۱] کی پوجا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس انسانوں کی دنیا میں کرم کے پھل[۲] جلدی حاصل ہو جاتے ہیں۔

۱- اندر وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ ۲- جب تک پھل (ثمرہ اعمال) کی خواہش چھوڑ کر ایک عرصہ دراز تک پرمیشور کی عبادت نہ کیجاوے۔ تب تک گیان پیدا ہو کر موکش حاصل نہیں ہوتی۔ اور ایسا کرنے کے لئے سخت محنت اور انتظار کی ضرورت ہے اور پھل کی خواہش رکھ کر دیوتاؤں کی پوجا کرنے کا پھل جلدی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے زیادہ تر لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔

※ ۵- پرمیشور نے گنوں اور کرموں کے اختلاف سے چاروں ورنوں (ذاتوں) کو بغرضانہ طور پر پیدا کیا ※

(۱۳) میں نے چار[۱] ذاتیں گنوں اور کرموں کے اختلاف سے پیدا کی ہیں۔ اگرچہ ان کا بنانے والا میں ہوں تو بھی مجھ کو نہ کرنے والا لازوال سمجھ[۲]

۱- برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر۔ ان چاروں ورنوں (ذاتوں) کے گنوں اور کرموں کا بیان اٹھارویں ادھیائے کے شلوک ۴۱-۴۲-۴۳-۴۴ میں شری بھگوان نے خود کر دیا ہے۔ ۲- اگرچہ ان کے بنانے والا پرمیشور ہے مگر بوجہ اس کرم (عمل) کے نشکام (بے غرض) ہونے کے اس کرم کا اثر پرمیشور

پر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ آئندہ شلوک میں تبلایا گیا ہے۔

(۱۴) کرم مجھ کو ملوث[1] نہیں کرتے (کیونکہ) کرم کے پھل کی مجھ کو خواہش نہیں ہے۔ جو شخص مجھکو اس طرح جانتا[2] ہے اس کو کرم بندھن میں نہیں ڈالتے۔

۱۔ پرمیشور کو آلودہ نہیں کرتے۔ ۲۔ جو پرمیشور کو اس طرح جان کر نشکام کرم کرتا ہے۔

※ ۶۔ شری بھگوان ارجن کو بغیر ضانہ طور پر کرم کرنے کا اپدیش کرتے ہیں ※

(۱۵) اسی طرح جان کر زمانہ قدیم کے موکش چاہنے[1] والوں نے بھی کرم کئے تھے۔ اس لئے اب تو بھی اسی طرح کرم کر جس طرح[2] کہ قدیم لوگوں نے قدیم زمانہ میں کئے تھے۔

۱۔ راجہ جنک وغیرہ۔ ۲۔ گیان حاصل کرنے کے لئے انتہ کرن کی شدھی کے واسطے نشکام کرم کر اور اگر تیرا انتہ کرن (قلب) پاک ہو کر تجھکو گیان ہو گیا ہے تب بھی تجھکو بوجہ کشتری ہونے کے سنیاس لینا مناسب نہیں ہے۔ جنک وغیرہ کی طرح لوک سنگرہ (بہبودی خلائق) کے لئے کرم کرنے چاہیئے۔ یہ مت سمجھ کہ کرم سے بندھن ہوتا ہے۔ اور کرم نہ کرنے سے نہیں ہوتا۔

※ ۷۔ کرم اور اکرم کی ماہیت کو جان کر کرم کرنے والا بندھن میں نہیں پڑتا ※

(۱۶) کرم کیا ہے اور اکرم کیا؟ اس بارہ میں داناؤں کی بھی عقل چکرا جاتی ہے (اسلئے) میں تجھکو ایسا کرم بتلاؤنگا جسکو جان کر تو خواری[1] سے چھوٹ جاویگا۔

۱۔ دنیا کے دکھ سے رہا ہو جاویگا۔ یعنی موکش کو حاصل کریگا۔

(۱۷) کرم کی ماہیت[1] بہت مشکل ہے۔ اس لئے کرم[2] کو جان لینا۔ وکرم[3] کو جان لینا اور اکرم[4] کو بھی جان لینا چاہیئے۔

۱۔ کرم کی ماہیت کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ کرم کے معنی ہیں اس

کام کو کرنا کہ جس کے کرنے کی ویدوں میں ہدایت ہے۔ وکرم کے معنی ہیں اس کام کو کرنا جس کے کرنے کی ویدوں میں ممانعت ہے۔ اور اکرم کے معنی ہیں کوئی کام نہ کرنا۔ لیکن ان تینوں کی ماہیت کو جان لینا ضروری ہے ورنہ انسان دھوکا کھاتا ہے۔

(۱۸) جو شخص کرم میں اکرم کو اور نیز اکرم میں کرم کو دیکھتا ہے۔ وہ ہی انسانوں میں گیانی وہ ہی یوگی اور وہ ہی سب کرموں کو کرنے والا ہے۔

۱۔ یہ جنک جیسے شخص کی تعریف ہے۔ کہ جو گیانی ہو کر بھی لوک سنگرہ (بہبودی خلائق) کے لئے نشکام کرم (بے غرض اعمال) کرتا تھا۔ ۲۔ جو کرم نشکام بدھی سے (بغیر ضانہ طور پر) کیا جاتا ہے۔ اُس کرم کا پھل کرم کرنے والے کو نہیں بھوگنا پڑتا اور اس لئے وہ کرم اکرم کے برابر ہوتا ہے۔ ۳۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اگر انسان کرم نہ کرے تو اس کا نتیجہ خراب نکلتا ہے۔ کہ جس کا وہ ذمہ وار ہوتا ہے۔ لہذا اس کا یہ اکرم کرم بلکہ وکرم کے برابر ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی اندھا جا رہا ہو۔ اور اس کے راستہ میں کنواں آجائے۔ تو اس وقت اگر انسان اندھے کو اس کنوئیں میں گرنے سے نہیں ہٹاتا تو وہ پاپ (گناہ) کرتا ہے کہ جسکا بُرا ثمرہ اس کو ضرور بھوگنا پڑیگا۔ ۴۔ اصل گیانی وہ شخص ہے۔ جو گیان کے حاصل ہو جانے پر بھی لوک سنگرہ (بہبودی خلائق) کے لئے نشکام کرم کرتا ہے۔ اور اپنا وقت جنگلوں میں بیٹھ کر نہیں گزارتا۔ ۵۔ چونکہ وہ نشکام کرم کرتا ہے۔ اس لئے یوگی ہے۔ ۶۔ ایسا شخص ہی تمام ویدوکت کرموں کو کرنے والا ہے۔

(۱۹) جس شخص کے تمام کرم پھل کی خواہش اور ارادے سے خالی ہیں۔ اور جس کے کرم گیان کی آگ سے جل گئے ہیں اسی کو پنڈت لوگ گیانی کہتے ہیں۔

۱۔ جسکے کرم لوک سنگرہ (بہبودی خلائق) کے لئے نشکام ہوتے ہیں۔ ۲۔ گیان پیدا ہونے سے پیشتر جس قدر کرم انسان کر چکتا ہے۔ اُن سب کا گیان سے

ناش ہو جاتا ہے۔ اور جو کرم وہ گیان پیدا ہونے کے بعد کرتا ہے۔ اُن سے وہ ملوث نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے آپ کو اکرتا آتما سمجھتا ہے۔ ۳۔ اصل گیانی کہتے ہیں۔

(۲۰) جو شخص کرم پھل کی خواہش چھوڑ کر ہمیشہ صابر[۱] ہے اور کسی کے سہارے[۲] نہیں ہے۔ وہ اگر کرموں کو کرتا بھی ہے تو بھی کچھ نہیں کرتا۔

۱۔ جو کچھ پرا بدھ انوسار مل جاوے اُسی پر قانع ہے۔ ۲۔ وہ اپنا کوئی مقصد حاصل کرنے کے لئے کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ۳۔ ایسا شخص اگر لوک سنگرہ کے لئے کرم کرتا ہے۔ تو اس کے کرم اسکو بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔

(۲۱) جو کسی چیز کی خواہش نہ رکھ کر اپنے[۱] من کو قابو کرکے اور تمام تعلقات کو چھوڑ کر محض جسمانی[۲] کرم کرتا ہے۔ اس کو پاپ نہیں لگتا۔

۱۔ کسی شے میں دل بستہ نہ ہو کر۔ ۲۔ محض جسم سے کرم کرتا ہے۔

(۲۲) جو خود بخود ملی ہوئی چیز پر قانع ہے متضادیات[۱] کے جوڑوں سے آزاد ہے بے حسد[۲] ہے۔ کامیابی اور ناکامیابی[۳] میں یکساں رہتا ہے۔ ایسا شخص کرم کرکے بھی نہیں بندھتا[۴]۔

۱۔ سکھ دکھ۔ گرمی۔ سردی وغیرہ۔ ۲۔ کسی سے حسد نہیں رکھتا۔ ۳۔ کرم کی کامیابی وناکامیابی۔ ۴۔ بندھن میں نہیں پڑتا۔

(۲۳) جو بے تعلق[۱] اور آزاد[۲] ہے۔ من گیان[۳] میں قائم رکھتا ہے اور یگ[۴] کے لئے کرم کرتا ہے۔ اس کے تمام کرم فنا[۵] ہو جاتے ہیں۔

۱۔ کسی شے میں دل بستہ نہیں ہے۔ ۲۔ رغبت ونفرت سے آزاد ہو گیا ہے۔ ۳۔ گیانی ہے۔ ۴۔ پرمیشور کے لئے کرم کرتا ہے۔ ۵۔ بے اثر ہو جاتے ہیں۔ اس کو ملوث نہیں کرتے۔ اب آئندہ شلوک میں یگ کرم کی مثال دیگر اس مضمون کو بیان کرتے ہیں۔

۸۔ مختلف قسم کے یگ اور گیان یگ کو کرم یگوں پر فضیلت

(۲۴) برہم ہی ہون کرنے کی کڑچھی[۱] ہے۔ برہم ہی ہون کرنے کا سامان[۲]

ہے۔ برہم اگنی میں برہم نے ہون کیا ہے۔ (اس طرح) جو شخص کرم میں برہم کو ہی دیکھتا ہے۔ وہ برہم کو پہونچتا ہے۔

۱جس کڑچھی سے آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ ۲۔جس چیز کی آہوتی ڈالی جاتی ہے ۳۔ برہم روپ اگنی جس میں آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ ۴۔ برہم روپ شخص جو آہوتی ڈالنے والا ہے۔ ۵۔ آہوتی ڈالی۔ ۶-۷۔ اس طرح جو شخص یگ کرم میں فاعل مفعول۔ آلہ۔ ظرف سب کو برہم روپ سمجھتا ہے۔ وہ ضرور برہم میں داخل ہو جاتا ہے۔ یعنی موکش کو حاصل کرتا ہے۔ اس کو سورگ جیسا ادنےٰ پھل نہیں ملتا۔ ایسے یگ کو جو کہ آتما اور برہم کی ایکتا (وحدت) کا گیان حاصل کرکے نشکام بُدھی سے (بغیر غرضانہ طور پر) لوک سنگرہ (بہبودی خلائق) کے لئے کیا جاتا ہے۔ گیان یگ کہتے ہیں۔ اور اس یگ سے برہم کی اپاسنا ہوتی ہے جسکا پھل موکش (نجات) ہے۔ یہاں پر جو بات یگ کرم کے متعلق ظاہر کی گئی ہے۔ وہ گیانی شخص کے ہر ایک کرم پر عاید ہوتی ہے۔ جبکہ وہ پرمیشور کے لئے انانیت کو چھوڑ کر کرتا ہے۔ اب گیانی شخص کے مختلف کرم یگوں کا ذکر کرتے ہیں۔

(۲۵) بعض یوگی[۱] دیوتاؤں کے لئے یگ کرتے ہیں اور بعض (گیانی) برہم کی آگ میں[۲] آتما کا ہون کرتے ہیں۔

۱۔ یہاں یوگی سے مراد سکام کرم (باغرض اعمال) کرنے والے اشخاص ہے۔ کہ جو دیوتاؤں کو خوش کرنے کی غرض سے یگ کیا کرتے ہیں۔ تاکہ انکو دولت۔ اولاد۔ سورگ وغیرہ حاصل ہووے۔ ۲۔ آتما اور برہم کی ایکتا کو جان لینا برہم کی آگ میں آتما کو ہون کرنا ہے گو اس یگ کا بیان اوپر شلوک نمبر ۲۴ میں کیا جا چکا ہے۔ مگر دیو یگ پر اس یگ کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اس کا دوبارہ ذکر کیا گیا ہے۔

(۲۶) بعض کان وغیرہ اندریوں کو ضبط[۱] کی آگ میں ہون کرتے ہیں۔ اور بعض آواز وغیرہ وشیوں کو اندریوں[۲] کی آگ میں ہون کرتے ہیں۔

۱۔ بعض لوگ پرتیہار (ضبط حواس) کرتے ہیں۔ یعنی اندریوں کو وشیوں سے روک دیتے ہیں۔ ۲۔ بعض اُن وشیوں کو ہی بھوگتے ہیں جن کے بھوگنے کی وید میں اجازت ہے۔ مثلاً پرمیشور کے بھجن سُننا۔

(۲۷) بعض اندریوں اور پرانوں کے تمام افعال کو گیان حاصل کرانے والی خود ضبطی کی آگ میں ہون کرتے ہیں۔

۱۔ بعض لوگ اندریوں (حواس مدرکہ) اور پرانوں (انفاس) کی حرکات کو روک کر دھیان یوگ (تصور الہی) میں لگ جاتے ہیں۔ کہ جس کے اندر دھارنا۔ دھیان سمادھی تینوں شامل ہیں۔ اور جس سے گیان حاصل ہوتا ہے۔ معلوم رہے کہ پران (انفاس) پانچ ہیں۔ (۱) پران یعنی وہ ہوا جو ہردے (قلب) میں رہ کر منہ کے راستے سے باہر جاتی ہے (ب) اپان یعنی وہ ہوا جو کہ منہ کے راستے سے اندر جا کر گدا (مقعد) میں رہتی ہے۔ اور پاخانہ و پیشاب کو باہر نکالتی ہے۔ (ج) ویان یعنی وہ ہوا جو کہ سارے جسم میں رہ کر ہضم شدہ غذا کے رس کو تمام رگوں میں پہنچاتی ہے۔ خون کو حرکت دیتی ہے۔ اور پسینہ لاتی ہے (د) سمان یعنی وہ ہوا جو کہ معدہ میں رہ کر جٹھر اگنی کے ذریعہ غذا کو ہضم کرتی ہے (۶) اُودان یعنی وہ ہوا جو کہ گلو میں رہ کر بولنے اور گانے میں مدد دیتی ہے اور مرنے پر جیو کے ساتھ جسم سے باہر نکلتی ہے۔

(۲۸) بعض دولت[۱] سے بعض تپ[۲] سے بعض یوگ[۳] سے بعض مطالعہ[۴] سے بعض علم[۵] سے اور بعض سخت برتوں[۶] پر عمل کر کے یگ کرتے ہیں۔

۱۔ نیک کاموں میں روپیہ خرچ کر کے مثلاً کنواں۔ تالاب وغیرہ بنا کر یا دان (خیرات) دیکر۔ ۲۔ ریاضت کر کے یعنی چندرائن وغیرہ برت رکھ کر۔ ۳۔ کرم یوگ سے یعنی نشکام کرم کر کے۔ ۴۔ ویدوں کے مطالعہ سے۔ ۵۔ ویدوں کے معنی سمجھ کر۔ ۶۔ یم نیم پر عمل کر کے یعنی برے کاموں سے بچ کر اور نیک کاموں کو کر کے۔ یم نیم کی تعریف چھٹے ادھیائے کے شلوک ۱۵ میں کی

جاوے گی۔

(۲۹) بعض پران[1] کو اپان میں ہون کرکے اور اپان[2] کو پران میں (ہون کرکے) پران اپان کی رفتار کو روک کر پرانایام[3] میں لگتے ہیں۔

۱۔ باہر نکلنے والی ہوا کو روک کر اندر آنے والی ہوا میں ملاتے ہیں۔ کہ جسکو پورک پرانایام (ضبط دم) کہتے ہیں۔ ۲۔ اندر آنے والی ہوا کو روک کر باہر نکلنے والی ہوا میں ملاتے ہیں۔ کہ جسکو ریچک پرانایام (ضبط دم) کہتے ہیں۔ ۳۔ باہر نکلنے والی اور اندر آنے والی دونو ہواؤں کو روک لیتے ہیں۔ کہ جسکو کمبھک پرانایام (ضبط دم) کہتے ہیں۔

(۳۰) بعض (لوگ) خوراک کو محدود کرکے پرانوں[1] کو پرانوں میں ہون کرتے ہیں۔ یہ سب لوگ جن کے یگیوں سے پاپ[2] دور ہو گئے ہیں۔ یگ کے جاننے والے ہیں۔

۱۔ اگر خوراک کم کھائی جاوے۔ تو پرانوں (انفاس) کی رفتار کم ہو جاتی ہے اور پرانوں کی رفتار کو کم کرنا پرانوں کا پرانوں میں ہون کرنا ہے۔ ۲۔ انتہ کرن (باطن) پاک ہو کر۔

(۳۱) یہ (سب) یگ سے بچی[1] ہوئی خوراک کو کھا کر سناتن برہم[2] کو پہنچ جاتے ہیں۔ اے کوروؤں[3] میں افضل! یگ نہ کرنے والے کو یہ لوک[4] بھی نہیں ملتا اور پرلوک[5] تو کہاں؟

۱۔ یگ کر چکنے پر جو خوراک بچتی ہے۔ اور جس کو امرت کہتے ہیں۔ ۲۔ کچھ عرصہ کے بعد (فوراً نہیں) انتہ کرن شدھ ہو جانے پر گیان کو حاصل کرتے ہیں۔ ۳۔ ارجن۔ ۴۔ ۵۔ اس دنیا کی نعمتیں بھی میسّر نہیں آتیں۔ بہشت کی نعمتیں یا موکش تو کہاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

(۳۲) ایسے بہت قسم کے یگ ویدوں میں بتلائے گئے ہیں۔ تو ان سب کو کرم[1] سے پیدا ہوا جان۔ ایسا جاننے[2] سے تو مکت ہو جاوے گا۔

۱- یہ تمام یگ جسم- زبان اور دل کے کرم ہیں آتما کے نہیں کہ جو اکرتا (خالی از فاعلیت) ہے -۲- جس شخص کو یہ گیان ہو جاوے- کہ میں اکرتا آتما ہوں وہ نجات کو پا لیتا ہے-

(۳۳) اے دشمنوں کو مغموم کرنے والے! چیزوں سے کئے جانے والے یگ سے گیان یگ افضل ہے- کیونکہ اے پارتھ! تمام کرم گیان میں ختم ہو جاتے ہیں-

۱- ارجن -۲-۳- جو کرم یگ ہم چیزوں سے کرتے ہیں- اُن سے اس دنیا یا بہشت کے سکھ تو حاصل ہو جاتے ہیں- مگر موکش نہیں ملتی- گیان یگ سے موکش حاصل ہوتی ہے- اس لئے گیان یگ کرم یگ سے افضل ہے -۴- ارجن- ۵- گیان حاصل ہو جانے پر انسان کو اپنے لئے کوئی کرم کرنے کی ضرورت نہیں رہتی- لیکن اگر لوک سنگرہ (بہبودیِ خلائق) کے لئے گیانی نشکام کرم کرے تو کوئی ہرج نہیں ہے-

⁂ ۹- گیان کو کہاں سے حاصل کرنا چاہیئے؟ ⁂

(۳۴) تو یہ جان لے! کہ پاؤں پڑنے سے خدمت کرنے سے اور عاجزی کے ساتھ دریافت کرنے سے گیانی لوگ جو کہ حقیقت کو سمجھے ہوئے ہیں تجھ کو گیان کا اپدیش کرینگے-

۱- جنہوں نے آتما کی حقیقت کو سمجھا ہُوا ہے-

(۳۵) جس گیان کو حاصل کر کے اے پانڈو! تجھکو ایسا موہ پھر نہ ہوگا- اور تو تمام جانداروں کو اپنے میں اور نیز مجھ میں دیکھیگا-

۱- جو گیان تجکو گیانی لوگوں سے حاصل ہوگا -۲- ارجن -۳- بھرم جو اب تجھکو ہو رہا ہے- اور جس کی وجہ سے تو جنگ سے گریز کرتا ہے -۴- تمام جانداروں میں ایک ہی آتما جان کر سب کو اپنی آتما سمجھیگا -۵- برہم میں دیکھیگا- کیونکہ آتما اور برہم ایک ہی سروپ (ذات) ہیں اس لئے تمام جانداروں کو برہم روپ سمجھیگا

جب وقت انسان کو آتما اور برہم کی ایکتا (وحدت) کا گیان ہو جاتا ہے۔ اس کو ایسا ہی نظر آتا ہے۔ یعنی اُس کو اپنی آتما۔ تمام جاندار اور برہم تینوں ایک ہی نظر آتے ہیں۔

۔۔۱۰۔ گیان تمام اچھے اور بُرے کرموں کو جلا دیتا ہے۔۔

(۳۶) اگر تو تمام پاپیوں سے بھی زیادہ پاپی ہے۔ تو بھی اس گیان کی کشتی کے ذریعہ تو تمام پاپوں سے پار ہو جاویگا۔

ا۔ گنہگاروں۔ ۲۔ تو گناہوں کے سمندر سے پار ہو جائیگا۔ یعنی تیرے تمام گناہ دور ہو جاوینگے۔ اس کی وجہ آئندہ شلوک میں بتلائی گئی ہے۔

(۳۷) کیونکہ جس طرح جلتی ہوئی آگ تمام ایندھن کو خاک کر دیتی ہے اسی طرح اے ارجن! گیان کی آگ تمام کرموں کو خاک کر دیتی ہے۔

ا۔ بہت تیز آگ۔ ۲۔ کمزور یعنی بے اثر کر دیتی ہے۔ کرم تین طرح کے ہیں۔ (ا) سنچت (جو جمع شدہ ہیں) (ب) پراربدھ (جو جاری ہو چکے ہیں) (ج) کریامان (جو کئے جا رہے ہیں) کسی شخص نے جتنے کرم پچھلے جنموں میں کئے ہیں۔ اُن تمام کے پھل (ثمرے) اسکو ضرور بھوگنے ہیں۔ اس لئے ان کرموں میں سے جتنے کرموں کے پھلوں (ثمروں) کو بھوگنے کے لئے انسان کا موجودہ جنم ہو چکا ہے۔ اُتنے ہی کرموں کو پراربدھ کہتے ہیں۔ اور باقی ماندہ کرموں کو سنچت کہ جس کا پھل آئندہ جنموں میں بھوگا جاویگا۔ اور جو کرم انسان موجودہ جنم میں کر رہا ہے۔ اُن کو کریامان کہتے ہیں (تلک ٹیکا)۔ گیان سے سنچت اور کریامان دونو قسم کے کرموں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ لیکن پراربدھ کرموں کا خاتمہ۔ گیان سے نہیں ہوتا۔ بلکہ موجودہ جسم کے فنا ہو جانے پر ہی ہوتا ہے۔ شرُتی کہتی ہے " برہم گیان سے بجز پراربدھ کرموں کے پچھلے تمام کرم فنا ہو جاتے ہیں اور جو آئندہ کئے جائیں اُن کا اثر نہیں ہوتا۔"

۔ ۱۱۔ گیان حاصل کرنے کا سادھن (ذریعہ) کرم یوگ ہے۔

(۳۸) بیشک اِس دنیا میں گیان کے برابر پاک[۱] کرنے والی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اور اس گیان کو کچھ وقت کے بعد وہ شخص خود ہی اپنے آپ میں پا لیتا ہے۔ جسکو یوگ[۲] میں کمال حاصل ہو گیا ہے۔

۱۔ گناہوں کو دور کرنے والی۔ ۲۔ جس کا انتہ کرن (قلب) کرم یوگ میں کمال حاصل ہو جانے سے شدھ (پاک) ہو گیا ہے۔ اس کو گیان از خود پیدا ہو جاتا ہے اگرچہ اسے ذرا سے اپدیش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جسکا انتہ کرن پاک نہیں ہے۔ اس کے لئے گیان حاصل کرنے کا طریقہ آئندہ شلوک نمبر ۳۹ میں بتلاتے ہیں۔

(۳۹) جو شخص عقیدت[۱] مند ہے اور اپنی اندریوں کو قابو کر کے مصروف رہتا ہے۔ وہ بھی گیان کو پا لیتا ہے۔ اور گیان کو پا کر اس کو جلدی ہی پرم شانتی حاصل ہو جاتی ہے۔

۱۔ جس شخص کا کرم یوگ میں عقیدہ ہے۔ اور وہ اپنی اندریوں (حواس) کو قابو میں رکھ کر کرم یوگ میں لگا رہتا ہے۔ اسکو بھی انتہ کرن (قلب) پاک ہو جانے پر گیان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور گیان سے موکش حاصل ہوتی ہے

(۴۰) لیکن جو اگیانی ہے۔ اور عقیدت[۱] مند نہیں ہے۔ اور شک کرنے والا ہے۔ وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ شک کرنے[۲] والے کو نہ تو یہ لوک ملتا ہے۔ اور نہ وہ لوک[۳] اور نہ آنند[۴] ہی (ملتا ہے)

۱۔ جو اگیانی شخص کرم یوگ میں عقیدہ نہ رکھ کر نشکام کرم نہیں کرتا۔ اور ہر بات میں شک رکھتا ہے۔ وہ برباد ہو جاتا ہے۔ ۲۔۳۔۴۔ جو اگیانی شخص شک کرنے والا ہے۔ وہ نہ تو سکام (باغرض) کرم کر کے اس دنیا یا سورگ کے سکھ کو حاصل کر سکتا ہے اور نہ نشکام کرم (بغرض اعمال) کر کے پرم آنند۔ یعنی موکش حاصل کر سکتا ہے۔

✡۔۱۳۔ جو شخص کرم یوگ کے ذریعہ گیان حاصل کر کے شکوک سے بالاتر ہو گیا

ہے۔ وہ کرموں سے آزاد ہو کر موکش کو حاصل کرتا ہے*

(۴۱) اے دھننجے! جس نے یوگ سے سب کرموں کا سنیاس کر دیا ہے اور گیان سے جس کے شکوک دور ہو گئے ہیں۔ ایسے آتم گیانی شخص کو کرم بندھن میں نہیں ڈالتے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ جس نے کرم یوگ کے مطابق نشکام کرم کر کے تمام کرموں کے پھلوں کو ترک کر دیا ہے۔ اور ایسا کرنے سے گیان پیدا ہو کر جس کے تمام شکوک دور ہو گئے ہیں۔ وہ شخص کرموں سے بندھن میں نہیں پڑتا۔ اور موکش کو پاتا ہے۔

(۴۲) اس لئے۔ اے بھارت! اگیان سے پیدا ہوئے ہوئے اپنے دل کے اس شک کو تو گیان کی تلوار سے کاٹ ڈال اور یوگ کا سہارا لیکر جنگ کے لئے کھڑا ہو جا۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ تجھ کو جو یہ شک ہو رہا ہے کہ جنگ کا کرم تجھ کو بندھن میں ڈالنے والا ہے۔ اگیان سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے تو اس شک کو یہ سمجھ کر کہ میں اکرتا ذفاعلیت سے بالاتر) آتما ہوں۔ اور تمام کرم کرنے والی پرکرتی ہے اپنے دل سے دور کر دے۔ ۳۔ کرم یوگ میں لگ جس سے انتہ کرن (قلب) پاک ہو کر انسان کو گیان پیدا ہوتا ہے اور پھر گیان سے موکش حاصل ہوتی ہے۔

پانچواں ادھیائے (فصل)

سنیاس یوگ

(ترک ثمرۂ اعمال)

پچھلے ادھیائے میں بھگوان کرشن چندر نے اول کرم یوگ کے طریق کو قدیم اور دائمی بتلا کر پھر اس سے حاصل ہونے والے گیان کی فضیلت کو ظاہر کیا ہے اور اخیر میں اہم شلوک کے اندر یہ کہا ہے۔ کہ جس شخص نے کرم یوگ کے ذریعہ تمام کرموں کا سنیاس یعنی ان کے پھلوں کا ترک کر دیا ہے۔ اس کو گیان پیدا ہوتا ہے۔ اور گیان سے تمام شکوک دور ہو کر وہ کرموں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یعنی کرم اسکو ملوث نہیں کرتے اور وہ موکش کو پالیتا ہے۔ اس لئے ارجن کو کرم یوگ میں لگ کر جنگ کرنا چاہیئے۔ لیکن ارجن شری بھگوان کے مطلب کو نہیں سمجھا۔ اور اس کے ذہن میں یہ آیا کہ شری بھگوان نے اسکو کرم یوگ اور کرم سنیاس دونوں کا ہی اپدیش (تلقین) کیا ہے اور چونکہ کرموں کا کرنا اور کرموں کا چھوڑ دینا ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ اور ایک ہی وقت دونو کا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونوں میں سے کونسا بہتر ہے۔ تاکہ اس کو اختیار کیا جاوے۔ چنانچہ ارجن کے یہی سوال پیش کرنے پر شری بھگوان اس ادھیائے میں اول یہ کہہ کر کہ اگرچہ کرم سنیاس اور کرم یوگ دونو سے موکش حاصل ہو جاتی ہے مگر ارجن کے لئے کرم سنیاس سے کرم یوگ بہتر ہے۔ پھر یہ بتلاتے ہیں کہ کرم یوگی جو راگ (رغبت) اور دویش (نفرت) کو چھوڑ کر بے تعلق بدھی سے کرم کرتا ہے۔ وہ سنیاسی جیسا ہی ہے۔ اور سب کرموں کو کرتا ہوا بھی گیان حاصل کر کے موکش کو پاتا ہے۔ پس شلوک اہم میں سنیاس کے معنی کرموں کا ترک

نہیں ہے۔ بلکہ کرموں کے پھل کا ترک ہے۔ اور اس ادھیائے (فصل) میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ ارجن کا سوال کرنا کہ کرم یوگ بہتر ہے یا کرم سنیاس۔ ۲۔ شری بھگوان کا فرمانا کہ ارجن کے لئے کرم سنیاس سے کرم یوگ بہتر ہے۔ ۳۔ سانکھیہ یعنی کرم سنیاس اور یوگ یعنی کرم یوگ بلحاظ انجام کے ایک ہی ہیں۔ کیونکہ دونو سے موکش حاصل ہو جاتی ہے۔ ۴۔ بغیر کرم یوگ کے کرم سنیاس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ اور کرم یوگ میں لگے رہنے سے موکش حاصل ہو جاتی ہے۔ ۵۔ کرموں کے تعلق کو ترک کر دینے سے کرم بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔ اور مکتی حاصل ہو جاتی ہے۔ ۶۔ جیون مکت شخص کی زندگی پُر از مسرّت ہے۔ ۷۔ پرکرتی تمام کرم کرتی ہے۔ مگر اگیان سے آتما کو کرنے والا اور بھوگنے والا سمجھا جاتا ہے۔ ۸۔ گیانی شخص کی حالت کا بیان۔ ۹۔ برہم نروان کس کو حاصل ہوتا ہے؟ ۱۰۔ گیان حاصل کرنے کے لئے دھیان کرنے کے طریق کا بیان۔

※۔ ۱۔ ارجن سوال کرتا ہے کہ کرم یوگ بہتر ہے یا کہ کرم سنیاس ※

ارجن نے کہا

(۱) اے کرشن! آپ کرم سنیاس[۱] کا اپدیش کرتے ہو اور پھر کرم یوگ[۲] کا اپدیش کرتے ہو۔ آپ مجھکو یقیناً وہ ایک طریق تبلائے کہ جو ان دونو میں سے بہتر ہو۔

۱۔ ترک اعمال۔ ۲۔ مشغولیت اعمال۔

※۔ ۲۔ شری بھگوان فرماتے ہیں کہ ارجن کے لئے کرم سنیاس سے کرم یوگ بہتر ہی ※

شری بھگوان نے کہا۔

(۲) اے ارجن! کرم سنیاس اور کرم یوگ دونو موکش[۱] حاصل کرانے والے ہیں۔ لیکن ان دونو میں سے کرم سنیاس سے کرم یوگ[۲] بہتر ہے۔

۱۔ انتہ کرن پاک ہو جانے پر دونو سے موکش حاصل ہو جاتی ہے۔

۲- ارجن کے لئے بوجہ کشتری ہونے کے کرم یوگ اچھا ہے۔ سنیاس اچھا نہیں ہے۔

بہ سانکھہ یعنی کرم سنیاس اور یوگ یعنی کرم یوگ بلحاظ انجام کے ایک ہی ہیں۔ کیونکہ دونو سے موکش حاصل ہو جاتی ہے

(۳) جو شخص نہ تو نفرت کرتا ہے اور نہ خواہش کرتا ہے اوسکو ہمیشہ سنیاسی ہی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اے قوی بازوں والے! وہ متضادیات کے جوڑے سے آزاد ہوا ہوا آسانی سے بندھن (قید) سے چھوٹ جاتا ہے۔

۱-۲- کرم یوگی جو کہ راگ (رغبت) اور دویش (نفرت) سے مبرا ہے اور اس لئے کسی کرم کے کرنے میں نہ سکھ محسوس کرتا ہے۔ اور نہ دکھ۔ ۳- ارجن۔ ۴- سکھ دکھ وغیرہ سے۔ ۵- موکش (نجات) کو پالیتا ہے۔

(۴) جو لوگ سانکھہ اور یوگ کو جدا جدا بتلاتے ہیں وہ بچے ہیں دانا نہیں ہیں۔ جو ان دونو میں سے کسی ایک میں بھی اچھی طرح لگ جاتا ہے۔ وہ دونو کا پھل پاتا ہے۔

۱- چونکہ سانکھہ شاستر کے پیروگ دان وغیرہ وید وکت کرموں کو ترک کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہاں سانکھہ کے معنی کرم سنیاس یعنی ترک اعمال ہے۔ ۲- کرم یوگ۔ ۳- نادان ہیں۔ ۴- وہ دونو کا ثمرہ جو موکش ہے۔ اس کو پالیتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جب انسان کا انتہ کرن پاک ہو کر اسکو ویراگ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو خواہ وہ سنیاس لیلے اور خواہ کرم یوگ میں لگا ہوا نشکام کرم کرتا رہے۔ دونو سے اسکو موکش حاصل ہو جاتی ہے۔ پس برہمن کو سنیاس لیکر اور کشتری اور ویش کو نشکام کرم کرکے موکش حاصل کرنی چاہیئے جیسا کہ بھومکا (دیباچہ) کے اندر بتلایا جا چکا ہے۔

(۵) سانکھہ والے جس مقام پر پہونچتے ہیں۔ وہیں یوگی بھی پہنچتے ہیں۔ پس جو سانکھہ اور یوگ کو ایک ہی دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے۔

۱- موکش (نجات) کا مقام۔ ۲- وہی ٹھیک سمجھتا ہے۔ وہ ہی دانشمند ہے۔

بغیر کرم یوگ کے کرم سنیاس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ اور کرم یوگ میں لگے رہنے سے موکش حاصل ہو جاتی ہے۔

(۶) اے قوی بازوں والے! بغیر یوگ کے سنیاس میں کامیاب ہونا مشکل ہے اور یوگ میں لگا ہوا منی جلدی ہی برہم کو پالیتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲ و ۳۔ جو شخص کرم یوگ سے انتہ کرن (قلب) کو پاک کئے بغیر سنیاس لے لیتا ہے۔ اسکو سنیاس سے موکش نہیں ملتی۔ (۴) جو شخص انتہ کرن صاف ہو جانے پر گیان کے قابل ہو کر بھی کرم یوگ میں لگا رہتا ہے۔ (اور سنیاس نہیں لیتا) وہ جلدی ہی برہم یعنی موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔ ۵۔ منی کے معنی ہیں منن یعنی دھیان کرنے والا، پرمیشور میں من لگانے والا۔

(۷) جو شخص یوگ میں لگا ہوا ہے۔ جسکا انتہ کرن صاف ہے جس نے اپنے من اور اندریوں کو ضبط کر لیا ہے اور جس کا آتما سب جانداروں کا آتما ہو گیا ہے وہ کرم کرتا ہوا بھی کرموں سے ملوث نہیں ہوتا۔

۱۔ جو اپنے آپ کو سب جانداروں کا آتما سمجھتا ہے۔ ۲۔ کرموں سے ملوث نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو کرموں سے بے تعلق سمجھتا ہے۔ جیسا کہ آئندہ دو شلوکوں میں ظاہر کیا گیا ہے۔

(۸) یوگ میں لگا ہوا حقیقت دان یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں کچھ نہیں کرتا (اور) دیکھتے ہوئے۔ سنتے ہوئے۔ چھوتے ہوئے۔ کھاتے ہوئے۔ چلتے ہوئے سوتے ہوئے۔ سانس لیتے ہوئے۔

۱۔ آتما کی حقیقت کو جاننے والا۔ ۲۔ میں اکرتا زفاعلیت سے بالاتر آتما ہوں۔ اور تمام کرم جسم اور اندریاں کرتی ہیں۔

(۹) بولتے ہوئے۔ دیتے ہوئے۔ لیتے ہوئے۔ آنکھ کھولتے ہوئے اور بند کرتے ہوئے یہی یقین رکھتا ہے کہ اندریاں اپنے اپنے وشیوں میں لگ رہی ہیں۔

۱- بولنا وغیرہ تمام کرم اندریوں کے ہیں جو اپنے اپنے وشیوں میں لگی ہوئی ہیں۔

※ ۔۵- کرموں کے تعلق کو ترک کر دینے سے کرم بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے اور مکتی حاصل ہو جاتی ہے ※

(۱۰) جو شخص تمام کرموں کو برہم کے حوالے کر کے اُن کے تعلق کو چھوڑ کر کرتا ہے۔ اس کو پاپ اس طرح نہیں لگتا جس طرح کنول کے پتے کو پانی (نہیں لگتا)۔

۱- کرموں کو اپنا نہ سمجھ کر۔ ۲- گناہ کا لوث نہیں لگتا۔ اور اسکا انتہ کرن پاک ہو جاتا ہے۔

(۱۱) (اسلئے) یوگی بے تعلق ہو کر جسم سے۔ من سے بُدھی سے اور محض اندریوں سے انتہ کرن کی صفائی کے لئے کرم کرتے ہیں۔

۱-۲-۳- کرم یوگی کرموں سے بے تعلق ہو کر یعنی کرموں میں دل بستہ نہ ہو کر جو کرم کرتا ہے۔ وہ کرم محض جسم۔ بُدھی اور اندریوں سے کئے جاتے ہیں۔ پھل کی خواہش سے نہیں کئے جاتے۔ اور ان سے انتہ کرن پاک ہو جاتا ہے۔

(۱۲) جو یوگی ہے۔ وہ کرموں کے پھل کو چھوڑ کر کبھی ختم نہ ہونے والی شانتی کو پاتا ہے۔ اور جو یوگی نہیں ہے۔ وہ پھل میں دل بستہ ہوا ہوا خواہش کے باعث بندھ جاتا ہے۔

۱- کرم یوگی ہے۔ ۲- موکش (نجات) کو حاصل کرتا ہے۔ ۳- کرم کانڈی ہے۔ ۴- کرم پھل (ثمرۂ اعمال) کی خواہش کے سبب سے۔ ۵- اس کو موکش (نجات) حاصل نہیں ہوتی۔ اب کرم یوگی کو حاصل ہونے والی جیون مکت حالت کو بیان کرتے ہیں۔

※ ۔۶- جیون مکت شخص کی زندگی پُر از مسرت ہے ※

(۱۳) اپنی اندریوں کو قابو کئے ہوئے جسم والا آتمن سے سب کرموں کو

ترک کرکے اس نو دروازے والے شہر میں نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کراتا ہوا آرام سے رہتا ہے۔

۱-۲-۳-۴-۵ - جیون مکت شخص جو کہ اپنے آپ کو اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) آتما جانتا ہے۔ اور جسم اور اندریوں کو اپنے سے علیحدہ اور سب کرم کرنے والے سمجھتا ہے۔ اپنی اندریوں کو قابو کئے ہوئے جسم کا مالک ہو کر جسم روپی شہر میں جسکے دو نتھنے۔ دو آنکھیں۔ دو کان۔ ایک منہ۔ ایک آلہ تناسل اور ایک مقعد نو دروازے ہیں۔ اپنے آپ کو کسی کرم کے کرنے والا یا کرانے والا نہ سمجھتا ہوا آنند سے رہتا ہے۔

※ ۔۷۔ پرکرتی تمام کرم کرتی ہے۔ مگر اگیان سے آتما کو کرنے والا اور بھوگنے والا سمجھا جاتا ہے ※

(۱۴) مالک جسم دنیا کی فاعلیت کو یا کرم کو یا کرم پھل کے تعلق کو پیدا نہیں کرتا پرکرتی یہ سب کچھ کرتی ہے۔

۱۔ آتما جو جسم کا مالک ہے ۔۲۔ لوگوں کو کرم کرنے کے لئے نہیں اکساتا۔ ۳۔ خود کسی کام کو نہیں کرتا۔ ۴۔ کرم سے حاصل ہونے والے پھل کے ساتھ تعلق پیدا نہیں کرتا۔ یعنی کرم پھل کو نہیں بھوگتا۔ ۵ پرکرتی کے ظہور جسم اور اندریاں ہی سب کچھ کرتے ہیں۔

(۱۵) سب میں رہنے والا کسی کے برے کرم یا کسی کے اچھے کرم کو نہیں لیتا۔ گیان اگیان سے ڈھکا ہوا ہے اس لئے مخلوق بھرم میں پھنس رہے ہیں۔

۱۔ آتما جو سب میں رہنے والا ہے ۔۲۔۳۔۴۔ آتما کسی شخص کے اچھے یا برے اعمال سے ملوث نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا کرموں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چونکہ لوگوں کو آتما کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔ اس لئے ان کو آتما کے کرتا اور بھوگتا ہونے کا مغالطہ ہوتا ہے۔ یعنی جیسے کشتی میں بیٹھے ہوئے انسان کو یہ دھوکہ ہوتا ہے۔ کہ درخت چلتے ہیں۔ کشتی نہیں چلتی ویسے ہی جو کرم جسم اور اندریاں

کرتے ہیں۔ اُن میں انسان کو یہ دہوکہ ہوتا ہے۔ کہ کرم آتما کرتا ہے جسم اور اندریاں
نہیں کرتے۔

×۔ ۸۔ گیانی شخص کی حالت کا بیان ×

(۱۶) لیکن جن لوگوں کا اگیان[۱] آتم گیان[۲] سے دور ہو گیا ہے۔ ان کا گیان سورج
کی طرح برہم کو ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۔ لاعلمی از حقیقت روح۔ ۲۔ علم حقیقت روح۔ ۳۔ جس طرح سورج ہر ایک
شے کو ظاہر کر دیتا ہے اسی طرح آتما (روح) کا گیان برہم کو ظاہر کر دیتا ہے
یعنی آتما کا گیان ہو جانے سے انسان اپنے آپ کو برہم سروپ (برہم کی ذات)
محسوس کرتا ہے۔

(۱۷) جن کی بدھی[۱] برہم میں لگی ہوئی ہے۔ وہ[۲] ہی جن کی آتما ہے۔ اسی[۳] کے
لئے جو کوشاں ہیں۔ اور وہ[۴] ہی جن کا سہارا ہے ایسے لوگوں کے پاپ گیان
سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جا کر پھر واپس[۶] نہیں آتے۔

۱۔ جو برہم کے ہی تصور میں محو رہتے ہیں۔ ۲۔ جو اپنی آتما کو برہم محسوس کرتے
ہیں۔ ۳۔ جن کی کوشش بجز برہم کے اور کسی شے کو حاصل کرنے کی نہیں ہوتی۔
۴۔ برہم ہی جن کی پشت و پناہ ہے۔ ۵۔ ۶۔ اس دنیا سے جا کر پھر جنم نہیں لیتے
یعنی موکش کو حاصل کر لیتے ہیں۔

(۱۸) گیانی شخص[۱] علم اور اخلاق سے بھرے ہوئے برہمن۔ گائے۔ ہاتھی
اور نیز کتے اور چنڈال[۲] سب کو برابر دیکھتا ہے۔

۱۔ گیانی شخص کو برہمن گائے وغیرہ سب میں وہی برہم سروپ آتما نظر
آتا ہے۔ جو خود اس میں ہے۔ یہاں برہمن۔ گائے۔ ہاتھی وغیرہ کا ذکر کر کے
ستوگنی رجوگنی۔ تموگنی تینوں طرح کے جانداروں کو بیان کیا گیا ہے۔ ۲۔ کتے
وغیرہ کو کھانے والا شخص۔

(۱۹) اس طرح جن کا من مساوات[۱] میں قائم ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہاں[۲]

ہی جنم کو جیت[۳] لیا ہے۔ برہم بے عیب[۴] اور یکساں ہے۔ اس لیئے وہ برہم میں مقیم[۵] ہو جاتے ہیں۔

۱۔ جو سب میں ایک ہی برہم سروپ آتما کو دیکھتے ہیں۔۲۔۳ وہ اس دنیا میں ہی مکتی (نجات) کو پا گئے ہیں۔ یعنی وہ جیون مکت (بحالت زندگی نجات یافتہ) ہیں۔ ۴۔ جس طرح شراب یا پیشاب وغیرہ میں سورج کا عکس پڑنے سے سورج ناپاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہاتھی یا چنڈال کے ناپاک کرم برہم سروپ آتما کو ملوث نہیں کرتے۔ ۵۔ سب جانداروں میں ایک جیسا ہے۔ ۶۔ وہ برہم کو ایسا سمجھ کر برہم کے خیال میں محو رہتے ہیں۔

(۲۰) جو پسندیدہ چیز کو پاکر خوش نہیں ہوتا اور ناپسندیدہ چیز کو پاکر رنجیدہ نہیں ہوتا۔ وہ قائم العقل موہ[۱] سے آزاد برہم کو جاننے والا برہم میں مقیم ہوتا ہے۔

۱۔ بھرم سے مبرا۔

(۲۱) جس کا من باہر کے وشئیوں[۱] میں نہیں پھنستا۔ اُس کو وہی سکھ ملتا ہے۔ جو آتما[۲] میں ہے۔ اور وہ یوگ[۳] سے برہم میں لگا ہوا[۴] شخص لا فانی[۵] سکھ کو محسوس کرتا ہے۔

۱۔ بیرونی لذآت کی جسکو خواہش نہیں ہے۔ ۲۔ آتم سُکھ (روحانی سُکھ) ۳۔۴۔۵۔ سمادھی کے ذریعہ برہم کے دھیان میں لگا ہوا کبھی ختم نہ ہونے والے آتم سُکھ (روحانی سُکھ) کو بھوگتا ہے۔

(۲۲) جو سُکھ وشئیوں[۱] سے پیدا ہوتے ہیں وہ دُکھ دینے[۲] والے ہیں۔ کیونکہ ان کا آغاز[۳] اور انجام ہے اس لیئے اے کنتی کے بیٹے! عقلمند ان میں نہیں پھنستا۔

۱۔ اندریوں کے ساتھ وشئیوں کے میل ہو جانے سے جو سُکھ پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۔۳۔ آنے جانے والے یعنی عارضی ہیں۔ اور اس لیئے دُکھ دیتے ہیں

۴- ارجن۔ معلوم رہے کہ جو سکھ وشیوں کے حاصل ہونے سے ملتا ہے۔ اسکا سبب ان کی خواہش ہے۔ کیونکہ اگر ہمکو کسی شے کی خواہش نہ ہو تو اس کے حاصل ہو جانے سے ہمکو سکھ نہیں ہوتا۔ اور جب ان وشیوں سے حاصل شدہ سکھ ختم ہو جاتا ہے تو اُن وشیوں کے لیئے ہماری خواہش آئندہ پوری نہ ہونے سے ہمکو غصہ پیدا ہو کر دُکھ ہوتا ہے۔

※۔ ۹۔ برہم نروان کس کو حاصل ہوتا ہے ※

(۲۳) جو شخص جسم کے چھوٹنے سے پہلے اِس دنیا میں کام[۲] اور کرودھ[۳] کے جوش کو دبا لیتا ہے وہ ہی یوگی اور وہی سُکھی ہے۔

۱-۲-۳- کام (خواہش) کرودھ (غصہ) کے اسباب بیشمار ہیں۔ اس لئے نہ معلوم یہ کام کرودھ کب پیدا ہو جاویں۔ پس جو شخص مرتے وقت تک اپنی زندگی میں ان کے جوش کو روکے رکھتا ہے۔ اسی کو یوگی اور اسی کو سُکھی کہا جاتا ہے۔ کام اور کرودھ کو جیت لینے کا ذریعہ ویراگ (دنیاوی اشیاء سے نفرت) ہے جو کہ وشیوں میں خرابیاں سوچنے سے پیدا ہوتا ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ بیرونی وشیوں کی خرابی کو سوچ کر ان کی خواہش نہ کرے اور آتم سُکھ کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جس سے موکش حاصل ہوتی ہے۔

(۲۴) جو اپنے اندر[۱] ہی سکھ کو پاتا ہے۔ اور اپنے اندر[۲] ہی دل لگی رکھتا ہے۔ اور جس کے اندر[۳] روشنی[۴] ہے وہ یوگی برہم سروپ ہو کر برہم نروان[۵] کو حاصل کرتا ہے۔

۱- آتما میں سکھ محسوس کرتا ہے۔ ۲- آتما میں دل لگی رکھتا ہے۔ ۳-۴- انتہ کرن میں آتم گیان کی روشنی ہے۔ ۵- برہم میں ملجاتے یعنی موکش کو حاصل کرتا ہے۔

(۲۵) جن کے پاپ کٹ گئے ہیں جن کے شکوک دور ہو گئے ہیں۔ جو اپنے[۱] اوپر قابو پائے ہوئے ہیں۔ اور جو سب جانداروں کی بھلائی چاہتے ہیں۔

وہ رشی برہم نردوان کو حاصل کرتے ہیں۔

۱۔جنکا من قابو میں ہے۔ ۲۔جن اشخاص کو آتما کا گیان حاصل ہوتا ہے۔ ان کو رشی (عارف کامل) کہتے ہیں۔

(۲۶) جو کام اور کرودھ سے آزاد ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو قابو میں کر لیا ہے۔ اور جنکو آتما کی حقیقت کا علم ہو گیا ہے۔ اُن یوگیوں کیلئے سب جگہ برہم نروان موجود ہے۔

۱۔ وہ زندگی میں بھی اور بعد مرگ بھی مُکت (نجات یافتہ) ہیں۔

※ ۔۱۰۔ گیان حاصل کرنے کے لئے دھیان کرنے کے طریق کا بیان ※

(۲۷) جو شخص بیرونی وشیوں کو باہر رکھ کر نظر کو دونو بھووں کے اندر جما کر اور پران۔ اپان۔ ہواؤں کو جو کہ ناک سے گذرتی ہیں برابر رکھ کر۔

۱۔من میں وشیوں کا خیال نہ کرے۔ جب تک جسم سے باہر کے وشیوں کا علم من کو گیان اندریوں کے ذریعے نہیں ہوتا تب تک وشے جسم سے باہر رہتے ہیں۔ اور من میں وشیوں کا خیال نہیں ہوتا۔

(۲۸) اپنی اندریوں۔ من اور بُدہی کو قابو کر لیتا ہے۔ اور خواہش۔ خوف اور غصہ سے آزاد ہو کر موکش کو اپنی منزل مقصود جانتے ہوئے رہتا ہے۔ وہ مُنی ہمیشہ مُکت ہے۔

۱۔موکش کی خواہش رکھتے ہوئے۔ ۲۔ دھیان لگا کر بیٹھتا ہے۔ ۳۔۴۔ وہ حیات میں بھی اور بعد مرگ بھی نجات یافتہ ہے۔ یہ دھیان یوگ کا مختصر بیان ہے۔ اب آئندہ شلوک میں بھگتی یوگ کا مختصراً ذکر کرتے ہیں کہ جس میں ہر ایک شے کو پرمیشور کا روپ سمجھ کر پرمیشور کا دھیان کیا جاتا ہے۔

(۲۹) (اور) جو مجھ کو تمام یگیوں اور تپوں کا بھوگنے والا۔ تمام دنیاؤں کا پرمیشور اور سب جانداروں کا دوست جانتا ہے اُس کو نروان ملتا ہے۔

۱۔پرمیشور کو۔ ۲۔۳۔ تمام یگ اور ریاضتیں جس دیوتا کو خوش کرنے کے لئے

کی جاتی ہیں۔ وہ دراصل پرمیشور ہی ہے۔ اور اُس سے غیر نہیں ہے۔ ۴۔ تمام دنیاؤں کا بڑا مالک جیساکہ نویں ادھیائے میں بتلایا گیا ہے۔ ۵۔ پرمیشور کو سب کا دوست اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ تمام جانداروں کے اندر رہ کر ان کی پرورش کرتا ہے۔ جاندار چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اول وہ جاندار جو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً پرند۔ سانپ۔ دوئم۔ وہ جاندار جن کی پیدائش میل سے ہوتی ہے۔ مثلاً جوں کیڑے۔ سوئم وہ جاندار جو رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان۔ حیوان۔ چہارم وہ جاندار جو زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً درخت۔ بیل۔

چھٹا ادھیائے (فصل)

دھیان یوگ

(تصور الٰہی)

پچھلے یعنی پانچویں ادھیائے کے شلوک نمبر ۲۷ و ۲۸ میں بھگوان کرشن چندر نے گیان حاصل کرنے کے سادھن (ذریعہ) دھیان یوگ (تصور الٰہی) کو جو مختصراً بیان کیا ہے۔ اب اس ادھیائے (فصل) میں اُس کو مفصل بیان کرتے ہیں۔ اور چونکہ دھیان یوگ کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان ویدوں میں بتلائے ہوئے یگ دان وغیرہ مقررہ کرموں کو انکے پھل (ثمرہ) کی خواہش نہ رکھ کر سرانجام دے تاکہ اس کا انتہ کرن (قلب) صاف ہو کر اس میں دھیان لگانے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ لہذا شری بھگوان اول پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم کرنے کی اہمیت کو بیان کرتے ہیں۔ اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ کرم پھل کی خواہش نہ رکھ کر کرم کرنے کی اہمیت کا بیان ۲۔ دھیان یوگ کو شروع کرنے کا ذریعہ کرم اور اسکو حاصل کرنے کا ذریعہ شانتی ہے۔ ۳۔ یوگ حاصل کئے ہوئے شخص کی پہچان۔ ۴۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) کے لئے ہدایات۔ ۵۔ سمادھی کی حالت اور یوگ کی تعریف کا بیان۔ ۶۔ یوگ کو حاصل کرنے کے لئے من کو شانت کرنے کے طریق کا بیان۔ ۷۔ یوگ حاصل ہو جانے پر گیان پیدا ہو کر انسان جیون مکت ہو جاتا ہے۔ ۸۔ من ابھیاس اور ویراگ سے روکا جا سکتا ہے۔ ۹۔ یوگ میں ناکامیاب رہے ہوئے یوگی کا کیا انجام ہوتا ہے؟ ۱۰۔ سب سے افضل یوگی کون ہے؟

※ ۱۔ کرم پھل کی خواہش نہ رکھ کر کرم کرنے کی اہمیت کا بیان ※

شری بھگوان نے کہا

(۱) اے ارجن! جو شخص کرم پھل کی خواہش کو چھوڑ کر اپنے مقررہ کرم کو سرانجام دیتا ہے۔ وہ سنیاسی اور یوگی ہے۔ اور نہ (صرف) وہ جو اگنی ہوتر کو چھوڑ دیتا ہے اور بیکار رہتا ہے۔

۱۔ اُن کرموں کو کرتا ہے جو کہ ویدوں میں اُس کے ورن (ذات) کے مطابق اس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ جو شخص سنیاس آشرم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے آگ روشن کر کے یگ کرنے یا تپ۔ دان وغیرہ دیگر ویدوکت کرم کرنے ضروری نہیں ہیں (ملاحظہ ہو منو سمرتی) شری بھگوان کہتے ہیں۔ کہ اگنی ہوتر کو چھوڑ دینے والا اور تپ۔ دان وغیرہ دیگر ویدوکت کرموں کو نہ کرنے والا ہی سنیاسی اور یوگی نہیں ہے۔ بلکہ جو شخص پھل کی خواہش کو ترک کر کے یگ دان۔ تپ وغیرہ ویدوکت کرموں کو کرتا ہے۔ وہ سنیاسی بھی ہے اور یوگی بھی ہے سنیاسی تو اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرموں کو کرنے سے بندھن میں نہیں پڑتا۔ اور یوگی اس وجہ سے ہے کہ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرنے سے اسکے من کی چنچلتا (اضطراب) دور ہو کر اسکو دھیان یوگ حاصل ہو جاتا ہے۔ پس کرم پھل تیاگ کے لحاظ سے سنیاسی اور یوگی ایک ہیں۔ جیسا کہ آئندہ شلوک میں بتلاتے ہیں۔

(۲) اے پنڈو کے بیٹے! جس کو سنیاس کہتے ہیں۔ اوسی کو تو یوگ جان کیونکہ کرم پھل کو ترک کرنے کے بغیر کوئی بھی یوگی نہیں ہو سکتا۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ پچھلے شلوک میں پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرنے والے شخص کو جو سنیاسی اور یوگی دونو بتلایا گیا ہے اسی کی تشریح کرنے کے لئے اس شلوک میں یہ بتلاتے ہیں۔ کہ سنیاس اور یوگ ایک ہی بات ہے۔ ۴۔ کیونکہ جب تک انسان پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم نہیں کرتا۔ تب تک اس کا قلب پاک ہو کر اس میں دھیان جمانے کی قابلیت پیدا نہیں ہوتی۔ چنانچہ آئندہ شلوک میں کہتے ہیں۔

✲۔۲۔ دھیان یوگ کو شروع کرنے کا ذریعہ کرم اور اس کو حاصل کرنے کا ذریعہ شانتی ہے ✲

(۳) ایک مُنی کیلئے جو کہ یوگ کو شروع کرنا چاہتا ہے کرم ہی ذریعہ تبلایا گیا ہے۔ اور اسی (مُنی) کے لئے یوگ کو شروع کر دینے پر (یوگ کو حاصل کرنے کا) شانتی ذریعہ تبلایا گیا ہے۔

۱۔منن یعنی دھیان کرنے والا۔ ۲۔ دھیان یوگ کو۔ ۳۔ نشکام کرم (بغیر غرض اعمال) کہ جن سے قلب پاک ہو کر انسان دھیان جمانے کے قابل ہو جاتا ہے ۴۔ جس قدر انسان کا من خواہشات کو ترک کر کے شانت (مسکن) ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر وہ دھیان میں قائم ہوتا جاتا ہے۔ اور یوگ کو حاصل کر لیتا ہے

✲۔۳۔ یوگ حاصل کئے ہوئے شخص کی پہچان ✲

(۴) جب انسان اندریوں کے وشیوں میں یا کرموں میں دل بستہ نہیں ہوتا اور تمام خیالات کو چھوڑ دیتا ہے تب وہ یوگ کو حاصل کئے ہوئے کہلاتا ہے۔

۱-۲۔ جب انسان کو نہ تو وشیوں کی خواہش ہوتی ہے اور نہ وہ وشیوں کو حاصل کرنے کی غرض سے کرموں کو کر کے ان میں دل بستہ ہوتا ہے۔ ۳۔ وشیوں کے خیالات کو جن سے وشیوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے ترک کر دیتا ہے۔ ۴۔ یوگارورھ کہلاتا ہے۔ اب آئندہ دو شلوکوں میں جملہ معترضہ کے طور پر یوگ کی اہمیت کو بیان کرتے ہیں۔

(۵) انسان خود ہی اپنے آپ کو اوپر اٹھاوے اور اپنے آپ کو گرنے نہ دے کیونکہ انسان خود ہی اپنا دوست اور خود ہی اپنا دشمن ہے۔

۱-۲۔ انسان سنسار کے سمندر میں بوجہ اگیان کے ڈوبا ہوا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ دھیان یوگ کے ذریعہ گیان حاصل کر کے اپنی ترقی کرے یعنی موکش (نجات) کو حاصل کرے اور اپنے آپ کو درند پرند وغیرہ نیچے کی جونیوں

میں گرنے نہ دے کہ جہاں سے ترقی کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ترقی انسان کی جون میں ہی ہو سکتی ہے۔ ۳۔۴۔ اپنے آپ کو آواگون (تناسخ) سے نجات دلانے والا دوست انسان خود ہی ہے۔ اور اپنے آپ کو آواگون میں پھنسائے رکھنے والا دشمن انسان خود ہی ہے

(۶) جس نے اپنے من[۱] کو جیت لیا ہے وہ خود اپنا[۲] دوست[۳] ہے۔ لیکن جس نے اپنے من کو نہیں جیتا وہ خود اپنا دشمن[۴] ہے۔

۱۔۲۔۳۔ جس شخص نے دھیان یوگ کے ذریعہ اپنے من کو قابو کر لیا ہے۔ وہ شخص خود اپنے آپ کا دوست ہے کیونکہ وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جس نے اپنے من کو قابو نہیں کیا۔ وہ خود اپنے آپ کا دشمن ہے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔

(۷) جس نے اپنے من کو قابو میں کر لیا ہے اور (اسی وجہ سے) جو مسکن[۱] القلب ہو گیا ہے اوسکا پرماتما۔ سردی۔ گرمی۔ سکھ۔ دکھ اور عزت و ذلت میں یکساں رہتا ہے۔

۱۔ ایسا شخص جو اپنے آپ کو پرماتما سروپ محسوس کرتا ہے۔ سردی گرمی۔ وغیرہ متضادیات میں یکساں رہتا ہے۔

(۸) جس کا من گیان[۱] اور وگیان[۲] سے مطمئن ہو گیا ہے جس کو ہل چل[۳] نہیں ہے۔ جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے اور جس کے نزدیک مٹی۔ پتھر اور سونا برابر ہیں اس یوگی کو یُکت[۴] کہتے ہیں۔

۱۔۲۔ گیان وگیان کے معنی کے لئے ملاحظہ ہو نوٹ ۳۔۴ شلوک ۴۱۔ ادھیائے ۳
۳۔ جس کا اضطراب قلب دور ہو گیا ہے۔ ۴۔ آتما میں قائم ہوا ہوا۔

(۹) جو نیک طبیعت والوں۔ دوستوں۔ دشمنوں۔ بغیر غرض[۱] کے۔ غیر جانب داروں۔ نفرت کرنے والے لوگوں۔ رشتہ داروں۔ نیکوں اور بدوں کو ایک جیسا سمجھتا[۲] ہے وہ ہی (یوگیوں میں) افضل ہے۔

۱۔ معاوضہ کی امید نہ رکھ کر۔ دوسروں کا بھلا کرنے والوں۔ ۲۔ کسی فریق

سے بھی مطلب نہ رکھنے والوں۔ ۳۔ ہر دو فریق کی بھلائی کرنے والوں۔ ۴۔ سب کو اپنی آتما سمجھ کر ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

※ ۔۴۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) کے لئے ہدایات ※

(۱۰) یوگی تنہائی میں اکیلا رہ کر اپنے من اور جسم کو قابو کر کے خواہش کو چھوڑ کر اور زیادہ سامان اپنے پاس نہ رکھ کر ہمیشہ یوگ کے ابھیاس میں لگا رہے۔

۱۔ دھیان میں لگنے والا شخص۔ ۲۔ ۳۔ علیحدہ جگہ میں اور اکیلا رہے۔ ۴۔ اسکو زیادہ سامان اپنے پاس نہیں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ من یکسو نہیں ہوگا۔ ۵۔ ہمیشہ دھیان یوگ کی مشق کرتا رہے۔

(۱۱) (یوگی) صاف جگہ پر جو نہ بہت اونچی ہو اور نہ بہت نیچی ہی۔ پہلے گھاس پھر ہرن کی کھال اور پھر کپڑا اچھا کر اپنا نہ ہلنے والا آسن بنائے

۱۔ یا تو قدرتی صاف یا صاف کی ہوئی جگہ پر ۲۔ ۳۔ زمین سے کسی قدر اونچی ہو۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ اس کے اوپر مرگ چھالا اور اس کے اوپر نرم کپڑا اچھا کر ایسی نشست گاہ بنا دے جو ہلے نہیں۔

(۱۲) اور من اور اندریوں کے کاموں کو روک کر من کو یکسو کر کے اس آسن پر بیٹھے ہوئے انتہ کرن کی صفائی کے لئے یوگ کا ابھیاس کرے۔

۱۔ ۲۔ من کو یکسو کرنے سے پیشتر من اور اندریوں کو وشیوں سے ہٹانا ضروری ہے۔ ۳۔ باطن کی صفائی کے لئے۔ ۴۔ دھیان یوگ کی مشق کرے۔

(۱۳) اور جسم سر اور گردن کو سیدھا اور بے حرکت رکھ کر اور اپنی ناک کی نوک پر نظر کو قائم کر کے اِدھر اُدھر نہ دیکھتے ہوئے۔

۱۔ یہاں جسم سے مراد بدن کا وہ حصہ ہے۔ جو کہ کمر سے اوپر اور گردن سے نیچے ہے۔ ۲۔ ناک کے اگلے حصے کو دیکھتے ہوئے۔ ۳۔ کسی بیرونی شے کو نہ دیکھتے ہوئے۔

(۱۴) من کو شانت کر کے بے خوف ہو کر برہمچریہ کے برت میں قائم رہ کر مجھ میں خیال کو لگا کر مجھکو ہی سب سے اعلےٰ سمجھ کر یوگی دھیان کرے۔

۱- من کی سب برتیوں (رجحان) کو روک کر۔ ۲- سب سے بے خوف ہو کر۔ ۳- برہمچریہ کا برت (عہد) یہ ہے کہ مجرد رہے اور گورو کی خدمت کرے۔ ۴- پرمیشور میں چت (خیال) کو لگا کر۔ ۵- پرمیشور کو سب سے اعلےٰ پدارتھ جان کر۔ دھیان یوگ کی مشق کرے۔ یہ عمل کسی کامل عامل سے سمجھ لینا چاہیئے۔ ورنہ اس میں کامیابی مشکل ہے۔

(۱۵) جو یوگی من کو قابو کر کے اسطرح ہمیشہ یوگ کا ابھیاس کرتا رہتا ہے۔ وہ مجھ میں رہنے والی اُس شانتی کو پاتا ہے۔ کہ جسکا انجام نروان ہے۔

۱-۲-۳-۴ جو یوگی دھیان یوگ کی مشق جاری رکھتا ہے۔ وہ پرمیشو میں رہنے والے پرم آنند کو بھوگتا ہے۔ جس سے آخیر میں موکش ملتی ہے۔ معلوم رہے کہ دھیان یوگ کے آٹھ انگ (درجے) ہیں (ا) یم (برے کاموں سے بچنا) یعنی جھوٹ نہ بولنا۔ چوری نہ کرنا۔ کسی جاندار کو نہ مارنا۔ ضرورت سے زیادہ چیز نہ لینا۔ زنا کاری نہ کرنا۔ (ب) نیم (اچھے کرموں کو کرنا) یعنی جسم اور باطن کو صاف رکھنا۔ بھوک پیاس وغیرہ کو برداشت کرنا۔ قناعت کرنا۔ ودیا پڑھنا۔ بلا خواہش کرم کرنا۔ (ج) آسن (طریق نشست بوقت ریاضت) (د) پرانایام (ضبط دم) (ھ) پرتیہار (ضبط حواس) (س) دہارنا (ضبط دل) (ص) دھیان (تصور) (ط) سمادہی (مراقبہ)۔ اور اسی وجہ سے اس یوگ کو اشٹانگ یوگ کہتے ہیں۔

(۱۶) اے ارجن! جو شخص زیادہ کھاتا ہے۔ یا بالکل ہی نہیں کھاتا۔ جو زیادہ سوتا ہے۔ یا جاگتا ہی رہتا ہے۔ اس کو یوگ میں کامیابی نہیں ہوتی۔

۱-۲- زیادہ کھانے سے انسان بیمار ہو کر اور بھوکا رہنے سے کمزور ہو کر یوگ کی مشق نہیں کر سکتا۔ پتنجل مُنی جی لکھتے ہیں کہ معدے کا نصف حصہ خوراک

کے لئے ہے۔ ایک چوتھا حصہ پانی کے لئے اور دوسرا چوتھا حصہ سانس لینے کے لئے۔ اور اگر اس سے کم یا زیادہ کھایا جائے تو یوگ میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

(۱۷) جس شخص کا کھانا۔ چلنا اور پھرنا اعتدال[۱] کیساتھ ہے جسکا کاموں کو کرنا اعتدال کیساتھ ہی جسکا سونا اور جاگنا اعتدال کیساتھ ہے۔ اسکو دکھوں کے[۲] دور کرنیوالا یوگ حاصل ہوتا ہے

۱۔ جس شخص کا ہر ایک کام نہ زیادہ ہے نہ کم۔ یعنی مناسب اور اندازہ کا ہے

۲۔ تمام دکھوں کو دور کرنے والا یوگ حاصل ہوتا ہے۔

※ ۵۔ سمادہی کی حالت اور یوگ کی تعریف کا بیان ※

(۱۸) جب اچھی طرح قابو کیا ہوا[۱] من آتما میں قائم ہو جاتا ہے اور کسی بھی چیز[۲] کی خواہش نہیں رہتی تب انسان یُکت[۳] کہلاتا ہے۔

۱۔ یکسو ہوا ہوا۔ ۲۔ کسی بھی شے کی خواہ وہ دیکھی ہو یا سُنی ہوئی ہو۔ خواہش نہیں رہتی۔ یعنی ویراگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ۳۔ آتما میں قائم ہوا ہوا۔

(۱۹) جو یوگی اپنے من کو قابو کر کے سمادہی میں رہتا ہے۔ اس کا من[۱] اس چراغ[۲] کے مشابہ ہے۔ جو ایک محفوظ جگہ پر رکھا ہوا نہیں ہلتا۔

۱-۲۔ جیسے ہوا کے جھونکوں سے محفوظ جگہ پر رکھے ہوئے چراغ کی لو نہیں ہلتی۔ ویسے ہی سمادہی میں رہتے ہوئے شخص کا من نہیں ہلتا۔

(۲۰) جس حالت میں یوگ کی مشق سے قابو میں آیا ہوا من شانت[۱] ہو جاتا ہے۔ اور جس حالت میں بُدھی سے آتما کو دیکھ کر یوگی اپنی آتما میں ہی مطمئن رہتے[۲] ہو جاتا ہے۔

۱۔ سکّن۔ ۲۔ یوگی۔ اپنی آتما کو دیکھ کر اور کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتا۔

(۲۱) جس حالت میں یوگی اندریوں[۱] سے پرے کے اور محض بدہی[۲] سے حاصل ہونے والے لامحدود[۳] سُکھ کو محسوس کرتا ہے۔ اور جس حالت میں قائم ہو کر وہ حقیقت[۴] سے کبھی نہیں ہٹتا۔

۱-۲-۳-۴۔ آتم سُکھ جو دشیوں سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور اس لئے اندریوں کی

حد سے پرے ہے اور محض ستوگنی بدھی سے حاصل ہوتا ہے۔ ۴۔ وہ اپنے اصلی
سروپ آتما سے نہیں ہٹتا یعنی آتم تت میں لگا رہتا ہے۔

(۲۲) اور جس کو پاکر وہ کسی اور فائدہ کو اس سے بڑھ کر خیال نہیں کرتا۔ اور
جس حالت میں وہ قائم ہو کر کسی بڑے دکھ سے بھی ڈانواں ڈول نہیں ہوتا

۱۔ حقیقت یعنی آتم تت۔ ۲۔ جب انسان سمادھی میں ہوتا ہے۔ تو اس کو
سردی گرمی یا کسی ہتھیار کے لگنے کی تکلیف نہیں ہوتی۔

(۲۳) دکھ کے میل سے اس علیحدگی کی حالت کو ہی یوگ کہتے ہیں۔ اور
اس یوگ کا کامل اعتقاد کے ساتھ ہمت نہ ہار کر ابھیاس کرنا چاہیے

۱۔ یوگ شاستر میں لکھا ہے۔ کہ من (دل) کی برتیوں (رجحان) کے رک
جانے کا نام یوگ ہے۔ اور چونکہ من کی برتیاں رک جانے پر آتم سکھ محسوس
ہو کر کوئی دکھ نہیں رہتا۔ اسلئے شری بھگوان نے تمام دکھوں کے دور ہو جانے
کی حالت کو یوگ کہا ہے۔ ۲۔ یوگ کو حاصل کرنے کے لئے اس میں اعتقاد رکھنا
اور ہمت نہ ہارنا ضروری ہیں۔

※۔ ۶۔ یوگ کو حاصل کرنے کے لئے من کو شانت کرنے کے طریق کا
بیان ※

(۲۴) خیال سے پیدا ہونے والی تمام خواہشات کو بالکل ترک کر کے
اور من اور اندریوں کو سب طرف سے روک کر

۱۔ چیزوں کا خیال کرنے سے ہی ان کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ ۲۔ من اور
اندریوں کو کسی شے کی طرف نہ جانے دیکر۔

(۲۵) مستقل بدھی سے آہستہ آہستہ شانت ہوتا جائے اور من کو آتما میں
ٹھہرا کر کسی اور چیز کا خیال نہ کرے۔

۱۔ ایسی بدھی سے کہ جس کے ساتھ استقلال شامل ہووے ۲۔ شانت
چت یعنی مسکن انقلاب ہوتا جائے۔ ۳۔ ۴۔ چونکہ من کا خاصہ ہے۔ کہ وہ یا تو

آتما کار رہتا ہے۔ یا اناتما کار (یعنی اسکا میلان یا تو آتما کی طرف رہتا ہے یا غیر از آتما اشیا کی طرف) اس لئے جب تک من کو آتما میں نہیں لگایا جاتا تب تک اس میں کسی نہ کسی اناتما شئے کا خیال رہنے سے وہ شانت نہیں ہوتا۔ اور اگر ابھیاس (مشق) سے من ایک دفعہ آتما میں قائم ہو جائے تو پھر وہ آتما سے نہیں ہٹتا۔ اور شانت ہو جاتا ہے۔

(۲۶) اور ایسا کرتے وقت[۱] بے قرار اور چنچل من جہاں جہاں[۲] جاوے۔ وہاں وہاں[۳] سے اسکو روک کر آتما میں لگا وے۔

۱۔ من کو آتما میں لگاتے وقت۔ ۲-۳۔ من جس جس شئے کی طرف جاوے۔ اس کو اس اس شئے سے ہٹا کر آتما میں لگا وے۔

※ ۔۷۔ یوگ حاصل ہو جانے پر گیان پیدا ہو کر انسان جیون مکت ہو جاتا ہے ※

(۲۷) جس کا من اچھی طرح شانت ہو گیا ہے جس کے تمام جذبات[۱] دور ہو گئے ہیں اور جو سب پاپوں سے مبرا[۲] اور برہم سروپ[۳] ہو گیا ہے۔ اس یوگی کو پرم آنند[۴] حاصل ہوتا ہے۔

۱۔ دل لگی وغیرہ جذبات۔ ۲۔ جس کے پاپ دور ہو گئے ہیں۔ ۳۔ برہم کی ذات۔ جیون مکت۔ ۴۔ اعلیٰ مسرت یعنی برہم سکھ محسوس ہوتا ہے۔

(۲۸) اس طرح سے ہمیشہ من کو قائم رکھتا ہوا یوگی پاپوں سے چھوٹ کر آسانی سے برہم کے ساتھ وصال[۱] ہو جانے کے لامحدود[۲] سکھ کو حاصل کرتا ہے۔

۱-۲۔ برہم میں واصل ہو جانیسے بیحد مسرت حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) جس کا من یوگ[۱] سے قائم ہو گیا ہے۔ وہ اپنے[۲] آتما کو سب جاندار وں میں اور سب جاندار[۳] وں کو اپنے آتما میں دیکھتا ہے اور اس کی نظر یکساں ہو جاتی ہے۔

۱۔ یوگ حاصل ہو کر۔ ۲۔۳۔ وہ یوگی سب کے اندر ایک ہی آتما کو اور سب کو ایک ہی آتما کے سہارے رہتے ہوئے دیکھتا ہے۔ یعنی اس کو آتما کی حقیقت کا کامل گیان حاصل ہو گیا ہے۔ ۴۔ وہ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے یعنی سب کو یکساں سمجھتا ہے۔ اب شری بھگوان آئندہ شلوک نمبر ۳۰ میں آتما اور برہم کی ایکتا کے گیان کو شروع کر کے شلوک نمبر ۳۱ میں یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اس گیان سے مُکتی حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳۰) جو مجھ[۱] کو سب میں اور میرے[۲] میں سب کو دیکھتا ہے۔ اُس یوگی سے میں[۳] دور نہیں ہوں۔ اور وہ مجھ[۴] سے دور نہیں ہے۔

۱۔۲۔ جو برہم کو آتما روپ ہو کر سب میں اور سب کو آتما روپی برہم میں مقیم دیکھتا ہے۔ ۳۔۴۔ کیونکہ وہ اپنی آتما کو برہم سمجھتا ہے۔ اور ہر ایک شخص کا آتما ہمیشہ اس کے پاس ہے۔ اس سے دور نہیں ہے۔

(۳۱) جو وحدت[۱] کا خیال من میں رکھ کر مجھ[۲] سب جانداروں میں رہنے والے کی عبادت کرتا ہے۔ وہ یوگی ہر حالت[۳] میں مجھ میں رہتا ہے۔

۱۔ جو آتما اور برہم کی ایکتا (وحدت) کا خیال دل میں رکھ کر۔ ۲۔ برہم کی جو آتما روپ ہو کر سب کے اندر رہتا ہے۔ پرستش کرتا ہے۔ ۳۔ ہمیشہ برہم میں ملا ہوا ہے۔ یعنی ہمیشہ مکت ہے۔ خواہ وہ دنیاوی کام کرے یا نہ کرے۔

(۳۲) اے ارجن! جو شخص سب جانداروں کو اپنے[۱] جیسا دیکھتا ہے اور سُکھ ہو یا دُکھ دونوں[۲] کو یکساں سمجھتا ہے وہ یوگیوں میں افضل ہے۔

۱۔ جو یکساں نظری کو حاصل کر کے سب کو اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ ۲۔ کیونکہ وہ آتما اور برہم کی ایکتا کا گیان حاصل کر کے موکش کا حق دار بن گیا ہے۔ ایسا یوگی اُن یوگیوں سے افضل ہے۔ جو پاتنجل یوگ کے ذریعہ من کو پرمیشور میں لگانے کے بجائے جس سے کہ موکش حاصل ہوتی ہے۔ دیگر چیزوں دیوتا وغیرہ میں لگاتے ہیں جس سے دنیاوی سدھیاں حاصل ہوتی ہیں۔

٭ ۸ - من ابھیاس اور ویراگ سے روکا جا سکتا ہے ٭

ارجن نے کہا۔

(۳۳) اے مدھو کے قاتل[۱]! آپ نے جو یہ یکساں[۲] نظری پیدا کرنے والا یوگ[۳] بتلایا ہے۔ میں نہیں دیکھتا کہ من کی چنچلتا[۴] کے باعث[۵] یہ[۶] استقلال کے ساتھ قائم رہے۔

۱- شری کرشن۔ ۲-۳- دھیان یوگ جس سے من کے رجحان رک کر سم درشٹی (یکساں نظری) پیدا ہو جاتی ہے۔ ۴-۵-۶- چونکہ من چنچل ہے۔ یعنی پل پل کے بعد بدل جاتا ہے۔ اس لئے اس کے رجحان کو روکنے کے لئے دھیان یوگ میں استقلال کے ساتھ لگے رہنا مشکل ہے۔

(۳۴) اے کرشن! من چنچل[۱]۔ شریر۔ سرکش[۲] اور زبردست[۳] ہے۔ اسلئے میرے خیال میں اس[۴] کا روکنا اتنا ہی مشکل ہے۔ جتنا کہ ہوا کا روکنا (مشکل ہے)

۱- بے قرار۔ ۲- جسم اور اندریوں کو متحرک کرنے والا۔ ۳- ضدی۔ ۴- اس کی برتیوں (رجحان) کا روکنا از حد مشکل ہے۔

شری بھگوان نے کہا

(۳۵) اے قوی بازوؤں[۱] والے! بیشک من چنچل ہے اور اس کا روکنا مشکل ہے۔ لیکن اے کنتی کے بیٹے[۲]! ابھیاس اور ویراگ[۳] سے یہ روکا جا سکتا ہے۔

۱-۲- ارجن۔ ۳- کسی کام کو دیر تک لگاتار کرتے رہنا ابھیاس (مشق) کہلاتا ہے۔ یہاں ابھیاس سے مراد من کو وشیوں (لذات) سے بار بار ہٹا کر آتما میں لگانا ہے۔ ۴- کسی دیکھی یا سنی چیز کو بری خیال کر کے اس کی خواہش سے آزاد ہو جانا ویراگ (ترک خواہش) کہلاتا ہے۔ واضح رہے کہ من کو روکنے کے لئے ویراگ اور ابھیاس دونو کی ضرورت ہے کسی ایک سے کام نہیں بنتا۔

(۳۶) میری رائے میں جس کا من قابو[۱] میں نہیں ہے اس کے لئے یوگ کو

حاصل کرنا مشکل ہے۔ لیکن جس کا من قابو میں ہے وہ کوشش کر کے یوگ کو حاصل کر سکتا ہے۔

۱۔ جس کا من ابھیاس اور ویراگ سے رکا ہوا نہیں ہے۔

※ ۹۔ یوگ میں ناکامیاب رہے ہوئے یوگی کا کیا انجام ہوتا ہے؟ ※

ارجن نے کہا

(۳۷) اے کرشن! (جس کا یوگ میں) عقیدہ[1] تو ہو مگر ادھوری کوشش[2] کی وجہ سے جس کا من یوگ سے ہٹ جاوے۔ ایسے شخص کا یوگ میں ناکامیاب رہنے سے کیا انجام ہوتا ہے؟

۱۔ جو یوگ کو حاصل کرنا تو چاہتا ہو۔ ۲۔ بیماری وغیرہ کوئی وگھن واقع ہو کر۔ ۳۔ یوگ کو حاصل نہ کرنے سے۔ ۴۔ بعد مرگ کیا حال ہوتا ہے؟

(۳۸) اے قوی بازوں[1] والے! وہ برہم کے راستہ[2] میں بھٹکا ہوا[3] شخص دونوں[4] میں ناکامیاب رہ کر بے[5] سہارا رہا ہوا پھٹے ہوئے[6] بادل کی طرح برباد[7] تو نہیں ہو جاتا؟

۱۔ شری کرشن۔ ۲۔ ۳۔ جو حصول برہم کے راستے میں گھبرایا ہوا ہے۔ اور منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔ ۴۔ ۵۔ اس نے یوگ میں لگ کر سکام کرموں (غرض آمیز اعمال) کو کرنا چھوڑ دیا ہے اسلئے اُسکو اِس دنیا کے یا سورگ کے سُکھ تو نہیں مل سکتے۔ اور یوگ میں ناکامیاب رہنے سے اُسکو گیان حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے اُسکو موکش بھی نہیں مل سکتی۔ پس اُس کے لئے کوئی سہارا نہیں ہے۔ ۶۔ ۷۔ جس طرح پھٹا ہوا بادل بغیر پانی برسائے کے برباد ہو جاتا ہے۔

(۳۹) اے کرشن! میرے اس شک کو آپ اچھی طرح دور کیجئے۔ آپ کے سوا اور کوئی اس شک کو رفع نہیں کر سکتا۔

شری بھگوان نے کہا۔

(۴۰) اے پارتھ[1]! ایسا شخص اس دنیا میں اور عقبےٰ میں تباہ نہیں ہوتا

(کیونکہ) اے عزیز! اچھے کرم کرنے والے کا کبھی بھی برا حال نہیں ہوتا۔

۱۔ارجن

(۴۱) جو شخص یوگ میں ناکامیاب رہ جاتا ہے۔ وہ نیک اعمال والوں کی دنیاؤں کو حاصل کر کے اور وہاں سینکڑوں برس تک رہ کر پاک اور دولت مند لوگوں کے گھر میں جنم لیتا ہے۔

۱۔ یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ یوگ سے گر جاتا ہے۔ ۲۔۳ اشومیدہ وغیرہ یگ کرنے والے لوگوں کو جو سورگ وغیرہ لوک (دنیائیں) ملتے ہیں۔ وہاں بہت مدت تک وہاں کے بھوگوں (لذّات) کو بھوگ کر (مزہ لیکر) ۴۔ نیک اعمال کرنے والے۔ ۵۔ راجہ وغیرہ کے گھر۔

(۴۲) یا وہ عقل مند یوگیوں کے ہی گھر میں پھر جنم لیتا ہے۔ مگر ایسا جنم اس دنیا میں بڑی مشکل سے ملتا ہے۔

۱۔۲۔ یا وہ عالم یوگیوں کے ہی گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب مرتے وقت دل میں کوئی باسنا (خواہش) باقی نہ رہی ہو۔ اور چونکہ اکثر لوگوں کے دل میں مرتے وقت کوئی نہ کوئی خواہش رہتی ہے۔ لہذا ایسے جنم کا ملنا بہت مشکل ہے۔

(۴۳) اے کورو کے آنند دینے والے! اِس جنم میں وہ پچھلے جنم کی بُدھی کو پاتا ہے۔ اور کامیابی حاصل کرنے کیلئے زیادہ کوشش کرتا ہے

۱۔۲۔۳۔ جو بدھی اس کو پچھلے جنم میں حاصل تھی اُسی بُدھی کو وہ اس جنم میں پاک کر یوگ میں کامیاب ہونے کے لئے پہلے سے زیادہ کوشش کرتا ہے۔

(۴۴) اپنے پچھلے جنم کی مشق سے بے بس ہو کر وہ کامیابی کی طرف کھچا جاتا ہے۔ یوگ کو جاننے کی خواہش رکھنے والا بھی کلام برہم سے اوپر چلا جاتا ہے۔

۱-۲- اس کی منشا نہ ہونے پر بھی وہ پچھلے جنم کی مشق کے زور سے یوگ میں
کامیابی حاصل کرنے کی طرف کھچا جاتا ہے۔ ۳- یوگ کا متلاشی۔ ۴- کلام برہم سے
مراد وید میں بتلائے ہوئے کرم پھل (ثمرہ اعمال) سورگ (بہشت) دولت اولاد
وغیرہ ہے۔ جن سے موکش بڑھ کر ہے۔ مطلب پچھلے آدھے شلوک کا یہ ہے
کہ جب یوگ کا خواہشمند تک بھی ترقی کرتے کرتے سورگ وغیرہ کرم پھلوں سے
اعلیٰ درجہ یعنی موکش کو حاصل کرلیتا ہے۔ تو پچھلے جنم کے یوگی کا تو ذکر ہی کیا ہے
وہ تو ضرور ہی موکش کو حاصل کرلیگا۔

(۴۵) (اس طرح) یوگی جانفشانی کے ساتھ کوشش کرتا ہوا سب پاپوں
سے چھوٹ کر کئی جنموں میں کامیابی[1] کو حاصل کر کے اعلیٰ درجہ[2] کو پاتا
ہے۔

۱- یوگ میں کامیابی۔ ۲- موکش کو حاصل کرتا ہے۔

(۴۶) یوگی تپ کرنے والوں[1] سے افضل ہے گیانیوں[2] سے بھی اعلیٰ
ہے۔ اور کرم[3] کرنے والوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لئے اے
ارجن! تو یوگی[4] ہو۔

۱- ہٹھ یوگ کرنے والوں سے یعنی ایسے اشخاص سے جو سدھی (کمال) کو حاصل
کرنے کے لئے کنوئیں میں لٹکتے ہیں۔ فاقہ کشی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۲- یہاں
گیانیوں سے مراد ودوانوں (وید شاستروں کے عالموں) سے ہے گیان حاصل
کئے ہوئے اشخاص سے نہیں ہے۔ ۳- ویدوں میں بتلائے ہوئے کامیہ
کرم (غرض آمیز اعمال) کرنے والے کرم کانڈیوں سے۔ ۴- یوگ میں لگ تا کہ
موکش حاصل ہووے۔ جو کہ ہٹھ یوگ کرنے والوں ودوانوں اور کرم کانڈیوں
کو میسر نہیں آتی۔

※ ۱۰- سب سے افضل یوگی کون ہے؟ ※

(۴۷) جو یوگی اپنا من مجھ میں قائم کر کے عقیدت کے ساتھ میرا بھجن

کرتا ہے۔ وہ میرے نزدیک سب یوگیوں سے افضل ہے

۱۔ پرمیشور میں من کو قائم کر کے۔ ۲۔ پرمیشور کی پرستش کرتا ہے۔ ۳۔ کیونکہ پرمیشور کی پرستش سے ہی موکش حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر پتنجل یوگ کے ذریعہ من کو قابو کر کے کسی دیوتا شو وغیرہ کا دھیان کیا جاوے۔ تو دنیاوی سکھ یا زیادہ سے زیادہ سورگ (بہشت) تو حاصل ہو جاتے ہیں۔ مگر موکش نہیں ملتی۔

ساتواں ادھیائے (فصل)

گیان وگیان یوگ

(علم حقیقت و معرفت)

پچھلے یعنی چھٹے ادھیائے کے آخری شلوک میں بھگوان کرشن چندر نے فرمایا ہے۔ کہ جو یوگی من کو پرمیشور میں لگا کر صدق عقیدت سے پرمیشور کا بھجن (عبادت) کرتا ہے۔ وہ سب یوگیوں سے افضل ہے۔ اب چونکہ یہ معلوم ہونا ضروری ہے۔ کہ پرمیشور کا سروپ (ذات) کیا ہے۔ کیونکہ جب تک کسی شے کا سروپ معلوم نہ ہو۔ تب تک اس میں من کو لگانا ناممکن ہے۔ لہذا شری بھگوان اس ادھیائے (فصل) میں پرمیشور کے سروپ (ذات) کو بیان کرتے ہیں۔ جسکا دھیان (تصور) کر کے پرمیشور کی عبادت کی جاوے۔ اور چونکہ دھیان یوگ سے پرمیشور کا گیان حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے شری بھگوان اس ادھیائے (فصل) میں اول اسی بات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں *

۱۔ دھیان یوگ سے پرمیشور کا گیان حاصل ہوتا ہے۔ ۲۔ پرمیشور خالق کُل عالم ہے اور اپنی دو پرکرتیوں (طاقتوں) سے تمام مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ ۳۔ پرمیشور سب سے اعلےٰ عنصر۔ کُل عالم کا سہارا اور قائم بالذات ہے۔ ۴۔ پرمیشور کا گیان حاصل کرنے کے لئے تین گنوں والی ایشوریہ مایا سے پار ہونے کا ذریعہ پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) ہے۔ ۵۔ پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنے والے چار طرح کے ہیں۔ اور ان میں گیانی افضل ہے۔ ۶۔ اگیانی لوگوں کو جو دیوتاؤں کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ ناپائدار پھل (ثمرے) ملتے ہیں۔ ۷۔ پرمیشور کا سروپ ادیکت (لا

محسوس) ہے۔ لیکن مایا سے ڈھکا ہوا ہونے کے باعث لوگوں کو اس کا گیان نہیں ہوتا۔ ۸۔ گیانی لوگ پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کر کے پرمیشور کو انبھو (محسوس) کرتے ہیں۔ اور مرتے وقت بھی پرمیشور کا دھیان کرتے ہیں۔

※ ۔ا۔ دھیان یوگ سے پرمیشور کا گیان حاصل ہوتا ہے ※

شری بھگوان نے کہا

(۱) اے پارتھ ! مجھ میں من کو لگا کر اور میرا سہارا لیکر یوگ میں لگا ہوا جیسا تو بغیر شک و شبہ کے مجھ کو جانے گا۔ اُسے سن۔

ا۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ پرمیشور میں من کو لگا کر اور پرمیشور کا سہارا لیکر۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ دھیان یوگ میں لگ کر تجھ کو پرمیشور کا جو گیان حاصل ہوگا۔ وہ میں تبلاتا ہوں۔ غور سے سن۔

(۲) میں تجھ کو یہ گیان معہ وگیان کے پورے طور سے تبلاتا ہوں۔ جسکو جان کر پھر اس دنیا میں اور کچھ جاننے کے لائق باقی نہیں رہتا۔

ا۔ ۲۔ میں تجھکو پرمیشور کا گیان اور اسکا وگیان یعنی انبھو کرنا بتلاؤنگا۔ گیان اور وگیان کے معنی نوٹ ۳ و ۴ شلوک ۴۱ ادھیائے ۳۔ میں تبلائے جا چکے ہیں۔ ۳۔ جیسے لوہے کے گیان ہو جانے سے لوہے سے بنی ہوئی تمام اشیا کا گیان ہو جاتا ہے۔ جس میں محض نام اور روپ کا فرق ہے۔ ورنہ سب لوہا ہے۔ ایسے ہی برہم کا گیان ہو جانے سے تمام دنیاوی اشیا کا گیان ہو جاتا ہے۔ جو نام اور روپ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں ورنہ سب برہم کا ہی روپ ہیں۔ اُس سے غیر نہیں ہیں۔

(۳) ہزاروں لوگوں میں کوئی ہی کمال حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جو خوش قسمت کوشش کرتے ہیں۔ ان میں کوئی ہی مجھکو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے

ا۔ پرمیشور کا گیان حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ۲۔ ایسے لوگوں کو خوش

قسمت اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ موکش حاصل کرنے کے لئے پرمیشور کا گیان حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۳۔ پرمیشور کا گیان حاصل کرتا ہے۔ اب نو شلوکوں میں پرمیشور کا سروپ (ذات) تبلاتے ہیں۔

٭ ۲۔ پرمیشور خالقِ کُل عالم ہے۔ اور اپنی دو پرکرتیوں (طاقتوں) سے تمام مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ ٭

(۴) مٹی ۱۔ پانی ۲۔ ہوا ۳۔ آگ ۴۔ خلاء ۵۔ من ۶۔ بدھی۔ اہنکار ان آٹھ اقسام میں میری پرکرتی تقسیم ہوئی ہے۔

۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔ یہاں مٹی۔ پانی۔ ہوا۔ آگ اور خلاء سے مراد پانچ تن ماترائیں (عناصر کثیف کے لطیف خواص) یعنی بُو۔ ذائقہ۔ صورت۔ لمس اور آواز ہے۔ پانچ مہابھوت (عناصر کثیف) مراد نہیں ہیں جو پانچ تن ماتراؤں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۶۔ دل۔ ۷۔ عقل۔ ۸۔ انانیت۔ ۹۔ پرمیشور کی پرکرتی (طاقت)

(۵) یہ (جس کی آٹھ قسمیں بیان کی گئی ہیں) اپرا (ادنےٰ) پرکرتی ہے۔ اور اس سے علیحدہ جو جیو روپ ہے۔ اس کو اے قوی بازوؤں والے! میری پرا (اعلےٰ) پرکرتی جان جو اس دنیا کو قائم رکھتی ہے۔

۱۔ جڑھ پرکرتی (طاقت) کو اپرا (ادنےٰ) اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ یہ ناپاک دُکھ دینے والی اور بندھن (قید) کا سبب ہے۔ ۲۔ آتما جو اہنکار بدھی ملا ہُوا جیو کی شکل میں ہے۔ ۳۔ ارجن۔ ۴۔ آتما کو اعلےٰ اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ پاک اور پرمیشور کا ہی سروپ (ذات) ہے۔ ۵۔ جو اس دنیا میں داخل ہو کر اس کو قائم رکھ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اس عالم کا قیام ہے۔ کیونکہ اگر جیو نہ ہوں تو دنیا ہی نہ ہو۔

(۶) تو یہ جان لے کہ تمام مخلوق ۱ ان ہی دو نو (پرکرتیوں) سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس اس تمام دنیا کا آغاز ۲ اور انجام ۳ میں ۴ ہی ہوں

۱۔ متحرک اور غیر متحرک مخلوق ۔ ۲۔۳۔۴۔ چونکہ تمام دنیا کو پیدا کرنے والا

ان دونوں پرکرتیوں (طاقتوں) کا مالک پرمیشور ہے۔ لہذا یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ پرمیشور سے ہی تمام دنیا کا ظہور ہوتا ہے۔ اور پرمیشور میں ہی تمام دنیا سما جاتی ہے۔ مندرجہ بالا شلوک نمبر ۴۔ ۵۔ ۶۔ میں بھگوان کرشن چندر نے جڑھ (بےحس) پرکرتی اور چیتن (باحس) آتما کو پرمیشور کی دو طاقتیں بتلا کر تمام دنیا کا ان دونوں سے پیدا ہونا بیان کیا ہے۔ ان دو طاقتوں میں سے چیتن (باحس) آتما کے سروپ (ذات) کی تشریح تو شری بھگوان نے آئندہ تیرہویں اور پندرہویں ادھیائے میں کر کے اس کو پرمیشور کا ہی سروپ (ذات) اور انش (جزو یا ذرہ) بتلایا ہے۔ اور جڑھ (بےحس) پرکرتی کے سروپ (ذات) کی تشریح اس کی آٹھ قسمیں اور تین گن (خواص) بتلا کر اسی ادھیائے (فصل) میں کر دی ہے۔ اور اس کو پرمیشور کی مایا (غیر معمولی طاقت) بتلایا ہے۔ جو پرمیشور کے سہارے رہتی ہے۔ لیکن پرکرتی کی یہ تشریح کافی معلوم نہیں ہوتی۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ یہاں پر پرکرتی اور اس کے تینوں گنوں کا بیان واضح طور پر کر کے یہ بتلایا جاوے کہ اس پرمیشور کی جڑھ پرکرتی اور چیتن آتما دونوں طاقتوں سے دنیا کی پیدائش کس طرح ہوتی ہے۔ معلوم رہے کہ پرکرتی اویکت (اندریوں کو محسوس نہ ہونے والی) اتی سوکھشم (لطیف ترین) ابتدائی حالت مادہ کو کہتے ہیں۔ کہ جس سے دنیا کی تمام ویکت (اندریوں کو محسوس ہونے والی) چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں۔ اُن سب میں تین مختلف خواص موجود ہیں۔ ایک گن (اچھا خاصہ) دوسرا اوگن (برا خاصہ) اور تیسرا گن سے اوگن میں یا اوگن سے گن میں بدلتا ہوا خاصہ جو گن اور اوگن کا درمیانی خاصہ ہے۔ ان تینوں خواص کو بالترتیب ستوگن۔ تموگن اور رجوگن کہتے ہیں۔ اور یہ تینوں گن تمام چیزوں کے کارن (علت) پرکرتی میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ کیونکہ جو گن کاریہ (معلول) میں ہوتے ہیں۔ وہ کارن (علت) میں بھی ضرور موجود ہونے چاہیئے۔ (تلک ٹیکا) جب تک بےحس (حرکت) پرکرتی میں یہ تینوں گن برابر برابر رہتے ہیں۔ تب تک پرکرتی کی سامیہ اوستھا (حالتِ مساوات)

قائم رہتی ہے۔ اور دنیا پرلے اوستھا (حالت عدم) میں رہتی ہے۔ لیکن جب پیدائش دنیا کا وقت آتا ہے۔ اور پرمیشور کی خواہش دنیا کو پیدا کرنے کی ہوتی ہے۔ تب وہ اپنی چیتن شکتی (باحس طاقت) آتما کو جو پرمیشور کا ہی انش (جزو یا ذرہ) ہے اپنی جڑ شکتی (بےحس طاقت) پرکرتی کے اندر داخل کر دیتا ہے جس سے پرکرتی میں حرکت پیدا ہو کر اس کی سامیہ اوستھا (حالت مساوات) ٹوٹ جاتی ہے اور ست۔ رج اور تم تینوں گن کم و بیش ہو کر پرکرتی میں اوّل بدھی یعنی پھیلنے کی بدھی (عقل) کا ظہور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس بدھی کے ظہور ہو جانے سے پرکرتی پھیلنے لگتی ہے اور مجموعی طور پر دنیا دی مادہ نمودار ہو جاتا ہے۔ لیکن جب تک اس مجموعی مادہ میں انفراد پیدا نہیں ہو جاتا تب تک دنیا کی مختلف چیزیں نہیں بنتیں۔ پس بدھی کے بعد پرکرتی میں انفراد پیدا کرنے والے اہنکار (انانیت) کا ظہور ہو جاتا ہے اور اہنکار میں جس کے اندر ست۔ رج اور تم تینوں گن موجود ہیں۔ ایک دفعہ ستوگن زیادہ ہو کر من (دل) پانچ گیان اندریوں (حواس مدرکہ) اور پانچ کرم اندریوں (حواس محرکہ) کی قوتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ اور دوسری دفعہ تموگن زیادہ ہو کر پانچ تن ماتراؤں (عناصر کثیف کے لطیف خواص) کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تیسری دفعہ رجوگن زیادہ ہو کر پانچ پرانوں (انفاس) کا ظہور ہوتا ہے۔ لیکن اب تک جو دنیا بنی ہے۔ وہ تمام سوکھشم (لطیف) ہے۔ اب سوکھشم دنیا سے استھول دنیا اس طرح بنتی ہے۔ کہ اوّل پانچ تن ماتراؤں (عناصر کثیف کے لطیف خواص) سے بتدریج پانچ مہابھوت (عناصر کثیف) پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی اوّل ایک گن (آواز) والا خلا۔ پھر دو گنوں (آواز اور لمس) والی ہوا۔ پھر تین گنوں (آواز۔ لمس اور صورت) والی آگ پھر چار گنوں (آواز۔ لمس۔ صورت اور ذائقہ) والا پانی اور پھر پانچ گنوں (آواز۔ لمس صورت۔ ذائقہ اور بو) والی مٹی پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد ان پانچوں مہابھوتوں (عناصر کثیف) کے کم و بیش میل سے بے اندریوں والی دنیا۔ پتھر لوہا۔ سونا۔ وغیرہ بن جاتے ہیں۔ اور پھر ان ہی پانچ مہابھوتوں (عناصر کثیف)

کے اندریوں کی قوتوں کے ساتھ ملجانے سے۔ آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ اندریاں بن کرمت بتدریج اندریوں والی دنیا بن جاتی ہے یعنی اول درخت بیل وغیرہ جن کے بہت ہی کم اندریاں ہیں۔ پھر پرند چرند جنکے درخت بیل وغیرہ نباتات کی نسبت زیادہ اندریاں ہیں۔ اور آخر میں انسان جس کے تمام اندریاں ہیں اور اسی وجہ سے جو تمام مخلوقات میں افضل کہلاتا ہے۔ بن جاتے ہیں۔ اور جب پرلے (قیامت) کا وقت آتا ہے تو پرمیشور اپنی چیتن شکتی (باحس طاقت) آتما کو اپنی جڑ شکتی (بےحس طاقت) پرکرتی میں سے نکال لیتا ہے جس سے تمام ستھول (کثیف) اور سوکھشم (لطیف) دنیا پرکرتی میں مل کر پرکرتی روپ ہو جاتی ہے۔ پرلے کا بیان شری بھگوان نے آئندہ آٹھویں ادھیائے میں کیا ہے۔ ملاحظہ ہو شلوک ۱۸ و ۱۹ معہ تشریح۔

- نوٹ -

پیدائش دنیا کی مزید توضیح کے لئے آئندہ صفحہ پر شجرہ پیدائش دنیا دیا گیا ہے۔

شجرہ پیدائش دنیا
پربرہم پرمیشور
پرکرتی (آتما روح) پرکرتی
پرکرتی (ابتدائی حالت مادہ)
بدھی (عقل)
اہنکار (انانیت)
بے اندریوں والی دنیا
اندریوں والی دنیا
یعنی عالم حیوانات (انسان، چرند، پرند وغیرہ)
و عالم نباتات (درخت بیل وغیرہ)
یعنی عالم جمادات (پتھر لوہا سونا وغیرہ)
پانچ تن ماترائیں (عناصر کثیف کے لطیف خواص)
آواز لمس صورت ذائقہ بو
پانچ پران (انفاس)
پران اپان ویان سمان اودان
پانچ مہا بھوت (عناصر کثیف)
خلا ہوا آگ پانی مٹی
من (دل)
پانچ کرم اندریوں (حواس محرکہ) کے قوائے
پانچ گیان اندریوں (حواس مدرکہ) کے قوائے
دیکھنے کی قوت سونگھنے کی قوت سننے کی قوت چکھنے کی قوت حس کی قوت
آنکھ ناک کان زبان کھال
پکڑنے کی قوت چلنے کی قوت بولنے کی قوت فضلہ کو باہر نکالنے کی قوت پیشاب کو باہر نکالنے کی قوت
ہاتھ پاؤں زبان مقعد عضو تناسل

※۔ ۳۔ پرمیشور سب سے اعلےٰ عنصر کل عالم کا سہارا اور قائم بالذات ہے ※

(۷) اے دھننجے! مجھ سے اعلےٰ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ تمام دنیا مجھ میں اس طرح پروئی ہوئی ہے جس طرح کہ دھاگے میں منکے (پروئے ہوئے ہوتے ہیں)

۱۔ ارجن۔ ۲۔ پرمیشور سب سے اعلےٰ عنصر ہے۔ ۳۔ پرمیشور میں پروئی ہوئی ہے۔ ۴۔ جیسے دھاگہ ہر ایک منکے کے اندر موجود اور اس کا سہارا ہے۔ ویسے ہی پرمیشور ہر ایک شے کے اندر بشکل آتما کے موجود اور اس کا سہارا ہے۔ اب آئندہ سات شلوکوں میں اسی کی تشریح کرتے ہیں۔

(۸) اے کنتی کے بیٹے! میں پانی میں رس ہوں۔ چاند اور سورج میں روشنی ہوں۔ سب ویدوں میں اوم کار ہوں۔ خلاء میں آواز ہوں۔ مردوں میں مردانگی ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ذائقہ جو پانی کا جوہر ہے وہ پرمیشور ہے۔ اوم کار جو ویدوں کا عطر ہے وہ پرمیشور ہے۔ آواز جو آکاش کا جوہر ہے وہ پرمیشور ہے غرضیکہ ہر ایک شے کا جوہر پرمیشور ہے۔

(۹) میں مٹی میں خوشبو ہوں جس کے سہارے وہ شے رہتی ہے۔ اور آگ میں چمک۔ سب جانداروں میں جان اور تپ کرنیوالوں کا تپ ہوں

۱۔ مٹی کے اندر جو خوشبو ہے وہ پرمیشور ہے۔ ۲۔ ریاضت کرنے والوں کی ریاضت پرمیشور ہے۔

(۱۰) اے پارتھ! مجھ کو سب جانداروں کا قدیم بیج جان میں عقلمندوں کی عقل اور جلال والوں کا جلال ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ سب جانداروں کا منبع پیدائش پرمیشور ہے۔

(۱۱) اے بھرت کے خاندان میں افضل! میں خواہش اور دلبستگی سے خالی طاقتوروں کی طاقت ہوں اور جانداروں میں دھرم کے خلاف

نہ ہونے والی خواہش ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ وشیوں (محسوسات) کی خواہش اور دل لگی سے خالی جو طاقتور لوگ ہیں۔ ان کی طاقت پرمیشور ہے۔

(۱۲) اور جتنی بھی ستوگنی۔ رجوگنی یا تموگنی چیزیں ہیں۔ ان سب کو تو مجھ سے ہی پیدا ہوا سمجھ۔ لیکن وہ مجھ میں ہیں میں اُن میں نہیں ہوں۔

۱۔ ستوگنی شے سے مراد وہ شے ہے۔ کہ جس میں تموگن اور رجوگن کی نسبت ستوگن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ ۲۔ کیونکہ یہ تمام اشیا پرمیشور کی پرکرتی سے ظہور میں آتی ہیں۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۲۔ ۳۔ ۴ شلوک ۶۔ ادھیائے ۷)۔ ۳۔ دنیا کی تمام اشیا مالا کے منکوں کی طرح پرمیشور میں پروئی ہوئی اور اس کے سہارے قائم ہیں۔ ۴۔ پرمیشور اُن دنیاوی اشیا کے سہارے قائم نہیں ہے۔ کیونکہ اسکا مادی اشیاء کی طرح ان سے لگاؤ نہیں ہے۔ اور وہ اُن کے اندر بے تعلق رہتا ہے۔ علاوہ ازیں پرمیشور کی موجودگی ان اشیاء تک ہی محدود نہیں بلکہ ان سے پرے بھی ہے۔ پس پرمیشور قائم بالذات ہے۔

⁂ ۴۔ پرمیشور کا گیان حاصل کرنے کے لئے تین گنوں والی الیشور یہ مایا سے پار ہونے کا ذریعہ پرمیشور کی اوپاسنا (عبادت) ہے۔

(۱۳) ان تین گنوں والی چیزوں سے موہے جا کر سب لوگ ان سے پرے کے مجھ فنا نہ ہونے والے کو نہیں جانتے۔

۱۔ تمام لوگ تین گنوں والی دنیاوی اشیا پر جو کہ فنا ہونے والی ہیں فریفتہ ہیں۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ اس لئے لوگ پرمیشور کو جو تین گنوں والی اشیاء سے پرے نرگن (لاصفات) اور لافانی ہے نہیں جانتے یعنی ان کو پرمیشور کا گیان (علم) نہیں ہوتا۔

(۱۴) میری اس تین گنوں والی الیشور یہ مایا سے پار ہونا مشکل ہے۔

جو میری[3] پناہ میں آتے ہیں۔ وہ ہی اس سے پار ہوتے ہیں۔

۱۔ ۲۔ پرمیشور کی ست رج اور تم گُنوں (خواص) والی پرکرتی جو پرمیشور کی مایا (طاقت) ہے۔ ۳۔ جو پرمیشور کی اوپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ وہ ہی مایا کو عبور کرتے ہیں۔ اور پرمیشور کا گیان حاصل کرتے ہیں۔

(۱۵) بیوقوف بُرے کام کرنے والے کمینے لوگ جنکا مایا سے گیان[1] جاتا رہا ہے۔ اسُری[2] حالت میں رہتے ہوئے میری[3] پناہ میں نہیں آتے۔

۱۔ جن کی عقل ماری گئی ہے۔ اور بُرے بھلے کی تمیز نہیں رہی۔ ۲۔ شیطانی حالت۔ ۳۔ پرمیشور کی اوپاسنا (عبادت) نہیں کرتے۔

×:× ۵۔ پرمیشور کی اوپاسنا (عبادت) کرنے والے چار طرح کے ہوتے ہیں۔ اور اُن میں گیانی افضل ہے ×:×

(۱۶) اے بھرت کے خاندان[1] میں افضل! چار طرح کے نیک لوگ میرا[2] بھجن کرتے ہیں۔ دُکھیا[3]۔ گیان کا خواہشمند[4]۔ حاجتمند[5] اور گیانی۔

۱۔ ارجن ۲۔ پرمیشور کی عبادت کرتے ہیں۔ ۳۔ دردمند جسکو کسی قسم کا دکھ ہو ۴۔ گیان حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والا۔ ۵۔ جسکو اولاد دولت وغیرہ کی ضرورت ہو۔ ۶۔ جسکو پرمیشور کا گیان (علم حقیقت) حاصل ہو گیا ہو۔

(۱۷) اِن میں سے گیانی جو ہمیشہ[1] لگا ہوا ایک کی[2] ہی اوپاسنا کرتا ہے سب سے اچھا ہے۔ گیانی کو میں[3] بہت پیارا ہوں اور مجکو وہ[4] بہت پیارا ہے

۱۔ لگاتار اُپاسنا (عبادت) میں لگا ہوا۔ ۲۔ محض پرمیشور کی عبادت کرتا ہے۔ ۳۔ کیونکہ گیانی کو بجز پرمیشور کے اور کسی سے محبت نہیں ہوتی۔ ۴۔ کیونکہ اُس کی اُپاسنا (عبادت) بغیر کسی خواہش کے ہوتی ہے۔

(۱۸) گو یہ سب[1] ہی اچھے ہیں لیکن گیانی تو میرا آتما[2] ہی ہے۔ کیونکہ وہ قائم دل ہوا ہوا مجھ[3] میں جو سب سے اعلےٰ مقام ہے ٹھہرا رہتا ہے۔

۱۔ کیونکہ پرمیشور کی اُپاسنا بغیر پچھلے جنم کے نیک اعمال کے نہیں ہو سکتی۔ ۲۔ برہم جیسے آتما برہم کا سروپ (ذات) ہے۔ برہم سے غیر نہیں ہے ویسے ہی گیانی بھی برہم سے غیر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو برہم سروپ آتما سمجھتا ہے۔ اور برہم کو اپنے سے غیر نہ جانکر ہمیشہ برہم میں جو سب سے اعلےٰ شے ہے قائم رہتا ہے۔ لہذا پرمیشور کے تمام اُپاسکوں میں افضل ہے۔

(۱۹) بہت جنموں[۱] کے بعد یہ محسوس[۲] کر کے کہ سب واسدیو[۳] ہی ہے گیانی مجھ کو پاتا[۴] ہے۔ لیکن ایسے مہاتما کا ہونا مشکل[۵] ہے۔

۱۔۲۔۳۔ انسان کو کئی جنموں کے بعد یہ گیان حاصل ہوتا ہے۔ کہ سب کچھ واسدیو ہی ہے اس سے غیر اور کچھ نہیں ہے لفظ واسدیو کے معنی ہیں سب میں رہنے والا۔ یعنی آتما روپی برہم۔ ۴۔ پرمیشور کو پاتا ہے۔ ۵۔ کیونکہ ایسے گیان کا پیدا ہونا آسان نہیں ہے۔

✲۔ ۶۔ اگیانی لوگوں کو جو دیوتاؤں کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ ناپائدار پھل (ثمرے) ملتے ہیں ✲

(۲۰) جن لوگوں کی طرح طرح کی خواہشوں سے عقل[۱] ماری گئی ہے۔ وہ اپنے اپنے سوبھاؤں کے مطابق مختلف رسومات[۲] کو ادا کر کے دوسرے[۳] دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔

۱۔ سورگ (بہشت) وغیرہ پھلوں (ثمروں) کی خواہشات نے جن کی عقل کو برباد کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ پرمیشور کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ۲۔ جو جو رسومات اُپاسنا (عبادت) کی ویدوں کے کرم کانڈ حصہ میں تبلائی گئی ہیں۔ ۳۔ پرمیشور کے سوا اور دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔

(۲۱) جو شخص جس دیوتا کا بھگت ہو کر شردھا[۱] سے اس کی پوجا کرنی چاہتا ہے میں[۲] اس کی شردھا کو اسی میں مضبوط کر دیتا ہوں۔

۱۔ عقیدہ۔ ۲۔۳۔ پرمیشور اس کے عقیدے کو اسی دیوتا میں پختہ کر دیتا ہے۔

(۲۲) پھر اُس شردھا کو رکھ کر وہ شخص اُسی دیوتا کی پوجا میں لگ جاتا ہے۔
اور اُس (پوجا) سے میرے ہی دئے ہوئے مطلوبہ پھل کو پاتا ہے۔
۱-۲- چونکہ ہر ایک کرم (عمل) کا پھل (ثمرہ) پرمیشور کا ہی مقرر کردہ ہے۔
اس لئے دیوتا کی پوجا (پرستش) کرنے سے جو پھل (ثمرہ) حاصل ہوتا ہے۔ اُسکا
دینے والا پرمیشور ہی ہے۔ دیوتا نہیں ہے۔

(۲۳) لیکن اِن کم عقل لوگوں کو جو پھل ملتے ہیں۔ وہ بیشک ناپائدار ہوتے
ہیں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے دیوتاؤں کے پاس جاتے ہیں۔ اور
میری پوجا کرنے والے میرے پاس آتے ہیں۔
۱- یہ پھل موکش کی طرح ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ ۲- دیوتاؤں کے پاس
جاتے ہیں۔ جو خود ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ ۳- پرمیشور کے پاس جاتے
ہیں۔ جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ لیکن معلوم رہے۔ کہ پرمیشور کا حصول محض
اُن اشخاص کو ہوتا ہے۔ جو پرمیشور کی بلا کسی خواہش کے اوپاسنا کرتے ہیں۔
اور جو اشخاص پرمیشور کی خواہش رکھ کر اوپاسنا کرتے ہیں۔ ان کو پہلے تو ان
کے مطلوبہ پھل حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ پرمیشور کی بلا کسی خواہش کے
اُپاسنا کے انتہ کرن شدھ ہو جانے پر پرمیشور کو حاصل کرتے ہیں۔ پس پرمیشور
کے اُپاسکوں کا جو انجام ہوتا ہے۔ وہ دیوتاؤں کے اُپاسکوں (عابدوں) کا
نہیں ہوتا۔ اس لئے پرمیشور کی اُپاسنا کو دیوتاؤں کی اوپاسنا پر ترجیح ہے۔
×۔۔۷- پرمیشور کا سروپ اویکت (لامحسوس) ہے لیکن مایہ سے ڈھکا ہوا
ہونے کے باعث لوگوں کو اسکا گیان نہیں ہوتا×

(۲۴) بیوقوف لوگ میرے اعلےٰ اور لازوال سروپ کو نہ جانکر مجھ
اویکت کو ویکت سمجھتے ہیں۔
۱-۲-۳- پرمیشور کا سروپ اویکت (اندریوں کو محسوس نہ ہونے والا۔ غیر
نمایاں) ہے۔ لیکن بیوقوف لوگ اُس کے سروپ (ذات) کو بھی ویکت

جانداروں کو محسوس ہونے والا۔ نمایاں) سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ پرمیشور کی پرواہ نہ کر کے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔

(۲۵) میں اپنی یوگ مایہ سے ڈھکا ہوا ہونے کے باعث سب پر ظاہر نہیں ہوتا بیوقوف لوگ نہیں جانتے۔ کہ میں پیدا نہ ہونے والا اور فنا نہ ہونے والا ہوں۔

۱۔ پرمیشور ۲۔ پرمیشور اپنی جس غیر معمولی قدرت سے بشکل آتما کے پرکرتی کے اندر قیام کر کے دنیا کو پیدا کرتا ہے۔ اسکو لوگ کہتے ہیں پس یوگ مایا کے معنی ہیں وہ مایا یعنی پرکرتی جس کے ساتھ پرمیشور کا یوگ بھی شامل ہے ۳۔ ہر ایک شخص کو پرمیشور کے سروپ (ذات) کا علم نہیں ہوتا۔ صرف گیانیوں کو ہی اس کا علم ہوتا ہے۔ اور وہ پرمیشور کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ۴۔ پرمیشور تولید اور موت سے مبرا ہے۔

(۲۶) اے ارجن! میں ماضی۔ حال اور مستقبل تینوں زمانوں کے جانداروں کو جانتا ہوں۔ لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔

۱۔۲۔۳۔۴۔ پرمیشور کو سروگیہ (ہمہ دان) ہونے کی وجہ سے تینوں زمانوں کے جانداروں کی حقیقت کا علم ہے۔ ۵۔ بجز چند گیانی اشخاص کے اور کسی کو پرمیشور کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔

(۲۷) اے بھارت! اس دنیا کے اندر تمام جاندار رغبت اور نفرت سے پیدا ہونے والے (متضاد) جوڑوں کے موہ سے اے دشمنوں کو مغموم کرنے والے! اگیان کے بس ہو رہے ہیں۔

۱۔ ارجن ۲۔ اس جگت کے اندر ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۸۔ سکھ۔ دکھ وغیرہ متضاد جوڑے جو کہ رغبت اور نفرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ انسان کو بھرم میں پھنسا کر پرمیشور کے سروپ (ذات) کا علم ہونے نہیں دیتے۔ اور دوشیوں کی طرف ہی راغب رکھتے ہیں۔ ۷۔ ارجن

※ ۔۸۔گیانی لوگ پرمیشور کی اُپاسنا کر کے پرمیشور کو اہنو (محسوس) کرتے ہیں اور مرتے وقت بھی پرمیشور کا دھیان کرتے ہیں ※

(۲۸) (لیکن) جن نیک اعمال والے لوگوں کے پاپ ختم ہو گئے ہیں وہ (متضاد) جوڑوں کے موہ سے چھوٹ کر مضبوط ارادے سے میری پوجا کرتے ہیں۔

۱۔۲۔ پچھلے جنم میں نیک اعمال کرنے سے جنکے قلب صاف ہو گئے ہیں اور جن میں رغبت (راگ) اور نفرت (دویش) نہیں رہا۔ ۳۔۴۔ وہ موہ کے جال سے چھوٹ کر استقلال کے ساتھ پرمیشور کی عبادت کرتے ہیں۔

(۲۹) (اس طرح) جو لوگ میرا سہارا لے کر بوڑھاپے اور موت سے رہا ہونے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ وہ برہم۔ ادھیاتم اور کرم کو جانتے ہیں

۱۔ پرمیشور کا سہارا لیکر یعنی پرمیشور کی عبادت کر کے۔ ۲۔۳۔ بوڑھاپے اور موت کے دکھوں سے چھوٹنے کے لئے۔ ۴۔۵۔۶۔ برہم۔ ادھیاتم اور کرم کی تعریف شری بھگوان نے آٹھویں ادھیائے میں خود کر دی ہے۔

(۳۰) جو ادھی بھوت۔ ادھی دیو اور ادھی یگ میں مجھ کو جانتے ہیں وہ قائم چت والے مرنے کے وقت بھی مجھ کو جانتے ہیں۔

۱۔۲۔۳۔ ادھی بھوت۔ ادھی دیو اور ادھی یگ کی تعریف شری بھگوان نے آٹھویں ادھیائے میں خود کر دی ہے۔ ۴۔ پرمیشور کو اہنو (محسوس) کرتے ہیں یعنی جنہوں نے یہ اہنو کر لیا ہے کہ ادھی بھوت ادھی دیو اور ادھی یگ سب کچھ پرمیشور ہی ہے۔ ۵۔۶۔۷۔۸۔ مرتے وقت جب بیہوشی کا عالم ہوتا ہے پرمیشور کا یاد آنا مشکل ہے۔ لیکن جن اشخاص کا چت پرمیشور کو اہنو کر لینے سے ہمیشہ پرمیشور میں لگا رہتا ہے۔ وہ مرتے وقت بھی پرمیشور کو یاد کرتے ہیں۔ یعنی پرمیشور کا دھیان کرتے ہیں۔ اور وہ لبعد مرگ پرمیشور کو پہنچ کر موکش کو حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ آئندہ ادھیائے میں تبلایا گیا ہے۔

آٹھواں ادھیائے (فصل)

اکشر برہم یوگ

(وصال الہٰی)

پچھلے یعنی ساتویں ادھیائے کے آخری دو شلوکوں میں بھگوان کرشن چندر نے برہم۔ ادھیاتم۔ ادھی دیو ادھی بھوت وغیرہ چیزوں کا ذکر کرکے یہ بتلایا ہے کہ جو شخص ان سب میں ایک ہی برہم کو دیکھتا ہے۔ وہ مرتے وقت بھی برہم کا دھیان (تصوّر) کرتا ہے۔ لیکن چونکہ ارجن برہم۔ ادھیاتم۔ ادھی بھوت وغیرہ چیزوں کو نہیں سمجھا اس لئے اُس کو خواہش ہوئی کہ وہ شری بھگوان سے ان کی تشریح کراوے۔ اور نیز معلوم کرے کہ مرتے وقت برہم کا دھیان کس طرح کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارجن کے یہی سوال پیش کرنے پر شری بھگوان اس ادھیائے میں اول برہم ادھیاتم وغیرہ چیزوں کی تشریح کرتے ہیں۔ اور پھر بتلاتے ہیں۔ کہ مرتے وقت ابھیاس (مشق) کی مدد سے سمادھی (مراقبہ) میں قائم ہو کر اوم کا جاپ (ورد) کرتے ہوئے برہم کا دھیان (تصوّر) کیا جاتا ہے۔ اور اس سے برہم کو پاکر موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے۔ اور اس ادھیائے (فصل) میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ ارجن کے دریافت کرنے پر شری بھگوان کا کرم۔ ادھیاتم۔ ادھی بھوت وغیرہ چیزوں کی تشریح کرنا۔ ۲۔ مرتے وقت برہم کو یاد کرنے سے انسان برہم کو پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے ہر وقت برہم کو یاد کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ مرتے وقت بھی برہم یاد آسکے۔ ۳۔ مرتے وقت مشق کی مدد سے سمادھی میں قائم ہو کر اوم کا جاپ

(ورد) کرتے ہوئے برہم کا دھیان (تصور) کیا جاتا ہے۔ اور اس سے انسان برہم کو پہنچ جاتا ہے۔ ۴۔ برہم کو پہنچکر پھر جنم نہیں ہوتا۔ اور باقی تمام لوکوں (طبقوں) میں جاکر پھر جنم لینا پڑتا ہے۔ ۵۔ برہم دن اور برہم رات اور دنیا کے پیدا ہونے اور فنا ہونے کا وقت۔ ۶۔ پرم پد (اعلےٰ مقام) کسے کہا جاتا ہے۔ اور اس کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ ۷۔ بعد مرگ اس دنیا سے جانے کے روشن اور تاریک دو راستوں کا بیان۔ ۸۔ شری بھگوان کا برہم کے دھیان (تصور) کی عظمت کو بیان کر کے ارجن کو اس میں لگنے کا اپدیش (تلقین) کرنا۔

×۔۱۔ارجن کے دریافت کرنے پر شری بھگوان کرم۔ ادھیاتم۔ ادھی بھوت وغیرہ چیزوں کی تشریح کرتے ہیں ×۔

ارجن نے کہا

(۱) اے انسانوں میں افضل! وہ برہم کیا ہے؟ ادھیاتم کیا ہے؟ کرم کیا ہے؟ ادھی بھوت کس کو کہتے ہیں؟ اور ادھی دیو کسے کہا جاتا ہے؟

۱۔شری کرشن چندر۔

(۲) اور اے مدھو کے قاتل! اس جسم میں ادھی یگ کون اور کیسے ہے؟ اور مرتے وقت قائم چت والے لوگ آپ کو کسطرح جانتے ہیں؟

۱۔شری کرشن چندر ۔ ۲۔۳۔ برہم کا دھیان کس طرح کرتے ہیں۔

شری بھگوان نے کہا۔

(۳) سب سے اعلےٰ لافانی عنصر برہم ہے۔ جیو ادھیاتم کہلاتا ہے۔ اور جس فعل سے دنیا کی تمام اشیا پیدا ہوتی ہیں۔ اُس کو کرم کہتے ہیں ۱۔چونکہ پرکرتی کو لافانی بتلاتے ہیں۔ لہذا برہم کو جو پرکرتی کا مالک اور اس سے اعلیٰ ہے۔ سب سے اعلےٰ لافانی عنصر کہا گیا ہے۔ پرم ایشور (سب سے بڑا مالک) پرماتما (ذات اعلےٰ) اور پرم پرش (یزدا اعلےٰ) تینوں برہم کے ہی نام ہیں۔ ۲۔ جیو اہنکار (خودی) سے ملے ہوئے آتما کا نام ہے جو برہم

کا ہی سروپ (ذات) اور انش (جزو) ہے۔ ۳۔ برہم کے جس فعل سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس کو کرم کہتے ہیں۔ اور چونکہ فعل فاعل سے الگ نہیں ہوتا۔ لہذا یہ کرم برہم سے جدا نہیں ہے۔

(۴) (سب چیزوں کی) فنا ہونے والی صورت ادھی بھوت ہے اور (اس صورت کے اندر) جو پرش ہے وہ ادھی دیو ہے اور اے جسم والوں میں افضل! اس جسم میں ادھی یگ میں ہی ہوں۔

ا،۲۔ تمام چیزوں کی نظر آنے والی صورت یعنی انسان۔ چرند۔ پرند۔ درخت اور پتھر وغیرہ کا جسم جو پرکرتی سے پیدا شدہ اور فنا ہونے والی ہے۔ ادھی بھوت کہلاتی ہے۔ اور اس صورت کے اندر رہنے والے پرش یعنی آتما کو جو فنا ہونے والا نہیں ہے ادھی دیو کہتے ہیں۔ چونکہ پرکرتی اور پرش دونو برہم کی طاقتیں ہیں۔ لہذا اس سے الگ نہیں ہیں۔ ادھی بھوت اور ادھی دیوت کو بالترتیب مایا سرشٹی (کائنات مادی) اور برہم سرشٹی (کائنات روحانی) کہتے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں جتنی بھی صورتیں نظر آتی ہیں۔ وہ تمام مایا یعنی پرکرتی سے بنی ہوئی ہیں۔ اور ان صورتوں کے اندر رہنے والا جو پرش یعنی آتما ہے۔ وہ برہم کا ہی سروپ (ذات) اور انش (جزو) ہے۔ اور پتھروں سے لیکر انسانوں تک تمام موجودات میں ایک ہی ہے۔ اور اہنکار بدھی سے ملا ہوا بالشکل جیو (روح مفرد) کے رہتا ہے۔ اب آپ یہ سوال کرینگے۔ کہ کیا پتھروں اور درختوں میں بھی جنکو بے جان کہا جاتا ہے۔ آتما موجود ہے۔ اور اگر ہے تو ہمکو معلوم کیوں نہیں ہوتا۔ اس کے جواب میں ہم کہینگے کہ بیشک پتھروں اور درختوں میں بھی آہنکار اور بدھی سے ملا ہوا آتما موجود ہے۔ لیکن چونکہ عالم جمادات لوہا۔ پتھر وغیرہ کے اجسام جن میں اندریاں بالکل ہی نہیں ہیں۔ اور عالم نباتات درخت بیل وغیرہ کے اجسام جن میں بہت ہی کم اندریاں ہیں۔ بلحاظ اندریوں کے عالم حیوانات انسان۔ چرند۔ پرند وغیرہ کے اجسام جیسے مکمل نہیں ہیں اس لئے

عالمِ جمادات پتھّر لوہا وغیرہ اور عالمِ نباتات درخت بیل وغیرہ کے اجسام میں آتما کی موجودگی معلوم نہیں ہوتی۔ اور عالمِ حیوانات میں بھی جسکو جاندار کہا جاتا ہے۔ بلحاظ اندریوں کے جسقدر انسان کا جسم مکمل ہے۔ اُس قدر چرند پرند وغیرہ کے اجسام مکمل نہیں ہیں۔ اور اسی وجہ سے آتما کا گیان انسانی جسم میں ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ دیگر حیوانات کے اجسام میں اسکا حاصل ہونا مشکل ہے۔ انسان کا جسم جو بلحاظ اندریوں کے بالکل مکمل ہے۔ ستھول (کثیف) اور سوکھشم (لطیف) دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے انسانی جسم کا جو مٹی۔ پانی۔ آگ اور خلاء کا بنا ہؤا نام روپ والا حصہ ہمکو نظر آتا ہے۔ اس کو انیہ مئے کوش (اناج سے بنا ہؤا غلاف) کہتے ہیں۔ اس کثیف غلاف کے اندر ایک لطیف غلاف ہے جس کا نام پران مئے کوش (ہوا کا غلاف) ہے۔ اور جس کی بدولت انسان کا جسم حرکت کرتا ہے۔ اس لطیف غلاف کے اندر ایک اور لطیف غلاف ہے کہ جسکو من مئے کوش (من کا غلاف) کہا جاتا ہے۔ اور جس کے اندر دس اندریوں کی قوتیں بھی شامل ہیں۔ جو من کے تابع ہیں۔ یہ غلاف قوتِ خیال کا مقام ہے۔ اس لطیف من مئے کوش کے اندر ایک اور لطیف تر غلاف ہے۔ جسکا نام گیان مئے کوش (اہنکار بدھی کا غلاف) ہے یہ غلاف قوتِ تمیز کا مقام ہے۔ اور اس میں انسان کے کرموں کے سنسکار (اثرات) جمع رہتے ہیں۔ اس لطیف تر غلاف کے اندر ایک اور لطیف ترین غلاف ہے۔ جسکو آنند مئے کوش (پُر از مسرّت غلاف) کہا جاتا ہے۔ یہ غلاف پرکرتی کا ہے۔ جس کے اندر آتما منقیم ہے۔ اور اسی وجہ سے پُر از مسرّت ہے۔ ان کوشوں (غلافوں) میں سے انیہ مئے کوش (اناج سے بنا ہؤا غلاف) کو جو کہ انسانی جسم کا ستھول (کثیف) حصّہ ہے۔ ستھول شریر (جسم کثیف) کہا جاتا ہے۔ اور باقی ماندہ تمام کوشوں اور پانچ تن ماتراؤں کے مجموعے کو جو انسانی جسم کا سوکھشم (لطیف) حصہ ہے سوکھشم شریر (جسم لطیف) یا لِنگ شریر کہتے ہیں۔ ویدانت

شاستر اس سوکھشم شریر کو (جسم لطیف کو) بھی دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ایک سوکھشم (لطیف) حصہ جو پران مئے کوش۔ من مئے کوش اور گیان مئے کوش کا مجموعہ ہے۔ اور دوسرا اتی سوکھشم (لطیف تریں) حصہ جس میں محض آنند مئے کوش شامل ہے۔ جو آتما پر چڑھا ہوا پرکرتی کا غلاف ہے۔ اور کارن شریر کہلاتا ہے۔ جب تک انسان جاگرت اوستھا (حالت بیداری) میں رہتا ہے۔ تب تک مذکورہ بالا تمام کوش اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اور جب انسان سوپن اوستھا (حالتِ خواب) میں آجاتا ہے۔ تب انیہ مئے کوش کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اور باقیماندہ تمام کوش کام کرتے رہتے ہیں۔ اور جب انسان سشپتی اوستھا (گہری نیند کی حالت) میں آجاتا ہے۔ تب من مئے کوش بھی کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اور باقی کوش اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ ۳۔ ارجن ۔ ۴۔ ادھی یگ یعنی یگ میں رہنے والا دیوتا برہم ہی ہے۔ نیز یہ اپنشد میں لکھا ہے کہ وشنو یگ روپ ہے اور چونکہ یگ کرم جسم سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ادھی یگ کو جسم کے اندر رہنے والا کہا گیا ہے۔

✻۔ ۲۔ مرتے وقت برہم کو یاد کرنے سے انسان برہم کو پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ برہم کو یاد کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ مرتے وقت بھی برہم یاد آسکے✻

(۵) جو شخص مرتے وقت مجھ کو[۱] یاد کرتا ہوا جسم کو چھوڑتا ہے۔ وہ بلاشبہ مجھ کو[۲] پہنچ جاتا ہے۔

۱۔ برہم کا دھیان کرتا ہوا۔ ۲۔ برہم کو پہنچ جاتا ہے

(۶) (کیونکہ) اے کنتی[۱] کے بیٹے! انسان جس[۲] چیز کے خیال میں ہمیشہ لگا رہ کر اخیر میں اسی[۳] چیز کو یاد کرتا ہوا جسم کو چھوڑتا ہے۔ وہ اسی چیز کو پالیتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ اس شلوک میں شری بھگوان نے دو باتیں بتلائی ہیں۔ ایک یہ کہ مرنے وقت انسان کے دل میں جس چیز کا خیال ہوتا ہے۔ بعد مرگ اسکو

وہی چیز حاصل ہو جاتی ہے۔ اور دوسری یہ کہ مرتے وقت انسان کے دل میں اسی چیز کا خیال ہوتا ہے جس چیز کا خیال عمر بھر اس کے دل میں رہا ہو۔ کسی اور چیز کا خیال نہیں ہو سکتا۔

(۷) اس لئے تو ہر وقت مجھکو یاد کرتا رہ اور جنگ بھی کر۔ مجھ میں من اور بدھی کو لگا کر تو بیشک مجھ کو ہی پہنچ جا دے گا۔

۱۔ برہم کو یاد کرتا رہ۔ ۲۔ جنگ کر جو تیرا دھرم (فرض) ہے۔ اس کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۳۔ ۴۔ ہر وقت برہم کا دھیان (تصور) کرتے رہنے سے مرتے وقت برہم کا دھیان قائم ہو کر انسان برہم کو پہنچ جاتا ہے۔ اب آئندہ چھ شلوکوں میں ارجن کے اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ کہ مرتے وقت برہم کا دھیان کس طرح کیا جاتا ہے۔

※ ۳۔ مرتے وقت مشق کی مدد سے سمادھی میں قائم ہو کر اوم کا جاپ (ورد) کرتے ہوئے برہم کا دھیان کیا جاتا ہے۔ اور اس سے انسان برہم کو پہنچ جاتا ہے۔ ※

(۸) اے پارتھ! مشق کی مدد سے من کو قائم کر کے اور کسی طرف نہ جانے دیکر انسان پُرنور پرم پُرش کا دھیان کرتا ہوا اُسی (پرم پرش) کو پہنچ جاتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ دھیان یوگ کی مشق کی مدد سے۔ ۳۔ ذات اعلےٰ یعنی برہم۔

(۹) جو کوئی سب کچھ جاننے والے، قدیم، حاکم کل، لطیف ترین، سب کے سہارے، خیال میں نہ آسکنے والی ذات والے، سورج کی مانند جلال والے اور تاریکی سے پرے کے پُرنور پرم پُرش کا۔

۱۔ جو سروگیہ یعنی ہمہ دان ہے۔ ۲۔ جس کی ابتدا نہیں ہے یعنی ازلی ہے۔ ۳۔ کُل دنیا کا حاکم ہے۔ ۴۔ نہایت ہی لطیف ہے۔ ۵۔ تمام دنیا کا سہارا ہے ۶-۸۔ خیال میں نہیں آسکتا۔ ۷۔ اگیان سے پرے۔ یہ برہم کے سروپ کا بیان

ہے جس کا مرتے وقت دھیان کرنا چاہیئے۔

(۱۰) مرتے وقت بھگتی سے بھرپور ہو کر یوگ کی طاقت سے من کو قائم کرکے پران کو دونو بھووں کے بیچ اچھی طرح سے قائم کرکے دھیان کرتا ہے وہ اُسی پُرنور پرم پُرش کو پہنچ جاتا ہے۔

۱۔ برہم کی بھگتی ۲ دھیان یوگ کی طاقت سے۔ اس شلوک میں برہم کا دھیان کرنے کا طریق اور اس دھیان کا پھل (ثمرہ) بتلایا گیا ہے۔

(۱۱) جس کو وید کے جاننے والے اکشر کہتے ہیں جس میں جذبات سے آزاد شدہ اپنے اوپر ضبط رکھنے والے داخل ہوتے ہیں۔ اور جس کی خواہش کرکے لوگ برہمچریہ کے پابند ہوتے ہیں۔ اب وہ پد میں تجھ کو مختصر اً بتلاتا ہوں۔

۱۔ کبھی فنا نہ ہونے والا یعنی برہم۔ ۲۔ راگ (محبت) اور دویش (نفرت) سے مبرا۔ ۳۔ جتی لوگ۔ ۴۔ جسکو پانے کی خواہش کرکے۔ ۵۔ وہ مقام یعنی برہم۔

(۱۲) سب دروازوں کو بند کرکے۔ من کو ہردے میں روک کر۔ پران کو سر میں ٹھہرا کر یوگ میں لگا ہوا۔

۱۔ گیان اندریوں (حواس مُدرکہ) کو ضبط کرکے تاکہ وہ وشیوں (محسوسات) کی طرف نہ جائیں۔ ۲۔ خیال کو دل کے کنول کی طرف لگاکر۔ ۳۔ پران کو دسویں دوار سر میں ٹھہرا کر۔ ۴۔ سمادھی میں لگا ہوا۔

(۱۳) ایک حرف برہم اوم کو بولتا ہوا اور مجھ کو یاد کرتا ہوا جو جسم کو چھوڑتا ہے وہ پرم پد کو پاتا ہے۔

۱-۲- برہم کے ایک حرف والے نام اوم کا جاپ (ورد) کرتا ہوا۔ برہم کا دھیان کرتا ہوا۔ معلوم رہے۔ کہ اوم برہم کا (ذاتی) نام ہے اور باقی اس کے تمام نام صفاتی ہیں۔ ۳۔ اعلےٰ مقام یعنی برہم کو پاتا ہے۔ اِس شلوک میں یہ بتلایا گیا ہے کہ مرتے وقت برہم کے مختصر نام اوم کا جاپ (ورد) کرنا چاہیئے۔

٭برہم کو پہنچکر پھر جنم نہیں ہوتا اور باقی تمام لوکوں (طبقوں) میں جا کر پھر جنم لینا پڑتا ہے٭

(۱۴) اے پارتھ! جو کسی اور چیز کا خیال نہ کر کے ہمیشہ ہر وقت مجھکو یاد کرتا ہے وہ ہمیشہ یوگ میں لگا ہوا شخص مجھکو آسانی سے پا لیتا ہے۔

۱۔ کسی اور چیز کی طرف من نہ کرکے۔ ۲۔ ۳۔ عمر بھر اور ہر دم۔ ۴۔ برہم کو یاد کرتا ہے۔ ۵۔ دھیان (یوگ) میں لگا ہوا۔ ۶۔ برہم کو۔

(۱۵) مجھکو پہنچکر پرم سدھی کو حاصل کئے ہوئے مہاتما پھر جنم نہیں لیتے جو جنم دکھوں کی جگہ ہے اور دوامی نہیں ہے۔

۱۔ برہم کو پہنچکر۔ ۲۔ اعلےٰ کمال کو حاصل کئے ہوئے۔ ۳۔ موکش کو حاصل کر لیتے ہیں۔ ۴۔ جنم لیکر انسان دکھ بھوگتا ہے۔

(۱۶) اے ارجن! برہم لوک تک جتنے لوک ہیں سب سے واپسی ہوتی ہے۔ لیکن اے کنتی کے بیٹے! مجھکو پہنچکر پھر جنم نہیں ہوتا۔

۱۔ ۲۔ برہم لوک اس طبقہ کا نام ہے۔ جہاں برہم ہی رہتا ہے۔ اور یہ مقام یا طبقہ جو چاند لوک وغیرہ تمام طبقوں سے اعلےٰ اور اخیر کا مقام ہے کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اور باقی تمام طبقے ایک مقررہ وقت تک قائم رہ کر پرلئے (قیامت) ہونے پر فنا ہو جاتے ہیں۔ جیسا آئندہ تین شلوکوں میں بیان کیا گیا ہے اور چونکہ یہ تمام طبقے میعادی ہیں۔ لہٰذا اُن کے بھوگ بھی میعادی ہیں۔ پس جو اگیانی لوگ۔ یگ۔ دان۔ وغیرہ نیک کرموں کو کرکے ان طبقوں کے بھوگوں کو بھوگنے کے لئے ان میں جاتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے کرموں کے مطابق کوئی کم اور کوئی زیادہ میعاد تک وہاں کے بھوگوں کو بھوگ کر پھر اس دنیا میں واپس آکر جنم لیتے ہیں ۳۔ ارجن۔ ۴۔ گیانی لوگ برہم کو پہنچکر جو کبھی فنا نہیں ہوتا اور دوامی ہے۔ پھر اس دنیا میں واپس آکر جنم نہیں لیتے۔ اُپنیشدوں میں لکھا ہے کہ جو شخص برہم کی اُپاسنا کرکے برہم لوک میں پہنچ جاتا ہے۔ وہ واپس نہیں آتا۔

× ۵- برہم دن اور برہم رات اور دنیا کے پیدا ہونے اور فنا ہونے کا وقت *×*

(۱۷) جو لوگ دن اور رات کو جانتے ہیں وہ یہ جانتے ہیں۔ کہ برہم دن ایک ہزار مہا یُگوں کا ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی برہم رات ایک ہزار مہا یُگوں کی ہوتی ہے۔

۱- جو لوگ دن اور رات کو ٹھیک جانتے ہیں۔ یعنی جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ دن اور رات محض سورج کے نکل آنے اور چھپ جانے کا ہی نام نہیں ہے بلکہ اس کے معنی کچھ اور بھی ہیں۔ ۲-۴- برہم دن اور برہم رات وقت کا شمار کرنے کے لئے دو اصطلاحات بنائی گئی ہیں۔ جن سے دنیا کے قائم رہنے اور پرلے (قیامت) کی مدت کا شمار کیا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو رگ وید ادی بھاشیہ بھومکا از سوامی دیانند سرسوتی) ورنہ برہم کا نہ کوئی دن ہے اور نہ رات۔ کیونکہ وہ ذات لافانی ہے۔ ہمیشہ تھا۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ ۳- ست یُگ تریتا یُگ، دواپر یُگ اور کل یُگ ان چاروں یُگوں کا ایک مہا یُگ یا چترِ یُگی ہوتا ہے۔ ان میں سے ہمارے سال کے حساب سے کل یُگ ۴ لاکھ ۳۲ ہزار سال کا۔ دواپر یُگ ۸ لاکھ ۶۴ ہزار سال کا تریتا یُگ ۱۲ لاکھ ۹۶ ہزار سال کا اور ست یُگ ۱۷ لاکھ ۲۸ ہزار سال کا ہوتا ہے۔ پس اس حساب سے ایک مہا یُگ ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار سال کا ہو کر ایک برہم دن ۴ ارب ۳۲ کروڑ سال کا ہوتا ہے۔ جس میں دنیا قائم رہتی ہے اور جس کو کلپ کہتے ہیں۔ سمت ۱۹۸۹ تک موجودہ برہم دن یا کلپ کے ایک ارب ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۵۳ ہزار ۳۳ سال گذر چکے ہیں۔ اور موجودہ کل یگ کا ۵۰۳۳ واں سال چل رہا ہے۔

(۱۸) برہم دن کے شروع ہونے پر اویکت سے سب ویکت چیزوں کا ظہور ہو جاتا ہے اور برہم رات کے شروع ہونے پر اسی اویکت میں وہ (سب) مل جاتی ہیں۔

۱-۲- یہاں اویکت (لامحسوس) کے معنی پرکرتی (ابتدائی حالت مادہ) کے

جس سے آغاز عالم کے وقت تمام ویکت (محسوس ہونے والی) متحرک اور غیر متحرک موجودات پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۹) اے پارتھ[1]! موجودات کا وہی گروہ[2] بار بار پیدا ہو کر مجبور[3] رات کے شروع ہونے پر فنا ہو جاتا ہے۔ اور دن کے شروع ہونے پر پھر پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ جو متحرک یا غیر متحرک موجودات ایک کلپ یا برہم دن میں ہوتے ہیں۔ وہ ہی دوسرے کلپ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی کوئی نیا جیو پیدا نہیں ہوتا ۳۔ تمام موجودات کو بے بس ہو کر بار بار مرنا اور پیدا ہونا پڑتا ہے اس شلوک میں شری بھگوان نے دو باتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام جیوانادی ہیں۔ اور دوسری یہ کہ تمام جیوؤں کو بے بس ہو کر بار بار جنم لینا پڑتا ہے۔ لیکن یہ بیان نہایت مختصر ہے۔ اور شرح کا محتاج ہے۔ لہٰذا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں پر دو باتیں بتلائی جاویں۔ ایک یہ کہ اگر جیو انادی ہے تو پرلے (قیامت) کی مدت میں وہ کہاں اور کس حالت میں رہتا ہے اور دوسری یہ کہ جیو کو کس چیز کے بس ہونے کی وجہ سے بار بار جنم لینا پڑتا ہے۔ اور اسکو اس بار بار جنم لینے سے رہائی کب اور کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ معلوم رہے کہ جیو اہنکار بُدھی سے ملے ہوئے آتما کا نام ہے۔ جو چیتن آتما اور جڑھ اہنکار بُدھی یعنی انتہ کرن کا ایک مرکّب ہے۔ اور جو کرم بھی جیو کرتا ہے ان تمام کا کرنے والا اہنکار بُدھی یعنی انتہ کرن ہے۔ آتما نہیں ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ بلا موجودگی اور بغیر سہارے چیتن آتما کے جڑھ اہنکار بُدھی یعنی انتہ کرن کوئی کرم نہیں کر سکتا۔ لیکن جو اچھا یا بُرا کرم اہنکار بُدھی یعنی انتہ کرن کرتا ہے۔ اس کا آتما سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور لہٰذا وہ اس کرم سے ملوّث نہیں ہوتا۔ مثال کے لئے فرض کر لو۔ کہ ایک چراغ جل رہا ہے۔ اور ایک شخص اس چراغ کے سامنے بیٹھا ہوا اس کی روشنی کے سہارے کام کرتا

ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جو اچھا یا بُرا کام وہ شخص کرتا ہے۔ اُسکا چراغ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ چراغ اس اچھے یا بُرے کام کا ذمہ وار ہے۔ پس جو اچھے یا بُرے کرم جیو کرتا ہے۔ ان تمام کرموں کا کرنے والا اہنکار بدھی یعنی انتہ کرن ہے۔ اور وہ ہی ان کرموں سے ملوّث ہوتا ہے۔ جو بھی کرم کئے جاتے ہیں اُن تمام کے سنسکار (اثرات) اہنکار بدھی یعنی انتہ کرن میں جمع رہتے ہیں۔ اور جب پرلے ہوتی ہے۔ تب تمام جیوں کا چیتن حصہ آتما جو تمام جیوں کا ایک ہی ہے۔ پرکرتی سے نکل کر برہم میں مل جاتا ہے۔ اور جیوؤں کے جڑھ حصے انتہ کرن یعنی اہنکار بدھی جو مختلف جیوؤں کے مختلف ہوتے ہیں۔ پرکرتی روپ ہو کر پرکرتی میں چھپ جاتے ہیں۔ اور جب پیدائش عالم کا وقت آتا ہے۔ تو چیتن آتما کا جڑھ پرکرتی سے میل ہو جانے پر تمام جیو اپنے اپنے کرموں کے سنسکاروں کے مطابق نام اور روپ والے جسم کثیف حاصل کر کے جنم لے لیتے ہیں۔ پس شری بھگوان کا یہ فرمانا کہ جیو انادی ہے۔ بالکل درست ہے اور جن لوگوں کا یہ نتیجہ (یقین) ہے۔ کہ تمام جیو (روحیں) دنیا کی پیدائش کے وقت پیدا ہوتی ہیں۔ اور دنیا کے خاتمہ کے وقت فنا ہو جاتی ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو برہم جو انصاف کرنے والا اور کسی سے عداوت نہ رکھنے والا ہے۔ تمام جیوؤں کو ایک ہی طبقے (جونی) اور ایک ہی حالت میں پیدا کرتا۔ اور مخلوقات کے اندر۔ انسان۔ چرند۔ پرند۔ درخت۔ پتھر وغیرہ کی تفریق نظر نہ آتی۔ اور چونکہ تمام جیو اگیان (لاعلمی از حقیقت ذات خود) کے بس ہیں۔ اس لئے ان کو اپنے کرموں (اعمال) کے پھل (ثمرے) بھوگنے کے لئے بار بار جنم لینا پڑتا ہے۔ جب کوئی جیو انسانی جُونی کو پا کر حصول گیان کے سادھنوں (ذرائع) نشکام کرم (بے غرض اعمال) اور برہم کی اُپاسنا (عبادت) کر کے گیان حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں پرکرتی سے الگ اکرتا (فاعلیت سے مبرّا) آتما ہوں۔ تب اس کے تمام کرموں کا خاتمہ ہو جاتا

ہے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ اشلوک ۳۷۔ ادھیائے ۴) اور موجودہ جسم کے چھوڑنے کے بعد اس کے اہنکار بدھی یعنی انتہ کرن کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور اس کا آتما پربرہم پرماتما میں جا ملتی ہے۔ آتما کی اس حالت کو جس میں اُسکو جسم کی قید سے ہمیشہ کے لئے رہائی حاصل ہو جاتی ہے موکش (نجات) کہتے ہیں۔ اور جو جیو انسانی جُونی کو پا کر بھی بغیر گیان حاصل کئے جسم کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کو دوسرے جسم میں پھر داخل ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ بغیر گیان پیدا ہوئے اُس کے اہنکار بدھی یعنی انتہ کرن کا ناش نہیں ہوتا۔ اور جب تک اہنکار بدھی یعنی انتہ کرن کا ناش نہیں ہوتا۔ تب تک آتما کو جسم کی قید سے ہمیشہ کے لئے رہائی نہیں ملتی۔ مثلاً جب تک پانی موجود ہے۔ جو بمنزلہ انتہ کرن کے ہے۔ تب تک اُس کے رکھنے کے لئے کسی نہ کسی نام و روپ والے برتن کی ضرورت رہتی ہے۔ اور سورج کا عکس اس میں مقید رہتا ہے۔ جب جیو ایک انسانی جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں جاتا ہے تب وہ من دس اندریوں کی لطیف قوتوں اور پانچ تن ماتراؤں اور پانچ پرانوں کو جو اہنکار بدھی کو چھوڑ کر سوکشم شریر (جسم لطیف) کے باقیماندہ اجزا ہیں۔ اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو شلوک ۷۔۸۔ ادھیائے ۱۵) اور جیو انسانی جسم کو چھوڑ کر جس قدر نیچے کی جونیوں میں جنم لیتا جاتا ہے۔ اسی قدر اندریوں کی قوتیں اہنکار بدھی کے اندر ستوگن کی مقدار کم ہو جانے پر زائل ہوتی جاتی ہیں۔ اور پتھر لوہا وغیرہ کے اجسام میں جانے پر جیو کے ساتھ محض پانچ تن ماترائیں رہ جاتے ہیں۔ اور کوئی اندری کی قوت نہیں رہتی۔ چونکہ گیان کی پراپتی وحصول بغیر نیک کرموں کو کرنے اور برے کرموں کو چھوڑنے کے نہیں ہوتی۔ لہذا اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انسان نیک کرموں کو کرنے اور بُرے کرموں کو چھوڑنے میں سونتتر (خود مختار) ہے یا بے بس ہو کر اُسکو تمام کرم اپنے سوبھاؤ (طینت) کے مطابق کرنے پڑتے ہیں (ملاحظہ ہو شلوک ۳۳۔۳۴۔ ادھیائے ۳) اس کا جواب دینے سے پیشتر یہ بتلا دینا ضروری ہے۔ کہ انسان کوئی مفرد چیز نہیں ہے۔

بلکہ چیتن آتما یعنی روح اور جڑھ پرکرتی یعنی مادہ کا جس سے جسم بنا ہوا ہے ۔ ایک مرکّب ہے اور جو چیز جن اجزا سے مرکّب ہوتی ہے اُس چیز کے اندر ان اجزا کے خواص ضرور موجود ہوتے ہیں ۔ پس انسان کے اندر چیتن آتما اور جڑھ پرکرتی دونو کے خواص موجود ہیں ۔ چیتن آتما کا خاصہ یہ ہے کہ وہ انسان کو نیک کرموں کو کرنے اور بُرے کرموں کو چھوڑنے کے لئے اُکساتا ہے ۔ چنانچہ جب کوئی شخص شروع میں کسی بُرے کام کو کرنے لگتا ہے ۔ تو اس کے اندر سے کوئی طاقت اسکو اس بُرے کام کو کرنے سے منع کرتی ہے ۔ لیکن جب وہ شخص اس کی پرواہ نہ کر کے بُرے کرم کرتا چلا جاتا ہے ۔ تو وہ طاقت آخر خاموش ہو جاتی ہے اور جڑھ پرکرتی کا خاصہ یہ ہے کہ وہ انسان کو اپنے سوبھاؤ (پچھلے جنموں کے کرموں کے اثرات) کے مطابق کرم کرنے کی طرف مائل رکھتی ہے ۔ اس لئے اگر انسان آتما کی اُکساہٹ کی طرف توجہ دیکر نیک کرموں کو کرنے اور بُرے کرموں کو چھوڑنے کی کوشش کرے تو وہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے ۔ پس انسان نیک کرموں کو کرنے اور بُرے کرموں کو چھوڑنے میں خود مختار ہے ۔

※ ۔۶۔ پرم پد (اعلےٰ مقام) کسے کہا جاتا ہے اور اسکو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں ※

(۲۰) لیکن اِس اویکت[۱] سے بھی اعلےٰ ایک اور ازلی[۲] اویکت[۳] چیز ہے جو تمام موجودات کے فنا ہو جانے پر بھی فنا نہیں ہوتی ۔

۱۔ مذکورہ بالا اویکت (لامحسوس) پرکرتی سے ۔ ۲۔ ۳۔ برہم انادی اور اویکت (لامحسوس) شے ہے ۔ جو اویکت (لامحسوس) پرکرتی سے اعلےٰ ہے ۔

(۲۱) جس اویکت[۱] کو اکشر[۲] کہتے ہیں ۔ اسی کو پرم پد[۳] بھی کہتے ہیں ۔ جسکو پاکر پھر کوئی واپس[۴] نہیں آتا ۔ وہ ہی میرا[۵] سب سے اعلیٰ مقام ہے ۔

۱۔ برہم کو جو اویکت ہے ۔ ۲۔ لافانی ۔ ۳۔ اعلیٰ مقام ۔ ۴۔ پھر اس دنیا میں آکر جنم نہیں لیتا ۔ ۵۔ چونکہ بھگوان کرشن چندر نے بوجہ جیون مکت گیانی ہونے کے

اپنے آپ کو برہم سروپ انبھو کیا ہوا تھا۔ اس لئے وہ پرم پد برہم کو اپنا مقام بتلاتے ہیں۔

(۲۲) اے پارتھ! یہ پرم[۱] پُرش جس کے[۲] اندر تمام موجودات رہتے ہیں اور جو اس تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے[۳]۔ بلا شرکت[۴] بھگتی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۔ ذات اعلےٰ یعنی برہم جسکا شلوک نمبر ۲۰-۲۱ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ۲۔ جس طرح دھاگہ کے اندر مالا کے منکے رہتے ہیں۔ اسی طرح تمام موجودات برہم کے اندر رہتے ہیں۔ ۳۔ بسیط کُل عالم ہے۔ سب جگہ موجود ہے۔ ۴۔ ایسی بھگتی سے جس میں من کسی دوسرے کی طرف نہ جاوے اور ایک ہی میں لگا رہے۔

٭ ۷۔ بعد مرگ اس دنیا سے جانے کے روشن اور تاریک دو راستوں کا بیان ٭

(۲۳) اے بھرت کے خاندان میں افضل[۱]۔ (اب) میں تمکو وہ وقت بتلاؤنگا جس وقت میں مر کر یوگی[۲] واپس نہیں آتے۔ اور جس وقت میں (مرکر) واپس آتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ یہاں یوگی کے معنی ہیں۔ ایک تو وہ لوگ جو برہم کے دھیان (تصوّر) میں لگ کر برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں دوسرے وہ لوگ جو سورگ کی خواہش رکھ کر یگ وغیرہ نیک اعمال کو کرتے ہیں۔ ۳۔ پھر اس دنیا میں آکر جنم نہیں لیتے۔

(۲۴) آگ کے شعلے۔ دن۔ چاندنا[۱] پاکھہ اور اترائین[۲] کے چھ مہینوں میں مرکر برہم کو جاننے والے[۳] لوگ برہم[۴] کو پہنچتے ہیں۔

۱۔ چاندنی کے پندرہ روز۔ ۲۔ شروع ماگھ سے لیکر آخیر ہاڑھ تک۔ جب سورج اُتر (شمال) کی طرف رہتا ہے۔ ۳-۴۔ دھیان یوگ سے برہم کا گیان حاصل کئے ہوئے لوگ برہم لوک کو پہنچتے ہیں اور پھر جنم نہیں لیتے۔ شری شنکر آچاریہ جی اپنے بھاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ یہاں شعلہ اور دن وغیرہ سے مراد شعلہ اور

دن وغیرہ کے دیوتا ہے۔ جو جیو کو برہم لوک کو لیجاتے ہیں۔

(۲۵) دھواں۔ رات۔ اندھیرا پاکھ۔ اور دکشنائن کے چھ مہینوں میں مرکر یوگی چاند کے لوک تک پہنچکر واپس آجاتا ہے۔

۱۔ اندھیرے کے پندرہ روز۔ ۲۔ یکم ساون سے لیکر اخیر پوہ تک جب سورج دکھشن (جنوب) کی طرف رہتا ہے۔ ۳۔ یگ دان وغیرہ نیک اعمال کو کرنے والا شخص۔ ۴۔ چاند لوک ہیں جسکو سورگ لوگ بھی کہتے ہیں پہنچکر اپنے نیک اعمال کے ثمروں کو بھوگتا ہے۔ اور بھوگ ختم ہو جانے پر پھر اس دنیا میں آکر جنم لیتا ہے۔ شری شنکر آچاریہ جی اپنے بھاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ یہاں دھواں اور رات وغیرہ سے مراد دھواں اور رات وغیرہ کے دیوتا ہے۔ جو جیو کو چاند لوک کو لیجاتے ہیں۔

(۲۶) یہ دنیا کے روشن اور تاریک دو قدیم راستے ہیں۔ ایک سے جاکر واپسی نہیں ہوتی اور دوسرے سے جاکر واپسی ہوتی ہے۔

۱۔۲۔۳۔ شلوک نمبر ۲۴۔ ۲۵۔ کے اندر بیان کردہ دو راستے اس دنیا سے اوپر کے لوکوں (دنیاؤں) میں جانے کے ہیں۔ پہلا راستہ روشن اور دیویان کہلاتا ہے۔ اور دوسرا راستہ تاریک ہے جسکو پتریان کہتے ہیں۔ ۴۔ پھر اس دنیا میں آکر جنم لینا نہیں پڑتا معلوم رہے کہ یہ دو راستے محض گیانی لوگوں اور یگ۔ تپ دان وغیرہ نیک کرموں کو کرنے والے لوگوں کے لئے ہیں۔ تمام لوگوں کے لئے یہ راستے نہیں ہیں۔ جو لوگ خراب کرم کرتے ہیں وہ مرنے کے بعد کہیں نہیں جاتے اور اس دنیا میں ہی رہ کر چرند پرند وغیرہ ادنےٰ جونیوں میں جنم لیتے ہیں۔ چھاندوگ اور برہد ارنیک۔ اُپنشدوں میں لکھا ہے۔ کہ جس وقت انسان مرجاتا ہے تو جیو نام اور روپ والے جسم کثیف سے باہر نکل کر اس کے پاس ہی موجود رہتا ہے۔ اور جب وید کی ہدایت کے اتباع میں اس جسم کو آگ میں جلا دیا جاتا ہے تو وہاں سے جیو کے جانے کے تین راستے ہیں۔ ایک

راستہ تو سورج لوک کو جاتا ہے۔ اور اس کی منازل شعلہ۔ دن۔ چاند نا پاکھ۔ اُترائین کی ششماہی اور سال ہیں۔ یہ راستہ روشن ہے اور چونکہ سورج لوک میں جہاں کو یہ راستہ جاتا ہے دیوتا آباد ہیں۔ اس لئے اس راستے کو دیویان مارگ کہتے ہیں۔ دوسرا راستہ چاند لوک کو جاتا ہے۔ اور اُس کی منازل دھواں۔ رات۔ اندھیرا پاکھ۔ دکشائین کی ششماہی اور پتری لوک ہیں۔ یہ راستہ تاریک ہے اور بوجہ اسکے کہ چاند لوک کو جاتے ہوئے پہلے پتری لوک آتا ہے۔ لہٰذا اس راستے کو پتریان مارگ کہا جاتا ہے۔ تیسرا راستہ پرتھوی کو آتا ہے اور اُس کی منازل مٹی۔ نباتات خوراک۔ خون اور نطفہ ہیں۔ یہ راستہ تاریک تر ہے۔ اور چونکہ اس راستہ سے جیو اس پرتھوی پر جنم لیتا ہے۔ اس لئے یہ پرتھوی مارگ ہے۔ اب جو جیو گیان حاصل کئے ہوئے ہوتا ہے۔ وہ شعلہ کے راستے سے سورج لوک میں چلا جاتا ہے اور وہاں سے برہم لوک میں پہنچکر برہم میں واصل ہو جاتا ہے اور پھر اس دنیا میں آکر جنم نہیں لیتا۔ اور جو جیو اگیانی ہوتا ہے اور یگ۔ تپ۔ دان وغیرہ وید وکت کرم کرتا رہا ہے۔ وہ دھوئیں کے راستے سے پتری لوک سے ہوتا ہوا چاند لوک میں پہنچ جاتا ہے۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں رہ کر نیک کرموں کے پھلوں کو بھوگ چکنے پر پھر اس دنیا میں آکر جنم لیتا ہے اور جس راستہ سے جیو چاند لوک سے اس دنیا میں واپس آکر انسانی جونی میں جنم لیتا ہے۔ اُس کی منازل آکاش۔ ہوا بادل۔ بارش۔ مٹی۔ نباتات۔ خوراک۔ خون اور نطفہ ہیں۔ جو اگیانی جیو خراب کرم کرتا ہے وہ مٹی کے راستہ سے جسکو اوپر پرتھوی مارگ کہا گیا ہے۔ اس دنیا کے اندر ہی چرند۔ پرند وغیرہ ادنےٰ جونیوں میں جنم لیتا ہے۔ اور جب وہ اِن جونیوں میں رہ کر خراب کرموں کے پھلوں کو بھوگ چکتا ہے تو جسم کو چھوڑ کر پھر مٹی نباتات وغیرہ منازل کو طے کرتا ہوا انسانی جونی میں جنم لیتا ہے۔

※۸۔ شری بھگوان کا برہم کے دھیان (تصوّر) کی عظمت کو بیان کر کے ارجن کو اس میں لگنے کا اپدیش (تلقین) کرنا ※

(۲۷) اے پارتھ! یوگی ان دونو راستوں کو جانتا ہوا موہ میں نہیں پھنستا۔ اس لئے اے ارجن! تو ہر وقت یوگ میں لگا رہ۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ برہم کا دھیان (تصوّر) کرنے والے شخص۔ ۳۔ یہ جانتا ہوا کہ ایک راستے سے موکش ملتی ہے جو پائدار ہے۔ دوسرے سے سورگ جو ناپائدار ہے۔ ۴۔ سورگ کی خواہش نہیں کرتا۔ ۵۔ ہمیشہ برہم کا دھیان کرتا رہ۔

(۲۸) اس بات کو جان لینے سے یوگی ان تمام پھلوں سے جو وید، یگ، تپ اور دان کے بتلائے گئے ہیں اوپر چلا جاتا ہے۔ اور اُس مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ جو سب سے اعلےٰ اور ازلی ہے۔

۱۔ برہم کا دھیان (تصوّر) کرنے والا شخص۔ ۲۔ ۳۔ ان تمام پھلوں سے جو وید کے پڑھنے یگ اور تپ کو کرنے اور دان کے دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ بڑھ کر پھل پاتا ہے۔ یعنی موکش (نجات) کو حاصل کرتا ہے۔ ۴۔ برہم کو پاتا ہے۔ جو انادی (ازلی) اور نت (ابدی) ہے۔

نواں ادھیائے (فصل)

راج وِدّیا۔کَھیہ یوگ
(علم و رازشاہی)

ساتویں ادھیائے میں بھگوان کرشن چندر نے پربرہم پرمیشور کے اویکت سروپ کو بیان کر کے کہا ہے۔کہ جو شخص اس سروپ (ذات) کا دھیان (تصور) کر کے برہم کی اُپاسنا (عبادت) کرتا ہے۔ وہ برہم کو پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر ارجن کے دریافت کرنے پر شری بھگوان نے آٹھویں ادھیائے میں یہ بتلایا ہے کہ مرتے وقت سمادھی میں قائم ہو کر برہم کے اویکت سروپ کا دھیان (تصوّر) کیا جاتا ہے۔ اور اس سے انسان برہم کو پہنچکر موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔لیکن چونکہ معمولی سمجھ والے لوگوں کے لئے اس طریق سے موکش (نجات) کو حاصل کرنا سخت مشکل ہے۔ لہذا شری بھگوان اس ادھیائے میں حصول موکش کا ایک آسان طریق بتلاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں جو کچھ نظر آرہا ہے اس تمام کو پرمیشور کا ہی روپ سمجھ کر سروویاپی (بسیط کل) پرمیشور کا دھیان کیا جاوے جو بشکل آتما کے ہر ایک شے میں بسا ہوا ہے۔ پرمیشور کی اس طرح کی اُپاسنا کو بھگتی یوگ کہتے ہیں اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

ا۔ بھگتی یوگ کی فضیلت کا بیان۔ ۲۔ پرمیشور بسیط کُل عالم اور قیامگاہ کُل عالم ہے۔لیکن وہ ہر ایک شے سے بے تعلق رہتا ہے۔ ۳۔ پرمیشور تمام موجودات کی پیدائش و فنا اپنی پرکرتی کے ذریعہ کرتا ہے۔لہذا یہ کرم (عمل) پرمیشور کو بندھن میں نہیں ڈالتے۔ ۴۔ پرمیشور کو ماننے والے اور پرمیشور کو نہ ماننے والے

لوگوں کا بیان۔ ۵۔ جو کچھ اس دنیا میں ہے۔ سب برہم کا ہی روپ (شکل) ہے اور وہی سب کا ماں باپ اور پرورش کرنے والا ہے۔ ۶۔ ویدوں میں بتلائے ہوئے سکام (باغرض) کرموں کے پھل (ثمرے) ناپائدار ہوتے ہیں۔ ۷۔ پرمیشور اپنے بھگتوں کے گذارہ کا خود خیال رکھتا ہے۔ ۸۔ جو لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں وہ دراصل پرمیشور کی ہی پوجا (پرستش) ہے۔ مگر جو پھل ان کو ملتے ہیں وہ ادنےٰ اور ناپائدار ہوتے ہیں۔ ۹۔ جو لوگ پرمیشور کی پوجا کرتے ہیں۔ انکو آسانی رہتی ہے۔ اور ان کو اعلےٰ پھل (ثمرہ) یعنی موکش حاصل ہوتی ہے۔ ۱۰۔ پرمیشور کے نزدیک سب یکساں ہیں۔ اور اس کی بھگتی سے نیچ لوگ بھی موکش (نجات) کو حاصل کر لیتے ہیں۔ ۱۱۔ شری بھگوان کا ارجن کو پرمیشور کی بھگتی میں لگنے کا اپدیش کرنا۔

×۔ ۱۔ بھگتی یوگ کی فضیلت کا بیان ×

شری بھگوان نے کہا۔

(۱) تو عیب گیری کرنے والا نہیں ہے۔ اس لئے یہ نہایت پوشیدہ گیان معہ وگیان کے میں تجھ کو اب تبلاؤنگا جس کو جان کر تو خواری سے چھوٹ جائیگا۔

۱۔ نکتہ چینی کرنے والا شخص شش (شاگرد) بنانے کے قابل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ گرو (استاد) کی بات میں اعتقاد نہ رکھ کر اس میں نقص پکڑنے لگ جاتا ہے۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ اس ادھیائے کے اندر بیان کردہ گیان تبلاؤنگا۔ اور اس کا انبھو کرنا بھی تبلاؤنگا۔ ۵۔ تو دنیا کے دکھوں سے چھوٹ جائیگا۔

(۲) یہ (گیان) تمام علموں کا راجہ اور تمام رازوں کا راجہ ہے۔ اور سب سے بڑھ کر پاک کرنے والا۔ صریحاً نظر آنے والا۔ دھرم کے مطابق۔ سہل العمل۔ اور لافانی ہے

۱۔ تمام علموں اور رازوں میں افضل ہے۔ ۲۔ کیونکہ اس سے تمام پاپوں

(گناہوں) کا ناش ہوکر موکش حاصل ہوتی ہے۔ ۳۔ آنکھوں سے نظر آنے والا یعنی ویکت (نمایاں) ہے۔ ۴۔ اس پرعمل کرنا انسان کا دھرم (فرض) ہے۔ ۵۔ اس پرعمل کرنا آسان ہے۔ ۶۔ ہر ایک کرم اسکا پھل (ثمرہ) ختم ہوجانے پر ناش ہوجاتا ہے۔ لیکن پرمیشور کی بھگتی لافانی ہے۔ کیونکہ اس کے پھل (ثمرہ) موکش کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

(۳) اے دشمنوں کو مغموم کرنے والے! جو لوگ اس گیان پر اعتقاد نہیں رکھتے وہ مجکو نہ پہنچکر اس فانی دنیا کے راستہ میں گھومتے رہتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ پرمیشور کو نہ پاکر۔ ۳۔ ۴۔ فنا ہوجانے والی دنیا میں بار بار مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور موکش کو حاصل نہیں کرسکتے۔

✕۔ ۲۔ پرمیشور بسیط کل عالم اور قیامگاہ کل عالم ہے۔ لیکن وہ ہر ایک شئے سے بے تعلق رہتا ہے ✕

(۴) میں اس تمام دنیا میں پھیلا ہوا اویکت سروپ ہوں مجھ میں تمام موجودات کا قیام ہے۔ لیکن میرا قیام اُن میں نہیں ہے۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ پرمیشور آتما روپ ہوکر ہر ایک شئے میں بسا ہوا ہے۔ اور اُسکا سروپ اویکت (لامحسوس وغیر نمایاں) ہے۔ ۴۔ ۵۔ جس طرح دھاگہ مالا کے منکوں کی قیامگاہ ہوتا ہے اسی طرح آتما روپی پرمیشور تمام موجودات کی قیامگاہ ہے۔ ۶۔ کیونکہ پرمیشور کی ویاپکتا (موجودگی) ان موجودات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ لامحدود ہے لہذا یہ موجودات پرمیشور کی قیامگاہ نہیں ہیں۔ اب شری بھگوان یہ خیال کرکے کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ چونکہ پرمیشور تمام موجودات کی قیام گاہ ہے۔ اس لئے وہ ہر ایک شئے سے متاثر ہوتا ہوگا۔ اگلے شلوک میں آتما کی حقیقت کو بیان کرکے یہ بتلاتے ہیں۔ کہ آتما جو پرمیشور کا سروپ (ذات) ہے ہر ایک شئے سے بے تعلق رہتا ہے اور لہذا کسی شئے سے متاثر نہیں ہوتا۔

(۵) اور ان موجودات کا مجھ میں قیام بھی نہیں ہے۔ میرے ایشوریہ یوگ کو دیکھ! تمام موجودات کو ہستی میں لانے والا میرا آتما تمام موجودات کو قائم رکھ رہا ہے۔ مگر ان میں قیام نہیں رکھتا۔

۱۔ اور ایک طرح سے ان موجودات کا آتما روپی پرمیشور میں قیام بھی نہیں ہے جیسا کہ اگلے شلوک میں بیان کردہ مثال سے ظاہر ہوگا۔ ۲۔۳۔ پرمیشور اپنی جس غیر معمولی قدرت سے بشکل آتما کے پرکرتی کے اندر قیام کر کے دنیا کو بناتا ہے۔ اس کو یوگ کہتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۲ ۲ شلوک ۵ ۲ ادھیائے ۷) ۴۔۵۔ آتما جو پرمیشور کا سروپ (ذات) ہے اور تمام موجودات کی پیدائش کا کارن (سبب) ہے ہر ایک شے کے اندر بسا ہوا اسکو قائم رکھ رہا ہے۔ مگر وہ کسی شے میں قیام نہیں رکھتا۔ مطلب یہ کہ چونکہ آتما کا مادی اشیا کی طرح کسی شے سے لگاؤ نہیں ہے۔ اور وہ بے تعلق رہتا ہے۔ لہذا اس کو کسی شے کے اندر رہتا ہوا نہیں کہہ سکتے۔

(۶) جسطرح سب جگہ چلنے والی ہوا ہر جگہ آکاش میں رہتی ہے۔ اسی طرح تو مجکو سب میں قیام رکھتے ہوئے سمجھ۔

۱۔۲۔ جیسے ہوا کا جو آکاش میں سب جگہ رہتی ہے اکاش (خلاء) سے کوئی تعلق یا لگاؤ نہیں ہے۔ ویسے ہی آتما روپی پرمیشور کا جو کہ ہر ایک شے میں موجود ہے۔ کسی شے سے کچھ تعلق یا لگاؤ نہیں ہے۔ یہاں تو یہ بتلایا گیا ہے کہ دنیا کے قیام کے وقت پرمیشور بے تعلق رہتا ہے۔ اب اگلے چار شلوکوں میں یہ بتلایا جائیگا۔ کہ پرمیشور دنیا کی پیدائش اور فنا کے وقت بھی بے تعلق رہتا ہے۔
× ۳۔ پرمیشور تمام موجودات کی پیدائش اور فنا اپنی پرکرتی کے ذریعہ کرتا ہے لہذا یہ کرم پرمیشور کو بندھن میں نہیں ڈالتے ×

(۷) اے کنتی کے بیٹے! کلپ کے اختتام پر تمام موجودات میری پرکرتی میں مل جاتے ہیں۔ اور (آئندہ) کلپ کے شروع میں میں انکو پھر پیدا

کردیتا ہوں۔

۱-ارجن -۲-برہم دن جسکا شروع پیدائش عالم کا وقت اور جس کا اختتام فنا عالم کا وقت ہے -۳-پرکرتی جو پرمیشور کی مایا یعنی غیر معمولی طاقت ہے (ملاحظہ ہو تشریح شلوک ۱۸ و ۱۹ -ادھیائے ۸)-۴-پرمیشور-

(۸) میں اپنی پرکرتی کی مدد سے موجودات کے اس تمام گروہ کو جو پرکرتی کے قابو میں ہونے سے بے بس ہیں- بار بار پیدا کرتا ہوں۔

۱-۲-۳- پرمیشور جو پرکرتی کا مالک ہے- بشکل آتما کے پرکرتی میں قیام کر کے تمام جیوں کو جو کہ اپنے کرموں کے اثرات کے باعث پرکرتی کے قابو میں ہیں- یعنی جن کے کرموں کے اثرات کا خاتمہ نہ ہونے سے پرکرتی سے چھٹکارا نہیں ہوا ہر ایک کلپ کے شروع میں پیدا کرتا ہے۔

(۹) لیکن اے دھننجے! یہ کرم مجھے بندھن میں نہیں ڈالتے- کیونکہ میں ان کرموں میں دل بستہ نہیں ہوں اور ان سے بے تعلق رہتا ہوں

۱-ارجن -۲-دنیا کو پیدا کرنے اور فنا کرنے کے کرم پرمیشور کو بندھن میں نہیں ڈالتے -۳-۴-پرمیشور پھل (ثمرہ) کی خواہش رکھ کر دل کو ان کرموں میں نہیں پھنساتا اور بے تعلق رہتا ہے- اب اگلے شلوک میں شری بھگوان یہ بتلاتے ہیں -کہ پرمیشور پیدائش و فنا عالم کے کرموں سے بے تعلق کس طرح ہے-

(۱۰) میرے تحت میں پرکرتی تمام ساکن اور متحرک دنیا کو پیدا کرتی ہے- اس لئے اے کنتی کے بیٹے! یہ دنیا بنتی اور بگڑتی رہتی ہے۔

۱-پرمیشور کے زیر نگرانی اور اس کی طاقت کو پاکر پرکرتی تمام دنیا کو پیدا کرتی ہے -یعنی پیدائش عالم کا سبب پرکرتی ہے- پرمیشور نہیں ہے جیسے کہ بلا سورج کی روشنی کے کوئی بیوپار نہیں ہو سکتا لیکن بیوپار کرنے والی روشنی نہیں ہے- بیوپاری ہے یعنی بیوپار کا فاعل بیوپاری ہے روشنی نہیں ہے ویسے ہی بغیر سہارے پرمیشور کے جڑھ پرکرتی کچھ نہیں کر سکتی

لیکن کام کرنے والا پرمیشور نہیں ہے۔ پرکرتی ہے۔ ۲۔ ارجن۔ ۳۔ پیدا ہونی اور فنا ہوتی رہتی ہے۔

※ ۔۴۔ پرمیشور کو نہ ماننے والے اور پرمیشور کو ماننے والے لوگوں کا بیان ※

(۱۱) بے وقوف لوگ میرے اعلےٰ سروپ کو نہیں جانتے۔ جو کہ تمام موجودات کا سب سے بڑا مالک ہے۔ (اسلئے) وہ مجھ انسانی جسم میں ٹھیرے ہوئے کی قدر نہیں کرتے۔

۱۔ پرمیشور کی اعلےٰ ذات کو نہیں سمجھتے۔ ۲۔۳۔ لوگ پرمیشور کو جو بشکل آتما کے انسانی جسم میں مقیم ہے نہیں مانتے۔ لہٰذا وہ پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) نہیں کرتے۔

(۱۲) ان لوگوں کی امیدیں بے فائدہ۔ کرم بے فائدہ۔ گیان بے فائدہ ہیں تمیز ان کو ہوتی نہیں اور وہ راکشسی اور اُسری سوبھاؤ والے ہوتے ہیں۔

۱۔ اگنی ہوتر وغیرہ کرم۔ ۲۔ اُن کتب کا علم جن میں پرمیشور کا ذکر نہیں ہے۔ ۳۔ شیطانی طینت والے ہوتے ہیں۔

(۱۳) (اور) اے پارتھ! دیوی سوبھاؤ والے مہاتما لوگ مجھکو تمام موجودات کا مبدا جانکر اپنے من کو کسی اور طرف نہ کرکے میری اُپاسنا کرتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ فرشتہ طبیعت والے۔ ۳۔۴۔۵۔ پرمیشور کو تمام موجودات کی ابتدا جان کر اپنے من کو سب طرفوں سے روک کر پرمیشور کی عبادت کرتے ہیں۔

(۱۴) یہ لوگ کوشاں عہد کے پکے اور باادب ہو کر ہر وقت میرا ذکر اور بھگتی کرتے ہوئے بھگتی سے میری اُپاسنا کرتے ہیں۔

۱۔ پرمیشور کی حمد و ثنا کرتے ہوئے۔ ۲۔ پرمیشور کو نمسکار کرتے ہوئے۔ ۳۔۴۔ سچے پریم سے پرمیشور کی عبادت کرتے ہیں۔

(۱۵) بعض لوگ ایک سمجھ کر گیان یگ سے اور بعض علیحدہ سمجھ کر میری

جس کے سب منہ ہیں مختلف طریقوں سے اپاسنا کرتے ہیں۔

۱۔ آتما اور برہم کو ایک سمجھ کر۔ ۲۔ آتما اور برہم کی ایکتا کا گیان حاصل کر کے جوگ کیا جاوے۔ وہ گیان یگ ہے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۲۔ شلوک ۳۳۔ ادھیائے ۴)۔ ۳۔ آتما کو برہم سے علیحدہ سمجھ کر۔ ۴۔ ۵۔ برہم کی جسکے تمام دنیا میں منہ ہیں۔ یعنی دنیا کی تمام چیزیں جسکا روپ (شکل) ہیں۔ ۶۔ عبادت کرتے ہیں۔ اب اگلے چار شلوکوں میں شری بھگوان یہ بتلاتے ہیں۔ کہ پر برہم تمام شکلوں والا کس طرح ہے۔ آتما اور برہم کی ایکتا کے خیال کو ادویت باد (ہمہ اوست) اور آتما اور برہم کی علیحدگی کے خیال کو دویت باد (ہمہ از اوست) کہتے ہیں۔

※۔ ۵۔ جو کچھ ہے سب برہم کا ہی روپ (شکل) ہے اور برہم ہی سب کا ماں باپ اور پرورش کرنے والا ہے ※۔

(۱۶) شرتی یگ[۱] میں ہوں۔ سمرتی یگ[۲] میں ہوں۔ غذا[۳] میں ہوں۔ دوائیں[۴] ہوں منتر[۵] میں ہوں۔ گھی[۶] میں ہوں۔ آگ[۸] میں ہوں۔ آہوتی[۹] میں ہوں۔

۱۔ ۲۔ وہ یگ جن کا شرتی یعنی وید میں ذکر ہے۔ پرمشیور ہے۔ ۳۔ جو یگ سمرتی میں بتلائے گئے ہیں۔ ۴۔ جو خوراک یگ میں پتروں کو دی جاتی ہے۔ ۵۔ نباتاتی دوائی بوٹیوں کی سامگری۔ ۶۔ ۷۔ جو منتر ہون کرتے وقت پڑھے جاتے ہیں۔ جو گھی وغیرہ سامگری میں ڈالا جاتا ہے۔ ۸۔ وہ آگ جس میں آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ ۹۔ جس قدر سامگری ایک دفعہ ہون میں ڈالی جاتی ہے۔ اس کا نام آہوتی ہے۔ یہ سب پرمشیور کا ہی روپ ہیں۔

(۱۷) اس دنیا کا باپ۔ ماں۔ سہارا۔ اور دادا میں ہوں۔ جاننے کے لائق شے۔ پاک شے لفظ اوم اور نیز رگ وید سام وید اور یجر وید میں ہوں۔

(۱۸) (سب کا) معراج۔ پرورش کرنے والا۔ مالک۔ گواہ۔ قیامگاہ۔ پناہ۔ باعث پیدائش۔ باعث موت۔ باعث قیام۔ خزانہ اور کبھی فنا نہ ہونے والا بیج میں ہوں۔

۱۔ برے بھلے کرموں کا شاہد۔ ۲۔ دردمندوں کے لئے پناہ۔ ۳۔ قائم رہنے کا سبب۔ ۴۔ وہ تخم جس سے سب کی پیدائش ہوتی ہے۔

(۱۹) اے ارجن! میں گرمی[1] دیتا ہوں۔ میں پانی کو کھینچتا[2] ہوں اور برساتا[3] ہوں۔ میں آب حیات[4] اور موت[5] اور نیز ست[6] اور است[7] ہوں۔

۱-۲-۳۔ گرمی دینا۔ پانی کو سمندر وغیرہ سے کھینچنا اور اسکو برسانا یہ تینوں کام سورج کے ہیں۔ پرمیشور ہی سورج روپ ہوکر یہ کام کرتا ہے۔ ۴-۵۔ زندہ رکھنے اور فنا کرنے والا پرمیشور ہی ہے۔ ۶-۷۔ یہاں ست (ہست) سے مراد آتما اور است (نیست) سے مراد پرکرتی کا پھیلاؤ نام روپ والی دنیا ہے۔ اور چونکہ چیتن آتما اور جڑھ پرکرتی دونو پربرہم پرمیشور کی ہی دو طاقتیں ہیں۔ اس لئے وہ پرمیشور سے جدا نہیں ہیں۔

×۔ ۶۔ ویدوں میں بتلائے ہوئے سکام (باغرض) کرموں کے پھل (ثمرے) ناپائدار ہوتے ہیں ×۔

(۲۰) جو تینوں ویدوں[1] کے عالم، سوم رس[2] پینے والے، پاپوں سے چھوٹے ہوئے یگ[3] کر کے سورگ کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ اندر[4] کے پاک لوک میں پہنچکر دیوتاؤں کے اعلےٰ بھوگوں[5] کو بھوگتے ہیں۔

۱۔ جو لوگ رگ وید، یجروید اور سام وید کے واقف ہیں جن میں زیادہ تر کرموں کا ذکر ہے اور اتہرون وید کو نہیں جانتے جس میں برہم ودّیا زیادہ ہے یعنی جو لوک کرم کانڈ کے پیرو ہیں۔ ۲۔ سوم گلو کا نام ہے۔ جس کا رس یگ میں پیا جاتا ہے۔ ۳۔ یگ سے دیوتاؤں کی پوجا کر کے۔ ۴۔ سورگ لوک کو اندر لوک بھی کہتے ہیں ۵۔ غیر معمولی بھوگوں کا مزا لیتے ہیں۔

(۲۱) اور اس بڑے سورگ لوک کے بھوگوں کو بھوگ کر پن[1] ختم ہو جانے پر وہ پھر اس فانی دنیا میں آجاتے ہیں۔ اسطرح تینوں ویدوں میں بیان کردہ دھرموں[2] پر چلنے والے بھوگوں کے خواہشمند جاتے اور آتے رہتے ہیں

۱۔ نیک کرموں کے پھل ختم ہو جانے پر۔ ۲۔ کبھی سورگ کو جاتے ہیں اور کبھی اس دنیا میں آ جاتے ہیں۔

✻۔۔ ۷۔ پرمیشور اپنے بھگتوں کے گذارہ کا خود خیال رکھتا ہے۔ ✻

(۲۲) جو کسی اور طرف خیال نہ کر کے میرے دھیان میں لگ کر میری پوجا کرتے ہیں۔ اُن ہمیشہ یوگ میں لگے ہوئے لوگوں کے حصول اور حفاظت میں کرتا ہوں۔

۱۔ پرمیشور کے سوا اور کسی طرف من نہ کر کے۔ ۲۔ پرمیشور کے تصوّر میں لگ کر پرمیشور کی پرستش کرتے ہیں۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ جو چیز ان لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ وہ ان کو پرمیشور دیتا ہے۔ اور جو چیز ان کے پاس ہے۔ اُس چیز کی حفاظت پرمیشور کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ پرمیشور کے بھگت نشکام کرم کرنے والوں کا دنیاوی گذارہ پرمیشور کراتا ہے۔

✻۔۔ ۸۔ جو لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ دراصل پرمیشور کی ہی پوجا (پرستش) ہے۔ مگر جو پھل انکو ملتے ہیں وہ ادنےٰ اور ناپائدار ہوتے ہیں۔ ✻

(۲۳) اے کُنتی کے بیٹے! جو لوگ اور دیوتاؤں کے بھگت بنکر عقیدت کے ساتھ ان کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ بھی میری ہی پوجا کرتے ہیں۔ مگر بے قاعدہ طور پر۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ بجز پرمیشور کے کسی اور شے کو دیوتا جان کر۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ جس قدر دیوتا ہیں۔ وہ سب پرمیشور کی قدرت کے مظہرات یا پرمیشور کا ہی روپ ہیں۔ جو آتما روپ ہو کر اُن میں بسا ہوا ہے۔ ۳۔ یہ لوگ بالواسطہ طور پر پرمیشور کی ہی پرستش کرتے ہیں۔ ۴۔ قاعدہ کے خلاف یعنی دیوتاؤں کو پرمیشور کا روپ نہ جانکر اور ان کو پرمیشور سے علیحدہ سمجھ کر۔ یہ اگیان کا نتیجہ ہے۔

میں ہی سب یگوں کا بھوگنے والا اور مالک ہوں۔ لیکن یہ لوگ

میری حقیقت کو نہیں جانتے۔ اس لئے وہ گر جاتے ہیں۔

۱-۲- چونکہ تمام دیوتا پرمیشور کا ہی روپ ہیں۔ اور اس سے غیر نہیں ہیں لہٰذا جوگیہ دیوتاؤں کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اُن کو پرمیشور ہی بھوگتا ہے۔ ۳-۴- چونکہ ان لوگوں کو پرمیشور کے سروپ (ذات) کا علم نہیں ہے۔ لہٰذا ان کو موکش میسر نہیں آتی۔ اور سورگ وغیرہ کو ہی حاصل کر کے کرموں کا پھل ختم ہو جانے پر پھر اس دُنیا میں آکر جنم لیتے ہیں۔

(۲۵) دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے دیوتاؤں کے پاس۔ پتروں کی پوجا کرنے والے پتروں کے پاس۔ بھوتوں کی پوجا کرنے والے بھوتوں کے پاس جاتے ہیں۔ اور میری پوجا کرنے والے میرے پاس آتے ہیں۔

۱۔ مختلف موجودات کی پرستش کرنے والے۔ ۲۔ پرمیشور کی پرستش کرنے والے۔ مطلب اس شلوک کا یہ ہے۔ کہ جو جس کی پوجا کرتا ہے۔ وہ اسکو ہی پہنچ جاتا ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ دیوتا وغیرہ تمام پرمیشور کا ہی روپ ہیں۔ اور ان کی اُپاسنا بھی بالواسطہ طور پر پرمیشور کی ہی اُپاسنا ہے۔ مگر چونکہ لوگوں کو یہ گیان نہیں ہے۔ لہٰذا ہر ایک شخص کو اس کے خیال کے مطابق پھل ملتا ہے۔ گو اس پھل کے دینے والا پرمیشور ہی ہے۔

✲۔ ۹۔ جو لوگ پرمیشور کی پوجا کرتے ہیں۔ انکو آسانی رہتی ہے اور ان کو اعلیٰ پھل (ثمرہ) یعنی موکش حاصل ہوتی ہے ✲۔

(۲۶) جو شخص بھگتی سے ایک پتا۔ ایک پھول۔ ایک پھل یا پانی میری نذر کرتا ہے۔ میں اُس سچے دِل والے کی بھگتی سے پیش کی ہوئی چیز کو قبول کرتا ہوں۔

۱۔ بھگتی پرمیشور کے سچے پریم (عشق) کا نام ہے۔ ۲-۳- یہاں پرمیشور کو نذر کرنے سے مراد بھوکوں اور پیاسوں کو پرمیشور کے نام پر بلا کسی ثمرہ کی خواہش کے دینا ہے۔ ایسا کرنے سے پرمیشور خوش ہوتا ہے اور انسان کرموں سے بندھن (قید)

ہیں نہ پڑکر موکش (نجات) کو حاصل کرتا ہے۔ اور چونکہ پرمیشور کی پوجا کے لئے دیوتاؤں کی پوجا کی طرح زیادہ تردّد کی ضرورت نہیں ہے۔ محض پریم کی ضرورت ہے۔ لہذا پرمیشور کی پوجا آسان ہے۔

(۲۷) اے کُنتی کے بیٹے[۱]! جو کچھ تو کرے۔ جو کچھ تو کھاوے۔ جو کچھ تو دیوے[۲]۔ جو یگ کرے اور جو تپ[۳] کرے۔ وہ سب میرے[۴] لئے کر۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ دان (خیرات) دیوے۔ ۳۔ ریاضت یعنی چندرائین وغیرہ برت رکھے۔ ۴۔ پرمیشور کے لئے کر۔ اپنے لئے مت کر۔

(۲۸) اس[۱] طرح کرنے سے تو اچھے اور بُرے پھل والے کرموں سے آزاد[۲] رہیگا۔ اور سنیاس[۳] یوگ سے انتہ کرن کو صاف کرکے جیون[۴] مکت ہو جائے گا۔ اور مجھ کو پالیگا۔

۱۔ ۲۔ تمام کرموں کو پرمیشور کے لئے کرنیسے انسان کرموں سے ملوث نہیں ہوتا۔ ۳۔ جیسے کرموں کو ترک کردینے سے انسان بندھن میں نہیں پڑتا ویسے ہی کرموں کو بے تعلق ہو کر کرنے سے انسان بندھن میں نہیں پڑتا پس یہاں سنیاس یوگ کے معنی ترکِ اعمال نہیں۔ بلکہ ترکِ تعلق اعمال ہیں۔ ۴۔ بحالت زندگی ہی نجات یافتہ ہو کر بعد مرگ پرمیشور کو پالیگا۔

×۔۔۔۔ پرمیشور کے نزدیک سب یکساں ہیں اور اس کی بھگتی سے نیچ لوگ بھی موکش (نجات) کو حاصل کر لیتے ہیں ×

(۲۹) میرے[۱] نزدیک سب یکساں ہیں۔ مجھکو[۲] نہ کسی سے نفرت ہے اور نہ محبت۔ لیکن جو لوگ بھگتی سے میری[۳] اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ مجھ[۴] میں ہیں اور میں اُن میں ہوں۔

۱۔ پرمیشور کے نزدیک سب یکساں ہیں۔ ۲۔ پرمیشور کو۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ جو بھگتی سے پرمیشور کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ پرمیشور کو اپنے سے علیحدہ نہیں دیکھتے۔ مطلب اس شلوک کا یہ ہے۔ کہ اگرچہ پرمیشور آتمارُوپ ہو کر ہر ایک جاندار

کے اندر مقیم ہے۔ مگر جن لوگوں کا پرمیشور کی بھگتی کرکے نشکام کرموں کو کرنے سے انتہ کرن (باطن) صاف ہوگیا ہے۔ ان کو پرمیشور کا گیان حاصل ہوجاتا ہے۔ اور وہ پرمیشور کو اپنے سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔

(۳۰) اگر کوئی نہایت بدچلن بھی ہو۔ اور وہ کسی دوسرے کی طرف من نہ کرکے میری اُپاسنا (عبادت) کرنے لگے۔ تو اس کو اچھا سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اسکا ارادہ اچھا ہے۔

۱۔ پرمیشور کی عبادت۔ ۲۔ ۳۔ اگر کوئی شخص جو پہلے بدچلن رہا ہو۔ نیک ارادہ والا ہو کر پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنے لگ جاسے تو اس کی بدچلنی دور ہو جاتی ہے۔ اور وہ رفتہ رفتہ نکوکار بن جاتا ہے۔ جیسا کہ آئندہ شلوک میں بتلایا گیا ہے۔

(۳۱) وہ شخص جلدی ہی دھرماتما بن جاتا ہے۔ اور دوامی شانتی کو حاصل کرتا ہے۔ اے کُنتی کے بیٹے! تو یہ خوب یقین کرلے۔ کہ میرا بھگت کبھی تباہ نہیں ہوتا۔

۱۔ نکوکار۔ ۲۔ ہمیشہ رہنے والے سکون قلب کو حاصل کرتا ہے۔ ۳۔ ارجن ۴۔ پرمیشور کا بھگت تباہ نہیں ہوتا۔ اور موکش کو حاصل کرلیتا ہے۔

(۳۲) کیونکہ اے پارتھ! میری پناہ میں آکر عورتیں۔ ویش۔ شودر۔ اور جنم کے پاپی لوگ بھی پرم پد کو پا لیتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ پرمیشور کی بھگتی کرکے۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ عورت اور شودر کو وید پڑھنے کا ادھیکار نہیں ہے۔ اس لئے وہ موکش حاصل نہیں کرسکتے۔ اور ویش کو اگرچہ وید پڑھنے کا ادھیکار تو ہے۔ مگر چونکہ اسکو زیادہ کام رہنے کی وجہ سے وید پڑھنے کی فرصت نہیں ہوتی اس لئے شری بھگوان نے اس کو موکش حاصل نہ کرسکنے والوں کی ذیل میں شمار کیا ہے۔ ۶۔ جو لوگ پاپیوں (جرائم پیشہ) کے خاندان میں پیدا ہوئے ہوں۔ چنڈال لوگ۔ ۷۔ اعلےٰ درجہ

موکش کو حاصل کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ عورت۔ شودر۔ ویش اور جرائم پیشہ لوگ بھی جنکو موکش کا حاصل ہونا مشکل ہے۔ پرمیشور کی بھگتی سے موکش کو حاصل کر لیتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو۔ مدھ سودن ٹیکا)

×۔۔ ۱۱۔ شری بھگوان ارجن کو پرمیشور کی بھگتی میں لگنے کا اپدیش کرتے ہیں ×

(۳۳) پھر پاک برہمنوں[۱] اور بھگت[۲] راج رشیوں[۳] کا تو موکش حاصل کرنے میں شک[۴] ہی نہیں۔ تو[۵] اس فانی اور سکھ سے[۶] خالی دنیا میں آیا ہوا ہے اس لئے میری اپاسنا[۷] کر۔

۱۔ رشی (عارفِ کامل) کے درجے کو پہونچے ہوئے راجے جو زمانہ قدیم میں کشتری ہوتے تھے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۲۔ شلوک ۲۔ ادھیائے ۴)۔ ۲۔ برہمن اور راج رشی تو پرمیشور کی بھگتی کر کے موکش کو حاصل کرتے ہی ہیں۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ اس دنیا میں جو دکھ سے بھری ہوئی اور سکھ سے خالی اور ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے تو انسانی جسم کو پا کر پرمیشور کا بھجن کر۔ تاکہ موکش کامل ہو۔

(۳۴) تو اپنا من مجھ[۱] میں لگا۔ میرا[۲] بھگت ہو۔ میری[۳] پوجا کر۔ مجھکو[۴] نمسکار کر۔ اس طرح میرا[۵] سہارا لیکر مجھ[۶] میں من لگائے ہوئے تو مجھ[۷] کو ہی پہنچ جائیگا۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ اس شلوک میں میرا۔ مجھکو وغیرہ صیغہ متکلم کے الفاظ پرمیشور کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

دسواں ادھیائے (فصل)

وبھوتی یوگ

(مظہرات قدرت الٰہی)

پچھلے یعنی نویں ادھیائے میں بھگوان کرشن چندر نے پرمیشور کے روپوں (صورتوں) یا وبھوتیوں (مظہرات قدرت) کا جو مختصراً ذکر کیا ہے۔ اب اِس ادھیائے میں اُنہیں کا مفصل بیان ہے۔ شری بھگوان اول گذشتہ ادھیائے کے تسلسل میں یہ بتاتے ہیں۔ کہ پرمیشور ازلی اور خالقِ کُل عالم ہے۔ اور جو شخص پرمیشور کے یوگ (قدرت) اور وبھوتی (مظہرات قدرت) کو جانکر ہمیشہ پرمیشور کا دھیان (تصوّر) کرتا ہوا پریم سے اُس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسکو گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پھر ارجن کے درخواست کرنے پر پرمیشور کی لاانتہا وبھوتیوں میں سے بڑی بڑی وبھوتیوں کو بیان کرتے ہیں۔ جن کے اندر سرودیاپی (بسیطِ کل) پرمیشور کا دھیان کرنا چاہیئے۔ اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ پرمیشور انادی (ازلی) اور خالقِ کُل عالم ہے۔ ۲۔ جو شخص پرمیشور کے یوگ (قدرت) اور وبھوتی (مظہرات قدرت) کو جانکر ہمیشہ پرمیشور کا دھیان کرتا ہوا اُس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُسکو گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ ۳۔ ارجن کا شری بھگوان سے پرمیشور کی وبھوتیوں کو بیان کرنے کے لئے درخواست کرنا۔ ۴۔ شری بھگوان کا پرمیشور کی لاانتہا وبھوتیوں میں سے بڑی بڑی وبھوتیوں کو بیان کرنا۔ ۵۔ شری بھگوان کا پرمیشور کی وبھوتیوں کو مجملاً بیان کرنا۔

※۔۱۔ پرمیشور انادی (ازلی) اور خالق کُل عالم ہے۔ ※

شری بھگوان نے کہا۔

(۱) اے قوی بازؤں[1] والے! چونکہ تُو میری کلام کو سُن کر خوش ہوتا ہے۔ اس لئے میں تجھ سے تیری بھلائی کے لئے پھر ایک اعلےٰ[2] بات کہتا ہوں۔ اُسے سُن۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ گیان حاصل کرانے والی بات۔

(۲) میری ابتدا[1] کو نہ دیوتا جانتے ہیں۔ اور نہ مہرشی کیونکہ میں[2] تمام دیوتاؤں اور مہرشیوں کا خالق ہوں۔

۱۔۲۔ چونکہ تمام دیوتا اور مہرشی پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا وہ پرمیشور کی ابتدا کو نہیں جان سکتے۔

(۳) جو شخص مجھکو غیر مولود[2]۔ ازلی[3] اور تمام دنیاؤں[4] کا بڑا ایشور جانتا ہے۔ وہ ہی انسانوں میں گیانی اور تمام پاپوں[5] سے چھوٹا ہوا ہے۔

۱۔۲۔۳۔۴۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ پرمیشور نہ تو پیدا ہوا ہے۔ نہ اسکی ابتدا ہے اور وہ ہمہ اس دنیا کے تمام دنیاؤں کا بڑا مالک ہے۔ ۵۔ وہ تمام گناہوں سے آزاد ہے۔ کیونکہ پرمیشور کے گیان سے تمام گناہوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

(۴) تمیز۔ علم۔ ہوشیاری۔ معافی۔ سچائی۔ ضبط حواس[1]۔ ضبط دل[2]۔ سُکھ۔ دُکھ۔ پیدائش۔ موت۔ خوف۔ بے خوفی۔

۱۔ بیرونی حواس آنکھ ناک۔ کان وغیرہ کا ضبط۔ ۲۔ من کو لذّات سے روکنا

(۵) بے آزاری۔ یکساں نظری۔ قناعت۔ ریاضت۔ خیرات۔ نیکنامی بدنامی (وغیرہ) جانداروں کے یہ سب مختلف طرح کے حالات مجھ[1] سے ہی ہوتے ہیں۔

۱۔ جانداروں کے یہ تمام حالات جو پچھلے جنم کے کرموں کا پھل (ثمرہ)

ہیں۔ پرمیشور سے ہی ہوتے ہیں۔ جو تمام کرموں کے پھلوں کا دینے والا ہے۔

(۶) سات مہرشی[1] اور چار پہلے[2] (مہرشی) اور نیز منو[3] یہ سب میرے سنکلپ[4] سے پیدا ہوئے تھے۔ اور ان سے اس دنیا میں[5] تمام لوگ ہوئے ہیں۔

۱۔ ان ساتوں مہرشیوں کے نام بھرگو۔ مریچی۔ انترے۔ پلست۔ کرتو پلہیہ اور وششٹ ہیں۔ جو کرم مارگ کے پیرو۔ اور گرہستی تھے۔ اس لئے ان سے اس دنیا میں لوگ پیدا ہوئے۔ ۲۔ مذکورہ بالا سات مہرشیوں سے پہلے جو چار مہرشی ہوئے ہیں انکے نام سنک۔ سنندن۔ سناتن اور سنت کمار ہیں۔ جو گیان مارگ کے پیرو اور سنیاسی تھے۔ اور جنھوں نے شروع میں گیان کی تعلیم دی۔ ۳۔ ایک کلپ یا برہم دن کے چودہ منونتر اور چودہ منو ہوتے ہیں۔ جو دنیا کے حاکم اور واضع قوانین ہوتے ہیں۔ پس یہاں منو سے مراد سوئمبھو سے لیکر دیوسوت تک سات منو ہے۔ جو اس وقت تک ہو چکے ہیں۔ ۴۔ یہ تمام مہرشی اور منو پرمیشور کے ارادہ سے پیدا ہوئے تھے یعنی پرمیشور کی قدرت کاملہ سے مرد اور عورت کے میل کے بغیر ہی ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ اور ایسی مخلوق کو امیتھُنی سرشٹی کہتے ہیں۔ ۵۔ اس دنیا کے تمام لوگ ان گیارہ مہرشیوں اور سات منوؤں سے ہوئے ہیں۔ کیا بلحاظ پیدائش کے اور کیا بلحاظ گیان کے۔

×۔ ۲۔ جو شخص پرمیشور کے یوگ (قدرت) اور وبھوتی (مظہرات قدرت) کو جان کر ہمیشہ پرمیشور کا دھیان کرتا ہوا پریم سے اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو گیان حاصل ہو جاتا ہے ×۔

(۷) جو شخص میری[1] اس وبھوتی[2] اور یوگ[3] کو اچھی طرح جان لیتا ہے وہ مستقل گیان یوگ[4] کو حاصل کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں ہے۔

۱-۲-۳-۴۔ جو شخص پرمیشور کے یوگ یعنی دنیا کو بنانے کی قدرت (ملاحظہ ہو نوٹ ۳۔ شلوک ۵۔ ادھیائے ۹) اور وبھوتی یعنی اس قدرت کے مظہرات کو

ٹھیک ٹھیک جان لیتا ہے۔ وہ بلا شک و شبہ ایسے گیان کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اور کبھی ناش نہیں ہوتا۔

(۸) دانا لوگ یہ سمجھ کر کہ میں[۱] ہی سب کی پیدائش کا سبب ہوں۔ اور مجھ سے ہی ہر ایک شے[۲] کا ظہور ہوا ہے۔ بھگتی[۳] سے میرا[۴] بھجن کرتے ہیں۔

۱۔ پرمیشور اپنے یوگ سے تمام دنیا کو پیدا کرتا ہے۔ ۲۔ ہر ایک شے کے ظہور کا اُپادان کارن یعنی مادی سبب پرکرتی اور نمت کارن یعنی فاعلی سبب پرمیشور ہے۔ جیسے لکڑی کی میز کا مادی سبب لکڑی اور فاعلی سبب ترکھان ہے۔ ۳۔ ۴۔ پریم (محبت) سے پرمیشور کی عبادت کرتے ہیں۔

(۹) یہ لوگ مجھ[۱] میں اپنے من کو قائم کر کے اور مجھ میں اپنے پرانوں کو لگا کر ایک دوسرے کو اپدیش[۲] دیتے ہوئے اور میرا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ صابر[۳] اور خوش رہتے ہیں۔

۱۔ جن کا بجز پرمیشور کے اور کسی طرف خیال نہیں ہے۔ ۲۔ جو لوگ اپنی زندگی کو پرمیشور کی نذر کئے ہوئے ہیں۔ ۳۔ پرمیشور کی بھگتی کا اپدیش دیتے ہوئے۔ ۴۔ جیسے عاشق معشوق کے پاس خوش رہتا ہے۔ اور اس کے سوا اور کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتا۔ ویسے ہی ان پرمیشور کے بھگتوں کا حال ہے۔

(۱۰) جو اس طرح سے من کو یکسو کر کے ہمیشہ پریم[۱] سے میرا[۲] بھجن کرتے ہیں۔ ان کو میں بدھی یوگ[۳] دیتا ہوں جس سے وہ مجھ کو پا[۴] لیتے ہیں۔

۱۔ ۲۔ جو کسی خاص مطلب کے لئے نہیں۔ بلکہ محض محبت کی وجہ سے پرمیشور کو یاد کرتے ہیں۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ پرمیشور ان کو گیان عطا کرتا ہے۔ جس سے وہ پرمیشور کو پہنچ جاتے ہیں۔ لفظ بدھی یوگ کے معنی گیان یوگ ہیں (ملاحظہ ہو نوٹ اشلوک ۴۔ ادھیائے ۲)۔

(۱۱) میں[۱] اُن پر مہربانی کر کے اُن کے انتہ کرن میں بسا[۲] ہوا گیان کے

روشن چراغ سے اگیان روپی اندھیرے کو دور کر دیتا ہوں۔

۱-۲-۳-۴- ان لوگوں کا پرمیشور کی بھگتی سے جو شکل آتما کے اُنکے اندر بسا ہُوا ہے۔ انتہ کرن پاک ہو کر انکو آتم گیان حاصل ہو جاتا ہے اور اگیان نہیں رہتا۔

×۔۳۔ ارجن شری بھگوان سے پرمیشور کی وبھوتیوں کو بیان کرنے کے لئے درخواست کرتا ہے۔×

ارجن نے کہا

(۱۲) آپ پر برہم۔ اعلےٰ مقام۔ پاکیزہ ترین شئے کبھی فنا نہ ہونے والے ذات نوری۔ سب دیوتاؤں سے پہلے کے۔ پیدا نہ ہونے والے اور سب جگہ موجود ہیں۔

(۱۳) سب رشی اور دیورشی[۱] نارد اور نیز است۔ دیول[۲] اور ویاس آپ کو ایسا ہی تبلاتے ہیں۔ اور آپ خود بھی مجھ سے ایسا ہی کہتے ہیں۔

۱- دیورشی اُس دیوتا کو کہتے ہیں جو رشی (عارف کامل) کا درجہ حاصل کئے ہوئے ہو۔ ۲- دیول پانڈوؤں کا پروہت اور بڑا ودوان (عالم) تھا۔

(۱۴) اے کیشو[۱]! جو کچھ آپ مجھ سے فرماتے[۲] ہیں میں اس تمام کو سچ مانتا ہوں۔ اے بھگوان! آپ کے سروپ[۳] کو نہ دیوتا جانتے[۴] ہیں۔ اور نہ دانو[۵]۔

۱- شری کرشن-۲-۳-۴-۵- بھگوان کرشن جیون مکت برہم گیانی تھے اور انھوں نے آتما اور برہم کی ایکتا (وحدت) کو جانکر اپنے آپ کو برہم سروپ انبھو کیا ہُوا تھا۔ چونکہ ارجن شری بھگوان کا سچا بھگت تھا۔ اس لئے وہ انکو ایسا ہی سمجھتا تھا۔ اور دیوتا اور دانو (جو ایک راکشش تھا) ان کو ایسا نہیں سمجھتے تھے

(۱۵) اے پرشوتم[۱]! اے مخلوقات کے خالق! اے مخلوقات کے مالک! اے دیوتاؤں کے دیوتا! اے دنیا کے حاکم! آپ خود[۲] ہی اپنے

آپ کو جانتے ہیں۔

۱۔ انسانوں میں افضل۔ ۲۔ شری بھگوان خود ہی اپنے آپ کو برہم سروپ جانتے تھے۔ کیونکہ جو جیون مُکت ہوتے ہیں۔ وہ ہی اس بات کو انبھو (محسوس) کرتے ہیں۔ کہ ہم جسم نہیں ہیں۔ آتما ہیں۔ جو کہ برہم کا انش (جزو) ہے۔ گویا برہم ہی ہے۔

(۱۶) آپ اپنی اُن تمام پُرجلال وبھوتیوں کو بتلائیے جن سے آپ تمام دنیاؤں میں پھیلے ہوئے رہتے ہو۔

(۱۷) اے یوگی! میں کس طرح ہمیشہ آپ کا دھیان کرتا ہوا آپ کو جانوں؟ اور اے بھگوان! کن کن چیزوں میں مجھے آپ کا دھیان کرنا چاہیئے؟

۱۔۲۔۳۔۴۔ پرمیشور کو جاننے کے لئے پرمیشور کا دھیان کس طرح کرنا چاہیے اور اگر وبھوتیوں میں دھیان کرنا چاہیئے۔ تو کن کن وبھوتیوں میں؟

(۱۸) اے جنار دھن! آپ اپنی یوگ اور وبھوتی کو پھر تفصیل کیساتھ بیان فرمائیے۔ کیونکہ میں آپ کی امرت جیسی کلام کو سن کر سیر نہیں ہوتا۔

۱۔ شری کرشن۔ (لفظ جنار دھن کے معنی کے لئے ملاحظہ ہو نوٹ اشلوک ۳۱ ادھیائے ۱)۔ ۲۔ آب حیات کی مانند۔

※ ۔۴۔ شری بھگوان پرمیشور کی لا انتہا وبھوتیوں میں سے بڑی بڑی وبھوتیوں کو بیان کرتے ہیں ※

شری بھگوان نے کہا۔

(۱۹) اے کورو کے خاندان میں افضل! اب میں اپنی بڑی بڑی پُرجلال وبھوتیوں کو تجھ سے بیان کرتا ہوں۔ ان کی تفصیل کی تو انتہا نہیں ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ پرمیشور کی۔ ۳۔ کیونکہ اس دنیا کی ہر ایک چیز پرمیشور کی وبھوتی ہے۔

(۲۰) اے نیند پر فتح پانے والے! میں تمام جانداروں میں رہنے والا

آتما ہوں۔ اور تمام موجودات کا آغاز۔ وسط اور انجام ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ پرمیشور بشکل آتما کے ہر ایک جاندار کے اندر مقیم ہے اور تمام جانداروں کا پیدا کرنے والا۔ پرورش کرنے والا اور فنا کرنے والا ہے مطلب یہ کہ پرمیشور کو تمام جانداروں کی آتما جانکر اس کا دھیان کرنا چاہیئے۔ اور اگر کسی شخص میں ایسا دھیان کرنے کی قابلیت نہ ہو تو وہ پرمیشور کو تمام جانداروں کا پیدا کرنے والا۔ پرورش کرنے والا اور فنا کرنے والا جان کر پرمیشور کا اس کی بڑی بڑی وبھوتیوں میں جنکا ذکر آئندہ شلوکوں میں کیا گیا ہے دھیان کرے۔

(۲۱) میں آدتیوں میں وشنو ہوں۔ روشن چیزوں میں کرنوں والا سورج ہوں مرُدگنوں میں مریچی ہوں۔ اور تاروں میں چاند ہوں۔

۱۔ آدتی کے بارہ بیٹے تھے جن میں وشنو بڑا پرتاپی تھا۔ ۲۔ ۴۹ قسم کی ہواؤں میں مریچی نام کی ہوا سب سے افضل ہے۔

(۲۲) میں ویدوں میں سام وید ہوں۔ دیوتاؤں میں اندر ہوں۔ اندریوں میں من ہوں۔ اور جانداروں میں جان ہوں۔

۱۔ چونکہ سام وید میں بمقابلہ دیگر تینوں ویدوں کے اُپاسنا (عبادت) کا زیادہ ذکر ہے۔ لہذا اس وید کو بھگتی مارگ میں افضل مانا گیا ہے۔ ۲۔ گیارہ اندریوں میں من افضل ہے۔ کیونکہ باقی دس اندریاں اس کے تابع ہیں۔ ۳۔ زندگی۔

(۲۳) میں رودروں میں شنکر ہوں۔ یکشوں اور راکششوں میں کوبیر ہوں۔ وسوؤں میں آگ ہوں اور پہاڑوں میں سمیرو ہوں۔

۱۔ گیارہ دُکھ دینے والے دیوتاؤں میں شنکر کو سب سے بڑا مانا گیا ہے۔ کیونکہ وہ موت لاتا ہے۔ ۲۔ جو یکشوں اور راکششوں میں دولت والا ہے ۳۔ آٹھ پاک کرنے والے دیوتاؤں میں آگ افضل ہے۔ ۴۔ پہاڑوں میں

سمیر وسب سے افضل ہے۔

(۲۴) اور اے پارتھ[1]! پروہتوں میں افضل برہسپتی[2] مجھکو سمجھ۔ میں سپہ سالاروں میں سکند[3] اور آبی ذخیروں میں سمندر ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ برہسپتی راجہ اندر کا پروہت ہے۔ ۳۔ سکند دیوتاؤں کی فوج کا سپہ سالار (جرنیل) ہے۔

(۲۵) میں مہرشیوں میں بھرگو[1] ہوں۔ لفظوں میں ایک حرف کا لفظ اوم[2] ہوں۔ یگوں میں جاپ یگ[3] ہوں اور غیر متحرک چیزوں میں ہمالیہ ہوں۔

۱۔ بھرگو تمام رشیوں میں افضل تھا۔ ۲۔ کیونکہ لفظ اوم برہم کا نام ہے ۳۔ بھگتی مارگ میں کرم کانڈ کے اندر بیان کردہ ہوئی یگوں سے جاپ یگ کو بہتر سمجھا گیا ہے۔ (ٹیکا مہاتما تلک)

(۲۶) میں درختوں میں پیپل[1] ہوں۔ دیورشیوں میں نارد[2] ہوں۔ گندھربوں میں چتررتھ[3] ہوں اور سدھوں میں کپل منی[4] ہوں۔

۱۔ درختوں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ زمین سے نمی کو کھینچ کر ہوا میں پھیلاتے ہیں۔ اور ہوا کو صاف کرتے ہیں جس سے بارش ہوتی ہے۔ پیپل کے درخت میں یہ خاصہ تمام درختوں سے زیادہ ہے۔ لہذا وہ سب درختوں میں افضل ہے۔ ۲۔ ان تمام دیوتاؤں میں جو رشی کے درجہ کو پہنچے ہوئے تھے۔ نارد افضل تھا۔ ۳۔ چترتھ گندھربوں یعنی بہشت کی گانے والی مخلوق کا سردار تھا۔ ۴۔ تمام سدھوں یعنی ایسے اشخاص ہیں جنکو پیدائش سے ہی گیان حاصل ہوتا ہے کپل منی افضل تھا۔

(۲۷) مجھکو گھوڑوں میں امرت کے ساتھ نکلا ہوا اوچھی شروا[1]۔ ہاتھیوں میں ایراوت[2] اور انسانوں میں راجہ سمجھ۔

۱۔ اوچھی شروا اس گھوڑے کا نام ہے۔ جو امرت کے لئے سمندر کو متھن کرتے وقت پر سمندر سے نکلا تھا۔ ۲۔ ایراوت راجہ اندر کے ہاتھی کا نام ہے۔

(۲۸) میں ہتھیاروں میں بجلی۔ گایوں میں کام دہین۔ اولاد پیدا کرنے والا کام اور سانپوں میں واسکی ہوں۔

۱۔ بجلی سب ہتھیاروں سے زیادہ مہلک ہے۔ ۲۔ کام دھین گائے وششٹ کے پاس تھی۔ اور جس قدر چاہو اس قدر دودھ دیتی تھی۔ ۳۔ میں وہ کام (شہوت) ہوں۔ جو اولاد پیدا کرنے کیلئے ہے محض نفس پرستی کے لئے نہیں ہے۔ ۴۔ واسکی سانپوں کا سردار ہے۔

(۲۹) میں ناگوں میں اننت۔ پانی کے جانوروں میں ورن۔ پتروں میں ارجما اور سزا دینے والوں میں یم ہوں۔

۱۔ اننت یعنی شیش ناگ جو ناگوں کا سردار ہے۔ ناگ کئی سر والے سانپ کو کہتے ہیں۔ ۲۔ ورن آبی جانوروں کا سردار ہے ۳۔ ارجما پتروں کا سردار ہے۔ ۴۔ یم (ملک الموت) سب سے زیادہ سزا دینے والا ہے۔

(۳۰) میں دیتوں کی اولاد میں پرہلاد۔ شمار کرنے والوں میں کال جیوانوں میں شیر اور پرندوں میں گرڑ ہوں۔

۔ ہرناکس دیت کا بیٹا پرہلاد جو پرمیشور کا بھگت تھا۔ ۲۔ وقت۔ ۳۔ نیل کنٹھ جس کو پرانوں میں متبرک پرند بیان کیا گیا ہے۔

(۳۱) میں تیز چلنے والوں میں ہوا۔ ہتھیار بندوں میں رام۔ مچھلیوں میں مگرمچھ۔ اور دریاؤں میں گنگا ہوں۔

۱۔ شری رام چندر جو نہایت بہادر تھے۔ ۲۔ گنگا کو مقدس دریا سمجھا گیا ہے۔

(۳۲) میں تمام مخلوقات کا آغاز۔ وسط اور انجام ہوں۔ اور میں تمام علوم میں علمِ روحانیت اور بحث کرنے والوں میں واد ہوں۔

۱-۲-۳۔ (ملاحظہ ہو شلوک نمبر ۲۰۔ نوٹ نمبر ۳-۴-۵۔ ادھیائے ۱۰)۔

۴۔ ادھیاتم ودیا جس سے گیان پیدا ہو کر موکش حاصل ہوتی ہے۔ ۵۔ واد وہ مباحثہ ہے۔ جو مخالفت کا خیال نہ رکھ کر کسی بات کی صداقت کو معلوم کرنے

کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور یہ مباحثہ دیگر دو مباحثات قتنڈ اور جلپ سے بہتر ہے جن میں مخالفت کا خیال رکھ کر مخالف کو شکست دینے کی کوشش کی جاتی ہے

(۳۳) میں حرفوں میں اکار اور مرکّب الفاظ میں دونڈ ہوں اور میں کبھی ختم نہ ہونے والا کال اور سب طرف دیکھتا ہوا داتا ہوں۔

۱۔ اکار تمام سُروں (آوازوں) کا مخرج ہے۔ ۲۔ مرکّب لفظ دونڈ دو لفظوں کا مرکّب ہوتا ہے۔ جو دونو ہی ضروری ہوتے ہیں۔ مثلاً رام کرشن (مدھوسودن ٹیکا)۔ ۳۔ موکش کا وقت جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ۴۔ سب کے کرموں کا پھل دینے والا پرمیشور ہی ہے۔

(۳۴) میں سب کو فنا کرنے والی موت اور آگے پیدا ہونے والوں کا مبدا ہوں۔ میں تانیث میں نیک نامی۔ خوبصورتی۔ شیریں کلامی۔ قوت حافظہ۔ تیز فہمی۔ استقراری اور معافی ہوں۔

۱۔ ۲۔ پرمیشور تمام موجودہ مخلوق کی موت اور آئندہ پیدا ہونے والی مخلوق کی پیدائش کا کارن ہے۔ ۳۔ نیک نامی۔ خوبصورتی وغیرہ تانیث صفات ہیں۔ اور جس مرد یا عورت میں یہ صفات ہوتی ہیں۔ اس کی سب عزت کرتے ہیں۔

(۳۵) میں سام وید میں بہرت سام۔ چھندوں میں گائتری۔ مہینوں میں منگسر اور موسموں میں بسنت ہوں۔

۱۔ سام وید میں جو نظمیں ہیں۔ اُن میں بہرت سام افضل ہے۔ ۲۔ رگ وید کے تمام چھندوں (بحروں) میں گائتری چھند افضل ہے۔ کیونکہ یہ پوتر (پاک) کرنے والا ہے۔ اور دونو وقت کی سندھیا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ۳۔ چونکہ ماہ مگھر میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ سردی لہذا یہ مہینہ خوشگوار ہوتا ہے۔ ۴۔ موسم بہار نہایت خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس موسم میں تمام پھول کھل کر ہوا میں خوشبو پھیلاتے ہیں۔

(۳۶) میں دغا بازوں میں جوا[1]۔ جلال والوں میں جلال۔ فاتحوں میں فتح مندی۔ ہمت والوں میں ہمت اور راست بازوں میں راستی ہوں۔

۱۔ جوا سب سے بڑھ کر اور کوئی دغا نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ جلدی ہی دولت چھین لی جاتی ہے۔

(۳۷) میں یادوؤں میں باسدیو[1]۔ پانڈوں میں ارجن[2] مینوں میں ویاس[3] اور شاعروں میں شکراچاریہ[4] ہوں۔

۱۔ یادو کی نسل میں بسدیو کا بیٹا شری کرشن۔ ۲۔ جو پانڈوؤں میں سب سے زیادہ بہادر تھا۔ ۳۔ منن کرنے والوں یعنی آتما کے بارے میں سوچنے والوں میں ویاس جی افضل تھے۔ ۴۔ شکراچاریہ تمام شاعروں میں افضل مانا گیا ہے۔

(۳۸) میں سزا دینے والوں میں سزا دینے کی طاقت۔ فتح کی خواہش کرنے والوں میں مدبّری۔ رازوں میں خاموشی[1] اور گیانیوں میں گیان ہوں۔

۱۔ خاموشی سب سے بڑھ کر راز ہے۔

(۳۹) اور اے ارجن! تمام موجودات کا بیج میں ہی ہوں۔ ایسی کوئی ساکن یا متحرک شے نہیں ہے۔ جو بغیر میرے[1] ہو۔

۱۔ کوئی شے بھی جب تک اس کے اندر آتما روپی پرمیشور موجود نہ ہو قائم نہیں رہ سکتی۔

(۴۰) اے دشمنوں کو مغموم کرنے والے[1]! میری پُر جلال وبھوتیوں[2] کی انتہا نہیں ہے۔ میں نے اپنی وبھوتیوں کا جو یہ بیان کیا ہے۔ وہ مثال کے طور پر ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ پرمیشور کی۔

※۔ ۵۔ شری بھگوان پرمیشور کی وبھوتیوں کو مجملاً بیان کرتے ہیں ※

(۴۱) جو چیز جلالی عظمت یا طاقت سے پُر ہے۔ اس کو تو میرے[1] نور

کے ایک جزو کا مظہر جان۔

۱۔ پرمیشور کی ذاتِ نوری کے ایک حصہ کا مظہر یعنی پرمیشور کا ہی روپ ہے۔

(۴۲) اور اے ارجن! تو مزید تفصیل کو جان کر کیا لیگا۔ میں اُس تمام دنیا کو اپنے ایک ہی حصّے میں رکھے ہوئے رہتا ہوں۔

۱-۲-اس شلوک میں یہ بتلایا گیا ہے کہ پرمیشور کی ذات لامحدود ہے اور وہ تمام دنیا کی اشیا کو اپنے کسی ایک حصہ میں اس طرح رکھے ہوئے رہتا ہے جس طرح دھاگہ مالا کے منکوں کو اپنے میں رکھے ہوئے رہتا ہے۔ پس تمام نظر آنے والی دنیا پرمیشور میں مقیم اور اسکا ہی سروپ (شکل) ہے اُس سے الگ نہیں ہے۔ تیتریہ اپنشد میں لکھا ہے۔ تمام دنیا پرمیشور کے ایک پاؤں میں ہے۔ یہاں پرمیشور کے پاؤں سے مراد پرمیشور کی ذات کا ایک چھوٹا حصّہ ہے۔

گیارہواں ادہیائے (فصل)

وشو روپ درشن

(دیدار صورت محیطِ کُل عالم)

پچھلے یعنی دسویں ادہیائے میں بھگوان کرشن چندر نے پرمیشور کی وبہوتیوں (مظہراتِ قدرت) یا روپوں (صورتوں) کو بیان کرتے ہوئے آخری شلوک نمبر ۴۲ میں یہ بتلایا ہے۔ کہ پرمیشور اس تمام دنیا کو اپنے ایک ہی حصہ میں رکھے ہوئے رہتا ہے۔ یہ سنکر ارجن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ پرمیشور کے اس روپ (صورت) کو دیکھنا چاہیئے جس کے اندر تمام دنیا نظر آوے چنانچہ ارجن کے درخواست کرنے پر شری بھگوان نے اسکو پرمیشور کے وشوروپ کے درشن کرائے ہیں جس کا بیان اس ادھیائے میں ہے۔ اور چونکہ جب تک کسی شخص کو یہ انبھو (محسوس) نہیں ہو جاتا کہ اس دنیا کی ہر ایک شئے پرمیشور کا ہی روپ ہے۔ یعنی پانچ مہابھوتوں (عناصر کثیف) سے بنے ہوئے دنیا بھر کے اجسام مجموعی حالت میں ایک جسم (براٹ) ہے اور اس جسم کی روح پرمیشور ہے۔ جو بشکل آتما کے تمام اجسام میں مقیم ہے۔ تب تک اسکو پرمیشور کا یہ روپ دکھلائی نہیں دیسکتا۔ لہذا شری بھگوان نے ارجن کو اول دویہ درشٹی (چشم معرفت) عطا کر کے پھر پرمیشور کے وشوروپ یا براٹ روپ کے درشن (دیدار) کرائے ہیں۔ اور اس ادہیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ ارجن کا شری بھگوان سے پرمیشور کے وشوروپ کو دکھلانے کے لئے درخواست کرنا۔ ۲۔ شری بھگوان کا ارجن کو دویہ درشٹی (چشم معرفت) عطا کر کے پرمیشور کے وشوروپ کے درشن (دیدار) کرانا۔ ۳۔ وشوروپ کا بیان

۴۔ارجن کا متحیر اور خوف زدہ ہو کر وشو روپ سے یہ پوچھنا کہ وہ کون ہے۔ ۵۔ وشو روپ کا اپنے آپ کو تمام دنیا کو فنا کرنے والا کال بتلا کر ارجن کو جنگ کرنے کا اپدیش کرنا۔ ۶۔ارجن کا شری بھگوان کی ستتی (حمد و ثنا) کر کے یہ درخواست کرنا کہ وہ اسکو اپنا معمولی دل پسند روپ پھر دکھلائیں۔ ۷۔شری بھگوان کا اپنا معمولی سندر روپ پھر اختیار کر لینا۔ ۸۔ پرمیشور کے وشو روپ کو دیکھنے اور پرمیشور کو پانے کا ذریعہ پرمیشور کی لاشریک بھگتی ہے۔

×۰۱-۱۔ارجن شری بھگوان سے پرمیشور کے وشو روپ کو دکھلانے کے لئے درخواست کرتا ہے ×۰

ارجن نے کہا

(۱) آپ نے مجھ پر مہربانی فرما کر جو نہایت پوشیدہ ادھیاتم ودیا کا مجھ کو اپدیش کیا ہے۔ اُس سے میرا موہ جاتا رہا ہے۔

۱۔ ادھیاتم ودیا وہ علم ہے۔ جو آتما (روح) کی حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ ۲۔ جو بھرم مجھکو تھا دور ہو گیا ہے۔

(۲) اے کنول جیسی آنکھوں والے! میں نے موجودات کی پیدائش اور فنا کا حال اور نیز آپ کی لافانی عظمت آپ سے مفصل سن لی ہے۔

۱۔ شری کرشن جن کی آنکھیں کنول جیسی تھیں۔ ۲۔ جو عظمت ساتویں ادھیائے سے لیکر دسویں ادھیائے کے اختتام تک بیان کی گئی ہے۔ اور جو پرمیشور کی عظمت ہے۔

(۳) اے پرمیشور! آپ نے جیسا اپنے آپ کو بیان کیا ہے۔ آپ ویسے ہی ہیں۔ تاہم اے انسانوں میں افضل! میں آپ کے ایشوریہ روپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

۱۔ شری کرشن جنہوں نے اپنے آپ کو پرمیشور کی ذات انبھو کیا ہوا تھا۔ ۲۔ آپکی ایشوریہ صورت کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

(۴) اے پربھو! اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ میرے لئے اس روپ کا دیکھنا ممکن ہے تو اے یوگیشور! آپ اپنا وہ روپ مجھکو دکھلائیے۔

۱۔ مالک۔ ۲۔ اے یوگ کے مالک یعنی قدرت والے (لفظ یوگ کے معنی نوٹ ۲۔ شلوک ۵۔ ادھیائے ۹ میں دئے گئے ہیں)

※۔ ۲۔ شری بھگوان ارجن کو دویہ درشٹی (چشم معرفت) عطا کر کے پرمیشور کے وشوروپ کے درشن (دیدار) کراتے ہیں۔※

شری بھگوان نے کہا۔

(۵) اے پارتھ! تو میرے سینکڑوں اور ہزاروں پُرنور روپوں کو دیکھ۔ جو مختلف قسموں کے کئی رنگوں اور کئی صورتوں کے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ بیشمار۔ ۳۔ شکلوں۔

(۶) اے بھارت! آدتیہ۔ وسو۔ رودر۔ اسونی کمار اور مردگنوں کو دیکھ، اور نیز بہت سی تعجب خیز چیزوں کو دیکھ جو تو نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہونگی۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۱۲ آدتیہ۔ ۸ وسو۔ ۲ اسونی کمار۔ ۴۹ مردگن اور ۱۱ رودر یہ تمام دیوتا ہیں جنکا ویدوں میں ذکر ہے۔

(۷) اے نیند پر فتح پانے والے! تو اب میرے اس جسم میں تمام ساکن اور متحرک دنیا کو ایک ہی جگہ پر ٹھہرا ہوا دیکھ لے اور اس کے علاوہ اور جو کچھ تو دیکھنا چاہتا ہے اس کو بھی (اس جسم میں دیکھ لے)۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ تو جو یہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ تجھکو جنگ میں فتح ہوگی یا شکست اسکو بھی اس جسم میں دیکھ لے۔

(۸) (لیکن) تو اپنی ان آنکھوں سے مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ (اسلئے) میں تجھے دویہ درشٹی دیتا ہوں۔ میرے ایشوریہ یوگ کو دیکھ!

۱۔ چمڑے کی آنکھوں سے۔ ۲۔ میرے ایشوریہ روپ کو۔ ۳۔ چشم معرفت ۴۔ لفظ یوگ کے معنی نوٹ ۲۔ شلوک ۱۰ ادھیائے ۹ میں دئے جا چکے ہیں۔

✲۳۔وشوروپ کا بیان✲

سنجے نے کہا

(۹) اے مہاراج! اس طرح کہہ کر یوگیشور ہری نے ارجن کو اپنا اعلےٰ ایشوریہ روپ دکھلایا۔

ا۔ دہرت راشٹر۔ ۲۔ شری کرشن۔ ۳۔ وشوروپ دکھلایا۔

(۱۰) اس میں بہت سے مُنہ اور آنکھیں تھیں اور اس میں بہت سے حیرت انگیز نظارے تھے۔ اس پر بہت سے زیورات اور بہت سے چمکتے ہوئے ہتھیار پہنے ہوئے تھے۔

ا۔ اس روپ میں۔

(۱۱) یہ (روپ) پُرنور مالاؤں اور پوشاکوں کو پہنے ہوئے تھا۔ اس پر عجیب و غریب خوشبوئیں لگی ہوئی تھیں۔ اور یہ نہایت تعجب خیز۔ نور سے بھرا ہُوا۔ بے حد اور ہر طرف منہ والا تھا۔

ا۔ جس کی وسعت کی حد نہیں تھی۔ ۲۔ جس کے دنیا بھر میں مُنہ تھے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۴۔ شلوک ۱۰ ادھیائے ۹۔)

(۱۲) اگر آسمان میں ایک ہزار سُورجوں کی روشنی ایک دم ہو جائے۔ تو وہ اس مہاتما کے جلال کے برابر (شاید ہی) ہو سکے۔

ا۔ ایک دفعہ ہی۔ ۲۔ مہاتما کے جلال کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

(۱۳) جب پنڈو کے بیٹے نے اس دیوتاؤں کے دیوتا کے جسم میں تمام مخلوقات کو ایک ہی جگہ پر ٹھہرا ہُوا اور علیحدہ علیحدہ جھُنڈوں میں تقسیم ہُوا ہُوا دیکھا۔

ا۔ ارجن۔ ۲۔ یعنی دیوتا ایک جگہ انسان ایک جگہ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۴) تو دھننجے حیران ہو گیا۔ اُس کے (جسم کے) رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور اس نے سر جھُکا کر۔ ہاتھ جوڑ کر (اُس) دیوتا سے کہا۔

۱۔ ارجن ۔۲۔ پرنام (سجدہ) کرکے۔

ارجن نے کہا

(۱۵) اے دیوتا! میں آپ کے جسم میں تمام دیوتاؤں کو اور بہت اقسام کی مخلوقات کے گروہوں کو اور نیز کنول کے آسن پر بیٹھے ہوئے سوامی برہما کو اور سب رشیوں کو اور پُر نور سانپوں کو دیکھتا ہوں۔

۱۔ جاندار اور غیر جاندار دونو قسم کی مخلوقات۔

(۱۶) اے وشو کے مالک وشو روپ! میں آپ کو ہی ہر طرف بیشمار بازوں، پاؤں، مونہوں اور آنکھوں والا دیکھتا ہوں اور اے بیحد روپ والے! مجھکو آپ کا نہ آخیر، نہ وسط اور نہ شروع دکھلائی دیتا ہے۔

۱۔ دنیا کے مالک۔ ۲۔ دنیا بھر میں۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ آپ کے روپ کا نہ شروع نظر آتا ہے۔ نہ درمیان اور نہ آخیر۔

(۱۷) میں آپ کو مکٹ پہنے ہوئے۔ گدا اور چکر (ہاتھ میں) لئے ہوئے۔ ہر جگہ چمکتا ہوا ذخیرہ نور۔ جلتی ہوئی آگ کی طرح روشن اور سورج کی مانند آنکھوں کو چکا چوندھ کرنے والا۔ اور بے حد دیکھتا ہوں۔

۱۔ تاج۔ ۲۔ گرز۔ ۳۔ یہ ایک قسم کا ہتھیار ہے۔

(۱۸) میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ہی جاننے کے لائق سب سے اعلے لافانی شئے ہیں۔ آپ ہی اس دنیا کے سہارے ہیں۔ آپ ہی دائمی دھرم کے لافانی محافظ اور ذات قدیم ہیں۔

۱۔ موکش کے خواہشمندوں کے لئے جاننے کے لائق ہیں۔

(۱۹) میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا نہ تو شروع ہے۔ نہ وسط اور نہ آخیر۔ آپ لامحدود طاقت والے ہیں۔ آپ کے بازو بیشمار ہیں۔ سورج اور چاند آپکی آنکھیں ہیں۔ جلتی ہوئی آگ جیسا آپ کا منہ ہے اور آپ اپنے نور سے تمام دنیا کو روشن کر رہے ہیں۔

۱۔ میں آپ کو ایسا دیکھتا ہوں۔

(۲۰) آسمان اور زمین کا درمیانی فاصلہ اور تمام سمتیں[۱] اکیلے آپ سے ہی بھر رہے ہیں۔ اور اے مہاتما! آپ کے اس خوفناک اور عجیب روپ کو دیکھ کر تینوں لوک[۲] کانپ رہے ہیں۔

۱۔ شمال۔ جنوب۔ مشرق اور مغرب۔ ۲۔ بھو یعنی زمین۔ بھوہ یعنی درمیانی خطہ چاند لوک وغیرہ۔ سوہ یعنی سورج لوک۔

(۲۱) یہ دیوتاؤں کے گروہ آپ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور بعض[۱] ڈرے ہوئے ہاتھ جوڑ کر آپ کی منت کر رہے ہیں۔ اور مہرشی اور سدھوں کے گروہ سوستی[۲] کہہ کر مختلف بھجنوں سے آپ کی استتی[۳] کر رہے ہیں۔

۱۔ مہابھارت کے بہادر۔ ۲۔ دنیا کی خیر ہو۔ بھلا ہو۔ کیونکہ ان کو جنگ مہابھارت سے پیدا ہونے والی خرابیاں نظر آ رہی ہیں۔ ۳۔ حمد و ثنا کر رہے ہیں۔

(۲۲) رودر[۱]۔ آدتیہ۔ وسو۔ سادھیہ۔ وشوے دیو۔ اسونی کمار۔ مردگن۔ اشمپا[۲]۔ گن دھرو۔ یکش۔ اسر اور سدھوں کے گروہ حیران ہوئے ہوئے آپکو دیکھ رہے ہیں۔

۱۔ رودر وغیرہ دیوتاؤں کے لئے دیکھو نوٹ اشلوک ۶۔ ۱۰ دھیائے ۱۱+۲۔ ۲۔ پتروں کی ایک قسم ہے۔

※ ۔ ۴۔ ارجن متحیر اور خوف زدہ ہو کر وشوروپ سے یہ پوچھتا ہے کہ وہ کون ہے ※

(۲۳) اے قوی بازوؤں[۱] والے! آپ کے اس بہت سے منہ اور آنکھوں بہت سے بازوؤں۔ رانوں۔ پاؤں اور پیٹوں اور بہت سی ڈراؤنی داڑھوں والے بیحد[۲] روپ کو دیکھ کر تمام لوگ اور میں بھی ڈر رہا ہوں۔

۱۔ وشوروپ۔ ۲۔ جس صورت کی وسعت کی کوئی حد نہیں۔

(۲۴) اے وشنو! آپ کے آسمان کو چھوتے ہوئے (آگ کی طرح) دہکتے ہوئے۔ بہت رنگوں والے۔ پھاڑے ہوئے منہ اور چمکتی ہوئی بڑی بڑی آنکھوں والے روپ کو دیکھ کر میرا دل گھبرا رہا ہے۔ اور میری تسکین اور استقلال جاتے رہے ہیں۔

۱۔ وشوروپ ۔ ۲۔ پھیلائے ہوئے جبڑے۔

(۲۵) آپ کے قیامت کی آگ کی مانند خوفناک داڑھوں والے مونہوں کو دیکھ کر مجھکو سمتوں کا بھی علم نہیں رہا۔ اور نہ مجھکو تسکین ہی ہے۔ اے دیوتاؤں کے مالک! اے دُنیا کے قیام گاہ! خوش ہوجئے۔

۱۔ وہ آگ جو قیامت کے وقت تمام دنیا کو جلا دیتی ہے۔ اور نہایت خوفناک ہے۔ ۲۔ مجھکو مشرق جنوب وغیرہ کا بھی علم نہیں رہا۔

(۲۶) اور یہ دھرت راشٹر کے تمام بیٹے معہ راجاؤں کے گروہ کے بھیشم۔ درون اور گاڑیبان کا بیٹا (کرن) اور ہمارے بھی بڑے بڑے بہادر۔

۱۔ ہماری طرف کے بہادر مثلاً ددشٹ دمن۔

(۲۷) آپ کے ڈراؤنی داڑھوں والے خوفناک مونہوں میں جلدی جلدی داخل ہو رہے ہیں۔ اور (اُن میں سے) بعض کے سر پس کر آپ کے دانتوں میں لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

۱۔ ماس کے ٹکڑوں کی طرح دانتوں میں لگے ہیں۔

(۲۸) جسطرح بڑے زور سے بہنے والی ندیاں سمندر میں جا پڑتی ہیں۔ اسی طرح یہ دُنیا کے بہادر آپ کے شعلہ فشاں مونہوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

۱۔ بھیشم وغیرہ ۔ ۲۔ شعلے نکالتے ہوئے۔

(۲۹) جس طرح پتنگے مرنے کے لئے جلتی ہوئی آگ میں تیزی سے گھس جاتے ہیں۔ اُسی طرح یہ مخلوق مرنے کے لئے آپ کے مونہوں میں

تیزی سے گھُس رہے ہیں۔

۱۔ پروانے۔ ۲۔ یہاں آگ سے مراد چراغ ہے جس میں پروانہ بوجہ اس پر عاشق ہونے کے گھُس کر مرجاتا ہے۔

(۳۰) اے وشنو! آپ ہر طرف سے لوگوں کو اپنے شعلہ فشاں مونہوں سے کھاکر زبان چاٹ رہے ہیں۔ اور آپ کا پُرجلال نور تمام دنیا کو روشن کر رہا ہے۔

(۳۱) مجھے بتلائیے! کہ آپ ایسے پُرجلال روپ والے کون ہیں؟ اے سب سے اعلےٰ دیوتا! میں آپکو نمسکار کرتا ہوں خوش ہو جئے۔ میں آپ ابتدائی پُرش کو جاننا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں آپ کی مشغولیت کو نہیں جانتا۔

۱۔ آپ کے آگے سر جھکاتا ہوں۔ ۲۔ میں نہیں جانتا کہ آپ کس کام میں لگے ہوئے ہیں۔

۔ ۵۔ وشورُوپ اپنے آپ کو دنیا کو فنا کرنے والا کال بتلاتا ہے۔ اور ارجن کو جنگ کرنے کا اپدیش کرتا ہے۔

وشورُوپ نے کہا

(۳۲) میں دنیا کو فنا کرنے والا زبردست کال ہوں۔ یہاں لوگوں کو مارنے میں لگا ہُوا ہوں (اگر) تو نہ بھی ہو۔ تو بھی ان تمام بہادروں میں سے جو (دونو) فوجوں میں کھڑے ہیں۔ کوئی زندہ نہیں رہیگا۔

۱۔ ملک الموت۔ ۲۔ تو جنگ نہ بھی کرے۔ ۳۔ سب مرجائینگے۔

(۳۳) اس لئے تو کھڑا ہو جا اور نیک نامی لے۔ دشمنوں کو جیت کر وسیع سلطنت کو بھوگ۔ میں نے سب کو مار تو پہلے ہی دیا ہے۔ اے بائیں ہاتھ سے بھی کام کرنے والے! تو برائے نام سبب ہو جا۔

۱۔ کھڑا ہو کر جنگ کر۔ ۲۔ لوگ کہینگے کہ بھیشم۔ درون جیسے بہادروں کو ارجن نے

مار دیا ہے۔ ۳۔ سلطنت کا حظ اُٹھا۔ ۴۔ ارجن جو بائیں ہاتھ سے بھی تیر چلا سکتا تھا۔

(۳۴) درون بھیشم جیدرتھ۔ کرن اور دیگر بہادر جنگ کرنے والے مجھ سے (پہلے ہی) مارے ہوئے ہیں (اسلئے) تو ان کو مار۔ مت ڈر۔ لڑائی کر۔ تو دشمنوں کو ضرور جیتیگا۔

۱۔ درون بھیشم وغیرہ جن پر فتح حاصل کرنا تو مشکل خیال کرتا ہے۔ خود ہی کال کے شکار ہو چکے ہیں۔

※۔ ۶۔ ارجن شری بھگوان کی اُستتی (حمد وثنا) کر کے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنا معمولی دلپسند روپ پھر دکھلائیں ※

سنجے نے کہا۔

(۳۵) کیشو کی یہ بات سُنکر ارجن نے کانپتے ہوئے۔ ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرکے خوف کی وجہ سے تتلاتے ہوئے نہایت عجز کے ساتھ شری کرشن جی سے پھر کہا۔

۱۔ شری کرشن۔ ۲۔ جب انسان خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ تب اس کے مُنہ سے صاف الفاظ نہیں نکلتے۔ کیونکہ اس کا گلا بلغم سے رُک جاتا ہے۔

ارجن نے کہا

(۳۶) اے ہرشیکیش! تمام دنیا آپ کی تعریف سے خوش ہوتی ہے اور (آپ سے) محبت کرتی ہے۔ راکشش خوف زدہ ہو کر ہر سمت بھاگے جاتے ہیں۔ اور سدھوں کے تمام گروہ آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔ یہ عین مناسب ہے۔

۱۔ شری کرشن جو اندریوں پر قادر تھے۔ ۲۔ آپ کی تعریف کرکے خوش ہوتی ہے ۳۔ آپ سے ڈر کر۔ ۴۔ یہ بجا ہے۔

(۳۷) اے مہاتما! وہ آپ کو نمسکار کیوں نہ کریں (کیونکہ) آپ سب سے

بڑے اور برہما کے بھی آدی کارن ہیں۔ اے ذات لامحدود! اے دیوتاؤں کے مالک! اے دنیا کے قیامگاہ! آپ ست اور است دونوں سے پرے کبھی فنا نہ ہونے والی ذات ہیں۔

۱۔ آپ برہما کے بھی علتِ اولین یعنی پیدا کرنے والے ہیں۔ ۲۔ ۳۔ ست پرکرتی اور است پرکرتی سے پیدا شدہ نام روپ والی دنیا۔ ۴۔ پربرہم ہیں۔

(۳۸) آپ تمام دیوتاؤں کے مبدا۔ ذات قدیم۔ تمام دنیا کا سہارا سب کو جاننے والے (سب سے) جاننے کے لائق اور سب سے اعلیٰ مقام ہیں۔ اے لاانتہا صورتوں والے! آپ اس تمام دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

۱۔ ابتداء یعنی خالق۔ ۲۔ موکش (نجات) کا مقام۔

(۳۹) آپ ہوا۔ یم۔ آگ۔ ورن۔ چاند۔ برہما اور پڑدادا ہیں۔ آپ کو نمسکار ہے۔ ہزار بار نمسکار ہے۔ اور بار مبار نمسکار ہے۔

۱۔ ہوا یم وغیرہ تمام پرمیشور کا روپ ہیں۔ ۲۔ پرمیشور بھرگو وغیرہ رشیوں کا بھی پیدا کرنے والا ہے جن سے تمام خلقت پیدا ہوئی ہے (ملاحظہ ہو نوٹ اشلوک ۶۔ ادھیائے ۱۰) اس لئے پرمیشور کو پڑدادا کہا گیا ہے۔

(۴۰) اے تمام صورتوں والے! آپ کو سامنے سے۔ پیچھے سے نمسکار ہے اور سب طرف سے نمسکار ہے۔ آپ کی طاقت لاانتہا اور آپ کی دلیری بے پایاں ہے اور آپ بسیط کُل عالم میں ہیں۔ اس لئے آپ ہی سب کچھ ہیں

۱۔ آپ دنیا بھر کی تمام صورتوں والے آتما ہیں۔ ۲۔ ۳۔ پرمیشور آتما روپ ہو کر ہر ایک شے میں بسا ہوا ہے۔ لہٰذا ہر ایک شے پرمیشور کا ہی روپ (شکل) ہے۔ پرمیشور سے غیر نہیں ہے۔

(۴۱) آپ کی اس عظمت کو نہ جانتے ہوئے آپ کو محض ایک دوست سمجھ کر جو میں نے پیار سے یا بھول سے آپ کو اے یادو۔ اے کرشن۔ یا اے یار کہہ دیا ہو۔

ا۔غفلت سے۔

(۴۲) اور اے کبھی نہ گرنے والے! کھیلتے۔ کھاتے۔ سوتے۔ بیٹھتے وقت تنہائی میں یا لوگوں کے سامنے جو میں نے ہنسی مذاق سے آپ کی بے ادبی کی ہو۔ اُس کے لئے میں اے ذاتِ لامحدود! آپ سے معافی مانگتا ہوں۔

ا۔کبھی نہ ہارنے والے (دیکھو نوٹ ۲۔ شلوک ۲۱۔ ادھیائے ۱۔)

(۴۳) اے لاثانی قدرت والے! آپ اس (تمام) متحرک و غیر متحرک دُنیا کے باپ ہیں۔ آپ ہی پوجنے کے لائق اور سب سے اعلےٰ گرو ہیں۔ تینوں لوکوں میں آپ کے برابر کوئی نہیں ہے۔ پھر آپ سے بڑھ کر تو کون ہوگا؟

(۴۴) اس لئے اے پوجنے کے لائق ایشور! میں جھک کر نمسکار کر کے آپ سے التجا کرتا ہوں کہ خوش ہو جئے۔ اور جس طرح باپ بیٹے کے۔ دوست دوست کے اور عاشق معشوق کے قصوروں کو معاف کر دیتا ہے۔ اسی طرح آپ میرے قصور معاف کر دیجئے۔

(۴۵) میں اس روپ کو دیکھ کر جو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بہت خوش ہُوا ہوں۔ مگر خوف سے میرا من گھبرا رہا ہے۔ (اس لئے) اے دیوا مجھے وہ ہی پہلا روپ دکھلائیے۔ اے دیوتاؤں کے مالک! اے دنیا کے قیامگاہ! خوش ہو جئے۔

(۴۶) اے ہزار بازوں والے وشوروپ! میں آپ کو پہلے کی طرح مُکٹ پہنے ہوئے۔ گدا اور چکّر ہاتھ میں لئے ہوئے چار بازوں والا دیکھنا چاہتا ہوں۔

ا۔چونکہ ارجن بھگوان کرشن چندر کا بھگت تھا۔ لہذا ممکن ہے۔ کہ شری بھگوان ارجن کو چتربھج نظر آتے ہوں۔

※ ۔۷۔ شری بھگوان اپنا معمولی سندر روپ پھر اختیار کر لیتے ہیں ※

شری بھگوان نے کہا۔

(۴۷) اے ارجن! تجھ سے خوش ہو کر میں نے اپنے یوگ[1] سے تجھکو اپنا یہ پرجلال بے حد۔ سب سے پہلا[2] اور سب سے اعلےٰ وشو روپ دکھلایا ہے۔ جس کو تیرے سوائے پہلے کسی نے نہیں دیکھا ہے۔

۱۔ لفظ یوگ کے معنے نوٹ ۳۔ شلوک ۱۵۔ ادھیائے ۹ میں تبلائے جا چکے ہیں۔ ۲۔ ازلی۔

(۴۸) اے کوروؤں میں افضل[1]! اس انسانوں کی دنیا میں میرے اس روپ کو تیرے سوا کوئی شخص وید پڑھنے سے۔ یگوں[2] سے۔ دان[3] سے کرموں[4] سے۔ سخت تپوں[5] سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔

۱۔ ارجن (دیکھو نوٹ ا شلوک ۴۱۔ ادھیائے ۲) ۲۔ یگوں کو کرنے اور دان دینے سے۔ ۴۔ اگنی ہوتر وغیرہ کرموں کو کرنے سے۔ ۵۔ چندرائن وغیرہ برت رکھنے سے۔

(۴۹) میرے اس مہیب[1] روپ کو دیکھکر تو متحیر اور خوفزدہ مت ہو۔ بیخوف اور خوش ہو کر تو پھر میرا وہ ہی پہلا روپ[2] دیکھ۔

۱۔ بھیانک۔ خوفناک۔ ۲۔ وہی پہلا دل پسند روپ۔

سنجے نے کہا۔

(۵۰) ارجن سے یہ کہہ کر شری کرشن جی نے اسکو اپنا پہلا روپ پھر دکھلایا اور اس مہاتما نے دل پسند[1] روپ اختیار کر کے ڈرے ہوئے ارجن کو تسلی دی۔

۱۔ بھولی سندر صورت۔

ارجن نے کہا۔

(۵۱) اے جنار دہن[1]! آپ کے اس بھولے انسانی روپ کو دیکھ کر اب میرا دل مطمئن ہو گیا ہے۔ اور میں اپنی پہلی حالت پر آ گیا ہوں۔

ا۔ شری کرشن۔ ۲۔ پہلے کی طرح میری طبیعت قائم ہو گئی ہے۔

×۔ ۸۔ پرمیشور کے وشو روپ کو دیکھنے اور پرمیشور کو پانے کا ذریعہ محض پرمیشور کی لاشریک بھگتی ہے ×

شری بھگوان نے کہا

(۵۲) میرا جو روپ تُو نے دیکھا ہے۔ اُس کا دکھلائی دینا بہت مشکل ہے دیوتا بھی اس روپ کے دیکھنے کو ہمیشہ ترستے ہیں۔

ا۔ دیوتاؤں کو بھی اس روپ کے درشن (دیدار) میسّر نہیں ہوتے۔

(۵۳) میرے جس روپ کو تُو نے دیکھا ہے۔ اُسکو ویدوں سے۔ تپ سے۔ دان سے اور یگیہ سے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

ا۔ یگیہ دان وغیرہ وشو روپ کو دیکھنے کے ذرائع نہیں ہیں۔

(۵۴) لیکن اے دشمنوں کو بھسم کرنے والے ا محض لاشریک بھگتی سے ہی میرے اس روپ کا گیان ہونا۔ اسکو دیکھنا اور مجھکو پانا ممکن ہے۔

ا۔ ارجن۔ ۲۔ وشو روپ کا گیان ہونا ۳۔ وشو روپ کا دیدار ہونا۔ ۴۔ پرمیشور کو پانا یعنی موکش حاصل کرنا۔ مطلب یہ کہ من کو یکسو کر کے پرمیشور کی بھگتی کرنے سے نہ صرف وشو روپ کا گیان پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس روپ کا دیدار بھی حاصل ہو جاتا ہے اور پھر پرمیشور حاصل ہو جاتا ہے۔

(۵۵) اے پانڈو ا جو شخص سب کرم میرے واسطے کرتا ہے اور مجھکو سب سے اعلےٰ شے سمجھتا ہے۔ اور کسی شے میں دل لبستہ نہیں ہے۔ اور کسی جاندار سے دشمنی نہیں رکھتا۔ وہ میرا بھگت مجھکو پہنچ جاتا ہے۔

ا۔ ارجن۔ ۲۔ پھل کی خواہش نہ رکھ کر پرمیشور کے لئے کرم کرتا ہے۔ ۳۔ عورت دولت وغیرہ میں دل لبستہ نہیں ہے۔ ۴۔ سب جانداروں کو پرمیشور کا روپ سمجھ کر کسی جاندار سے دشمنی نہیں رکھتا۔ ۵۔ ۶۔ ایسا پرمیشور کا بھگت پرمیشور کو پاتا ہے +

بارہواں ادھیائے (فصل)

بھگتی یوگ

(عشق الٰہی)

پچھلے ساتویں اور آٹھویں ادھیاؤں میں بھگوان کرشن چندر نے پربرہم پرمیشور کے اویکت (لامحسوس) سروپ کو بیان کر کے ارجن کو اس سروپ کی اُپاسنا یعنی دھیان کرنے کا اپدیش کیا ہے۔ اور پھر ارجن کے ادھکار (قابلیت) کا خیال کر کے نویں۔ دسویں اور گیارھویں۔ ادھیاؤں میں پرمیشور کے وشوروپ کو تبلا کر ارجن کو اس روپ کی اُپاسنا یعنی بھگتی کرنے کا اپدیش کیا ہے۔ لیکن چونکہ ارجن کو یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ شری بھگوان نے اُس کو پرمیشور کی دو طرح کی اُپاسناؤں کا اپدیش کیوں کیا ہے۔ لہذا اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ وہ شری بھگوان سے دریافت کرے۔ کہ ان دو طرح کی اُپاسناؤں میں سے بہتر اُپاسنا کونسی ہے۔ چنانچہ ارجن کے یہ ہی سوال پیش کرنے پر شری بھگوان اس ادھیائے میں اول یہ تبلا کر کہ اویکت سروپ کی اُپاسنا مشکل اور وشوروپ کی اُپاسنا آسان اور لہذا بہتر ہے۔ پھر پرم بھگت کے خواص کو بیان کرتے ہیں۔ اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ ارجن کا سوال کرنا کہ افضل اُپاسک کون ہیں۔ پرمیشور کے وشوروپ کی اُپاسنا کرنے والے یا پرمیشور کے اویکت سروپ کی اُپاسنا کرنے والے۔ ۲۔ شری بھگوان کا فرمانا۔ کہ اگرچہ دونو طرح کی اُپاسناؤں سے موکش حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر وشوروپ کی اُپاسنا سہل اور اویکت سروپ کی اُپاسنا مشکل ہے۔ ۳۔ پرمیشور کی بھگتی کے سادھن (ذرائع) دھیان۔ ابھیاس۔ ایشورسیوا

اور کرم پھل تیاگ ہیں۔ ۴۔ پرم اعلےٰ درجے کے بھگت کے خواص کا بیان۔

٭۔ ۱۔ ارجن سوال کرتا ہے کہ افضل اُپاسک کون ہیں پرمیشور کے وشوروپ کی اُپاسنا کرنے والے یا پرمیشور کے اویکت سروپ کی اُپاسنا کرنے والے ٭۔

ارجن نے کہا۔

(۱) جو بھگت اس طرح[۱] سے ہمیشہ لگے رہ کر آپ[۲] کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور جو اکشر[۳] اویکت[۴] کی اوپاسنا کرتے ہیں۔ ان میں سے افضل[۵] یوگی کون ہیں؟

۱۔ جیسا کہ گیارھویں ادھیائے کے آخری شلوک نمبر ۵۵ میں بیان کیا گیا ہے۔ ۲۔ وشوروپ کی۔ ۳۔ ۴۔ برہم کا جو کبھی فنا نہ ہونے والا اور اندریوں کو محسوس نہ ہونے والا ہے دھیان کرتے ہیں۔ ۵۔ پرمیشور کی اُپاسنا کرنے والا۔

٭۔ ۲۔ شری بھگوان فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونو طرح کی اُپاسناؤں سے موکش حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر وشوروپ کی اُپاسنا سہل اور اویکت سروپ کی اُپاسنا مشکل ہے۔ ٭۔

شری بھگوان نے کہا

(۲) جو لوگ مجھ[۱] میں اپنے من کو قائم کر کے ہمیشہ لگے رہ کر نہایت عقیدت کے ساتھ میری[۲] اُپاسنا کرتے ہیں۔ ان کو میں افضل[۳] یوگی سمجھتا ہوں۔

۱۔ وشوروپ میں۔ ۲۔ وشوروپ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ۳۔ شری بھگوان نے ارجن کے ادھکار (قابلیت) کو مدنظر رکھ کر وشوروپ کی اُپاسنا کرنے والوں کو افضل بتلایا ہے۔

(۳) اور جو اندریوں کو محسوس نہ ہونے والے۔ بیان[۱] نہ ہو سکنے والے۔ سب جگہ موجود۔ خیال میں نہ آ سکنے والے۔ ایک حالت[۲] پر رہنے والے۔ سب کے بنیادی[۳] عنصر۔ غیر متحرک اور کبھی فنا نہ[۴] ہونے والے کی۔

۱۔ جو شے اندریوں کو محسوس نہیں ہوتی۔ وہ بیان نہیں ہو سکتی۔ ۲۔ پرمیشور کا گیان بذریعہ حواس خمسہ اور من کے نہیں ہوتا۔ بذریعہ بُدھی کے ہوتا ہے۔

بشر طیکہ بُدھی نرمل (صاف) ہو۔ ۳۔ جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ ۴۔ جو ہر ایک شے کی ابتدا ہے۔ ۵۔ حرکت سے مبّرا۔ ۶۔ ہمیشہ رہنے والا۔ اس شلوک میں بیان کردہ آٹھ علامتیں شُدھ برہم کی ہیں۔ جو اویکت سروپ ہے۔

(۴) اپنی تمام اندریوں کو روک۱ کر ہمیشہ یکساں۲ رہتے ہوئے اور تمام جانداروں کی بھلائی میں لگے رہ کر اُپاسنا۳ کرتے ہیں۔ وہ مجھ کو۴ پہنچ جاتے ہیں۔

۱۔ قابو کرکے۔ ۲۔ دُکھ سُکھ میں یکساں رہتے ہوئے۔ ۳۔ دھیان (تصوّر) کرتے ہیں۔ ۴۔ اکشر برہم کو پاتے ہیں۔ موکش کو حاصل کرتے ہیں۔

(۵) (مگر) اویکت۱ میں چت لگانے والوں کو زیادہ تکلیف۲ ہوتی ہے کیونکہ جسم والوں۳ کے لئے اویکت کا دھیان کرنا مشکل ہے۔

۱۔ اویکت برہم میں خیال کو لگانے والوں۔ ۲۔ بمقابلہ وشوروپ کی اُپاسنا کرنے والوں کے۔ ۳۔ یہاں جسم والوں سے مراد گیانیوں سے ہے۔ جن کو جسم کا اہنکار ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ کو جسم سے علیحدہ آتما نہیں سمجھتے۔

(۶) لیکن جو سب کرموں کو میرے۱ حوالے کرکے۔ مجھکو سب سے اعلےٰ شے سمجھ کر لاشریک۲ بھگتی سے مبرا۳ دھیان کرکے میری۴ اُپاسنا کرتے ہیں۔

۱۔ پرمیشور کے حوالے کرکے۔ ۲۔ ۳۔ بجز وشوروپ کے کسی اور شے کا دھیان (تصوّر) نہ کرکے۔ ۴۔ پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔

(۷) اے پارتھ۱ میں ان مجھ میں۲ چت لگانے والے لوگوں کو اس فانی دنیا کے سمندر سے جلدی ہی باہر۳ کر دیتا ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ وشوروپ میں من لگانے والے لوگوں۔ ۳۔ بار بار مرنے اور پیدا ہونے سے نجات دیتا ہوں۔

*۔ ۳۔ پرمیشور کی بھگتی کے سادھن (ذرائع) دھیان۔ ابھیاس۔ ایشور سیوا

اور کرم پھل تیاگ ہیں ٭

(۸) (پس) تو اپنا من مجھ[1] میں لگا۔ اور اپنی بدھی مجھ[2] میں لگا۔ اس سے اس جسم کو چھوڑنے کے بعد تو بیشک مجھ[3] کو ہی پالیگا۔

۱۔۲۔ تو اپنے من اور بدھی کو وشوروپ میں لگا۔ یعنی ہمیشہ وشوروپ کا دھیان کر۔ ۳۔ پرمیشور کو پالیگا یعنی موکش کو حاصل کرلیگا۔

(۹) اگر تو اپنے من کو قائم کرکے مجھ[1] میں نہیں لگا سکتا۔ تو اے دھننجے[2]! ابھیاس[3] یوگ سے مجھکو پہنچنے[4] کی خواہش کر۔

۱۔ وشوروپ میں۔ ۲۔ ارجن۔ ۳۔ ۴۔ مشق کے ذریعہ سے یعنی من کو تمام طرف سے روک کر بار بار وشوروپ میں لگا۔

(۱۰) اگر تو ابھیاس کے بھی ناقابل ہے۔ تو تو میرے[1] لئے کرموں کو کر۔ میرے لئے کرموں کو کرنے سے بھی تجھ کو سدھی[2] حاصل ہو جائیگی۔

۱۔۲۔ سب کرموں کو پرمیشور کے لئے کر۔ اپنے لئے مت کر۔ ایسا کرنے سے تیرا انتہ کرن شدھ (پاک) ہوکر تجھکو کمال یعنی وشوروپ کا گیان حاصل ہو جائے گا۔ اور پھر تو وشوروپ کا دھیان کرنے کے قابل ہو جائیگا۔

(۱۱) اگر تو یہ بھی نہیں کرسکتا تو تو میرے ملنے[1] کا سہارا لیکر اپنے من کو قابو کر کے سب کرموں کے پھلوں[2] کو چھوڑ دے۔

۱۔ پرمیشور کو ملنے کی خواہش رکھ کر۔ ۲۔ کرموں کے پھلوں کی خواہش کو چھوڑ دے ایسا کرتے رہنے سے انسان کے من میں کسی شے کی خواہش نہیں رہتی۔ اور اس کا چت پرمیشور میں قائم ہو جاتا ہے۔

(۱۲) بیشک ابھیاس[1] سے گیان[2] اچھا ہے۔ گیان سے دھیان[3] اچھا ہے اور دھیان سے کرموں کے پھلوں کا تیاگ[4] اچھا ہے۔ کیونکہ (کرم پھل) تیاگ سے جلدی ہی شانتی[5] حاصل ہو جاتی ہے۔

۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔ شلوک نمبر ۹ میں بیان کردہ ابھیاس سے شلوک نمبر ۱ میں بیان

کردہ گیان بہتر ہے۔ اور اس گیان سے شلوک نمبر ۸ میں بیان کردہ دھیان بہتر ہے۔ اور کرموں کے پھلوں کا ترک دھیان سے بھی بہتر ہے۔ کیونکہ جب انسان تمام کرموں کو پھل کی خواہش چھوڑ کر کرتا رہتا ہے۔ تو اس کو کسی دیکھی یا سُنی شے کی خواہش نہیں ہوتی اور وہ مسکّن القلب ہو کر آتما میں قائم ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص اسففت پرگیہ (قائم العقل) کہلاتا ہے۔ جس کے خواص کو دوسرے ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جو خواص قریب وہی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل شلوکوں میں بیان کردہ پرم بھگت کے ہیں۔

※۔۔ ہم۔ پرم (اعلےٰ درجے کے) بھگت کے خواص کا بیان ※

(۱۳) جو کسی جاندار سے نفرت[۱] نہیں کرتا۔ جو سب کا دوست ہے اور سب پر رحم[۲] کرتا ہے۔ جو ممتا[۳] اور اہنکار[۴] سے مبرّا ہے۔ جس کے نزدیک دُکھ سُکھ برابر ہیں۔ اور جو تحمل[۵] والا ہے۔

۱۔ سب کو اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ ۲۔ مصیبت زدہ اشخاص پر رحم کرتا ہے۔ ۳۔ ۴۔ میراپن اور خودی سے خالی ہے۔ یعنی جو یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ یہ چیز میری ہے۔ یہ کام میں نے کیا۔ ۵۔ خواہ کوئی اسکو مارے یا بُرا بھلا کہے۔ وہ برداشت کر لیتا ہے۔

(۱۴) (اور) جو ہمیشہ صابر[۱] ہے۔ جو اپنے من کو قابو کئے ہوئے ہے اور پختہ عقیدے[۲] والا ہے۔ جسکے من اور بُدھی مجھ[۳] میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ میرا[۴] بھگت مُجکو پیارا[۵] ہے۔

۱۔ جو کچھ مل جاوے اُسی کو کافی سمجھتا ہے۔ ۲۔ جو پرمیشور میں پختہ اعتقاد رکھتا ہے ۳۔ پرمیشور میں ہی لگے ہوئے ہیں ۴۔ ۵۔ وہ پرمیشور کا بھگت پرمیشور کو پیارا ہے۔

(۱۵) جس سے کسی کو دُکھ[۱] نہیں ہوتا۔ اور جو کسی سے دُکھ[۲] نہیں پاتا اور جو خوشی۔ غصہ۔ خوف اور رنج سے آزاد ہے۔ وہ مجھے[۳] پیارا ہے۔

۱۔ کیونکہ وہ سب کو پرمیشور کا ہی روپ سمجھتا ہے۔ ۲۔ جو ایسا نہیں کہ کسی کی

تعریف سنکر دُکھی ہو۔ ۳۔ پرمیشور کو پیارا ہے۔

(۱۶) جسکو کسی چیز کی خواہش نہیں ہے۔ اور جو پاک[۱]۔ ہوشیار[۲]۔ طرفداری نہ کرنیوالا[۳] اور دکھ سے مبرّا ہے۔ جس نے پھلوں[۴] کی خواہش رکھ کر کاموں کو کرنا چھوڑ دیا ہے۔ وہ میرا[۵] بھگت مجکو[۶] پیارا ہے۔

۱۔ جو اندر اور باہر سے پاک ہے۔ ۲۔ نیک کاموں کو فوراً کرتا ہے۔ ۳۔ جو کسی دوست وغیرہ کی طرفداری نہیں کرتا۔ ۴۔ سب کام پھل کی خواہش چھوڑ کر پرمیشور کے لئے کرتا ہے۔ ۵-۶۔ وہ پرمیشور کا بھگت پرمیشور کو پیارا ہے۔

(۱۷) جو نہ تو خوش[۱] ہوتا ہے۔ نہ نفرت[۲] کرتا ہے۔ نہ رنجیدہ[۳] ہوتا ہے۔ نہ خواہش[۴] کرتا ہے۔ جس نے اچھے اور بُرے (پھلوں[۵]) کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ بھگتی والا شخص مجھ[۶] کو پیارا ہے۔

۱۔ پسندیدہ چیز کو پاکر خوش نہیں ہوتا۔ ۲۔ ناپسندیدہ چیز کے ملنے پر اس چیز سے نفرت نہیں کرتا۔ ۳۔ دل پسند چیز کے جدا ہو جانے پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔ ۴۔ جو چیز اُسکو حاصل نہیں ہے۔ اُس کی خواہش نہیں کرتا۔ ۵۔ جو پرمیشور ارپن کرم کرکے نیک و بد ثمروں سے آزاد ہو چکا ہے۔ ۶۔ وہ بھگت پرمیشور کو پیارا ہے۔

(۱۸) جو دشمن اور دوست۔ عزت اور بے عزتی۔ سردی اور گرمی۔ سُکھ اور دُکھ کو یکساں سمجھتا ہے۔

(۱۹) (اور) جس کے نزدیک تعریف اور مذمّت یکساں ہیں۔ جو خاموش[۱] رہتا ہے۔ اور جو ملجائے اُسی پر قانع ہے۔ جس کا کوئی گھر[۲] نہیں ہے۔ اور جس کا من[۳] قائم ہے۔ وہ بھگتی والا شخص مجکو[۴] پیارا ہے۔

۱۔ جو زبان سے کوئی چیز نہیں مانگتا۔ ۲۔ جو گھر میں دلبستہ نہیں ہے۔ ۳۔ جسکا من پرمیشور میں لگا ہوا ہے۔ ۴۔ پرمیشور کو پیارا ہے۔

(۲۰) جو عقیدتمند شخص مجکو[۱] سب سے اعلےٰ شے سمجھتے ہوئے اس اوپر

بیان کئے ہوئے امرت[3] جیسے دھرم کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بھگت مجھکو[4] نہایت پیارے ہیں۔

۱۔ جو وید شاستر میں اعتقاد رکھتا ہے۔ ۲۔ پرمیشور کو۔ ۳۔ چونکہ اس دہرم کی پیروی کرنے سے موکش حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اِس دہرم کو امرت جیسا کہا گیا ہے۔ ۴۔ پرمیشور کو۔

تیرہواں ادھیائے (فصل)

کشیتر کشیتر گیہ وبھاگ یوگ

(تفریق جسم و روح)

دوسرے ادھیائے سے لیکر بارہویں ادھیائے کے اختتام تک بھگوان کرشن چندر نے گیان حاصل کرنے کے سادھنوں (ذرائع) کرم یوگ۔ دھیان یوگ اور بھگتی یوگ کو بیان کرکے ارجن کو اپنے ورن کے مقررہ کرموں کو پھل کی خواہش نہ رکھکر سرانجام دینے اور پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنے کا اُپدیش کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ایسا کرنے سے گیان حاصل ہوتا ہے اور پھر گیان سے موکش (نجات) میسر آتی ہے۔ لیکن چونکہ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کرم یوگ اور بھگتی یوگ وغیرہ پر عمل کرنے سے جو گیان حاصل ہوتا ہے۔ وہ گیان کیا ہے۔ اس لئے شری بھگوان اس سوال کا جواب دینے کے لئے اس ادھیائے میں کشیتر (جسم) اور کشیتر گیہ (روح) کی تفریق کو بتلا کر گیان کی تعریف اور اس کی علامات کو بیان کرتے ہیں۔ اور چونکہ سانکھیہ شاشتر میں کشیتر (جسم) کو پرکرتی سے بنا ہوا بتلایا گیا ہے اور کشیتر گیہ (روح) کو پُرش کہا گیا ہے۔ لہٰذا شری بھگوان آئندہ اسی ویدانت کے کشیتر کشیتر گیہ مضمون کو سانکھیہ شاستر کی اصطلاحات پرکرتی اور پُرش استعمال کرکے اور سانکھیہ کے دویت مت کو قبول نہ کرکے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ کشیتر کشیتر گیہ کی تفریق کا بیان۔ ۲۔ کشیتر گیہ کی حقیقت اور گیان کی تعریف کا بیان۔ ۳۔ اس ادھیائے کے مضمون کا خلاصہ اور اسکی عظمت کا بیان۔

۴۔کشیتر کی حقیقت کا بیان۔ ۵۔گیان کی علامات کا بیان۔ ۶۔گییہ کیا شے ہے اور اس کی ماہیت کیا ہے۔ ۷۔پرکرتی (مادہ) اور پُرش دونوں انادی (ازلی) اور دُنیا کا کارن (علّت) ہیں۔ ۸۔ پُرش یعنی آتما پر برہم پرماتما کی ذات ہے یہ گیان ہو جانے سے پھر جنم لینا نہیں پڑتا۔ ۹۔گیان حاصل کرنے کے چار طریق دہیان یوگ۔ سانکھیہ یوگ۔ کرم یوگ اور بھگتی یوگ ہیں۔ ۱۰۔ تمام موجودات کشیتر اور کشیتر گیہ کے میل سے پیدا ہوتے ہیں جن میں سے کشیتر فانی اور کشیتر گیہ لافانی ہے۔ ۱۱۔ تمام کرم پرکرتی کرتی ہے۔ اور آتما اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) اور تمام موجودات میں ایک ہی ہے۔ ۱۲۔ نرگن (لاصفات) آتما اجسام میں رہتا ہوا بھی اجسام سے متاثر نہیں ہوتا۔ ۱۳۔کشیتر اور کشیتر گیہ کی تفریق کو سمجھ لینے سے موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے۔

※ ۱۔کشیتر کشیتر گیہ کی تفریق کا بیان ※

شری بھگوان نے کہا

(۱) اے کُنتی کے بیٹے[۱] اس جسم کو کشیتر[۲] کہتے ہیں اور جو[۳] اسکو جانتا ہے اسے حقیقت دان کشیتر گیہ[۴] کہتے ہیں۔

۱۔ارجن۔ ۲۔لفظ کشیتر کے معنی ہیں کھیت اور چونکہ جڑھ جسم بُرے بھلے کرموں کے پھلوں (ثمروں) کے کاٹنے یا بھوگنے کی جگہ ہے۔ اس لئے جسم کو کشیتر کہتے ہیں۔ ۳۔۴۔ چیتن آتما جو اس جڑھ جسم کو جانتا ہے۔ اس کو کشیتر گیہ یعنی جسم روپی کھیت کا جاننے والا کہتے ہیں۔

※ ۲۔کشیتر گیہ کی حقیقت اور گیان کی تعریف کا بیان ※

(۲) اور اے بھارت[۱] سب کشیتروں میں کشیتر گیہ مجھ[۲] کو ہی جان۔ میری رائے میں کشیتر اور کشیتر گیہ کا جو گیان[۳] ہے وہ گیان[۴] ہے۔

۱۔ارجن۔ ۲۔کشیتر گیہ پرمیشور ہی ہے اس سے غیر نہیں ہے۔ ۳۔۴۔کشیتر اور کشیتر گیہ کی حقیقت کا جو علم ہے وہ گیان ہے۔ یعنی اُسکو گیان کہنا

چاہیئے۔

※۔۳۔ اس ادھیائے کے مضمون کا خلاصہ اور اس کی عظمت کا بیان ※

(۳) وہ کشیتر کیا ہے؟ کیا خواص رکھتا ہے؟ اس میں کیا کیا وکار ہیں اور کہاں سے (پیدا) ہوتا ہے؟ اور وہ (کشیتر گیہ) کون ہے؟ اور اس کی طاقت کیا ہے؟ یہ سب تو مجھ سے مختصراً سن۔

(۴) اس مضمون کو رشیوں نے بہت طرح سے۔ مختلف چھندوں میں اور نیز پُر دلیل اور یقین دلانے والے برہم سوتروں میں گایا ہے۔

۱-۲- رشیوں نے مختلف اُپنشدوں میں بہت طرح سے بیان کیا ہے ۳- وہ فقرات جن میں برہم کے سروپ (ذات) کا بیان ہے اور یہ فقرات پُر دلیل اور تمام شکوک کو رفع کرنے والے ہیں۔ ۴- بیان کیا ہے۔

※۔۴۔ کشیتر کی حقیقت کا بیان ※

(۵) (پانچ) مہابھوت۔ اہنکار۔ بدھی۔ اویکت۔ دس (لطیف) اندریاں اور ایک (من) اور اندریوں کے پانچ وشئے۔

۱- عناصر کثیف یعنی مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا اور خلاء۔ ۲- انانیت۔ ۳- عقل۔ ۴- پرکرتی جو اویکت (لامحسوس) ہے۔ ۵- پانچ گیان اندریوں اور پانچ کرم اندریوں کی قوتیں یعنی دیکھنے کی۔ سونگھنے کی۔ سُننے کی۔ حس کی۔ ذائقہ چکھنے کی۔ پکڑنے کی۔ چلنے کی۔ بولنے کی۔ فضلہ کو باہر نکالنے کی پیشاب کو باہر نکالنے کی قوتیں جو لطیف ہیں۔ ۶- دل جسکو گیارہویں اندری بھی کہتے ہیں۔ ۷- محسوسات یعنی آواز۔ لمس۔ رنگ۔ ذائقہ اور بُو جو پانچ تن ماترائیں (عناصر کثیف کے لطیف خواص) ہیں۔ (ملاحظہ ہو شجرہ پیدائش دُنیا ادھیائے ۷)

(۶) خواہش۔ نفرت۔ سُکھ۔ دُکھ۔ اجتماع۔ زندگی۔ استقلال۔ یہ وکاروں والے کشیتر کا مختصر بیان ہے۔

۱- خواہش نفرت۔ سُکھ دکھ وغیرہ تمام متضادیات اور نیز پیدا ہونا۔ تبدیل

ہونا۔ اور فنا ہونا یہ سب کشیتر (جسم) کے گُن (خواص) ہیں۔ کشیتر گیہ (آتما) کے خواص نہیں ہیں۔ ۲۔ بُدھی۔ اہنکار۔ من۔ عناصرِ خمسہ وغیرہ تمام کا میل۔ ۳۔ پرانوں کی حرکت۔ ۴۔ وہ طاقت جس سے جسم اندریاں قائم رہتے ہیں۔ ۵۔ پرکرتی کو چھوڑ کر باقی ۲۳ تتو (عناصر) جنکا شلوک نمبر ۵ میں بیان ہے۔ وکار (تغیرات) کہلاتے ہیں کیونکہ یہ تمام تتو (عناصر) پرکرتی کی تبدیل شدہ صورتیں ہیں۔ جنکے میل سے جسم بنتا ہے۔ اور اگر شلوک نمبر ۵ میں بیان کردہ ۲۴ تتو (عناصر) میں سے پانچ مہابھوت (عناصر کثیف) کو نکال دیا جائے جن سے استھول شریر (جسم کثیف) بنتا ہے۔ تو باقی ماندہ ۱۹ تتو (عناصر) کی ملاوٹ سے لِنگ یا سوکھشم شریر (جسم لطیف) بنتا ہے اور کارن شریر محض پرکرتی کا بنا ہوا ہے۔ اور سب میں ایک جیسا ہوتا ہے۔ پس کشیتر جڑھ پرکرتی سے پیدا ہوتا ہے۔

※۔ ۵۔ گیان کی علامات کا بیان ※

(۷) غرور[1] نہ کرنا۔ فریب نہ کرنا۔ بے آزاری[2]۔ معافی۔ سادگی[3]۔ اُستاد کی خدمت۔ صفائی[4]۔ مستقل مزاجی۔ ضبطِ دل۔

۱۔ کسی خوبی کے ہونے کا غرور نہ کرنا۔ ۲۔ کسی جاندار کو تکلیف نہ دینا۔ ۳۔ سیدھاپن۔ ۴۔ دونو اندرونی اور بیرونی۔

(۸) اندریوں کے وشیوں کی طرف میلان نہ ہونا۔ اہنکار نہ ہونا۔ پیدائش موت۔ بڑھاپے۔ بیماری کے دکھوں[1] کو بُرا خیال کرنا۔

۱۔ یہ سمجھنا کہ پیدائش۔ موت۔ بڑھاپے اور بیماری کی جو تکالیف ہیں وہ بہت بُری ہیں۔

(۹) کسی شے میں دل بستہ نہ ہونا۔ بیٹے۔ عورت اور گھر وغیرہ میں محبت نہ رکھنا۔ اور پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیز کے ملنے پر یکساں[1] رہنا۔

۱۔ اچھی چیز کو پاکر خوش نہ ہونا اور بُری چیز ملنے پر رنجیدہ نہ ہونا یعنی دونوں حالتوں میں یکساں رہنا۔

(۱۰) من کو یکسو کر کے مجھ میں بے لغزش بھگتی رکھنا۔ تنہا جگہ میں رہنا۔ معمولی آدمیوں کی صحبت سے نفرت کرنا۔

۱۔ بجز پرمیشور کے اور کسی طرف من نہ کر کے پرمیشور کی ایسی بھگتی کرنا جسکو کبھی لغزش نہ ہو۔ ۲۔ ایسی جگہ میں جہاں شور وغل نہ ہو۔ ۳۔ ایسے لوگوں کی صحبت سے جنکا من وشیوں کی طرف مائل رہتا ہے۔

(۱۱) ہمیشہ آتم گیان میں قائم رہنا اور تت گیان کے نتیجہ کو نظر میں رکھنا۔ یہ سب گیان ہے۔ اور جو اس کے برعکس ہے وہ اگیان ہے۔

۱۔ علم روحانیت۔ ۲۔ تت گیان (علم حقیقت) کا نتیجہ موکش (نجات) ہے۔ پس موکش کو ہمیشہ نظر میں رکھنا تاکہ اس کی طرف خواہش بنی رہے۔ ۳۔ یہ سب گیان کی علامات ہیں۔ اور گیانی شخص میں پائی جاتی ہیں۔ ۴۔ غرور، بیرحمی وغیرہ سب اگیان کی علامات ہیں۔

*۔ ۶۔ گیئہ کیا شے ہے۔ اور اس کی ماہیت کیا ہے *

(۱۲) (اس گیان سے) جو جانا جاتا ہے۔ اور جسے جان کر انسان موکش کو پاتا ہے۔ اُسے میں تجھ کو بتلاؤنگا۔ وہ ازلی پر برہم ہے۔ جسے نہ ست کہا جاتا ہے اور نہ است ہے۔

۱۔ مذکورہ بالا گیان سے جو جانا جاتا ہے۔ ۲۔ جس شخص کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ میں برہم ہوں وہ آواگون (تناسخ) سے نجات پاتا ہے۔ ۳۔ ۴۔ کیونکہ برہم ست (ہست) اور است (نیست) یعنی پرکرتی اور پرکرتی سے بنی ہوئی دنیا دونو سے پرے (بالاتر) ہے۔

(۱۳) اس کے سب جگہ ہاتھ اور پاؤں ہیں سب جگہ آنکھیں۔ سر اور منہ ہیں اور سب جگہ کان ہیں۔ وہ سب میں پھیلا ہوا رہتا ہے۔

۱۔ ۲۔ گو برہم کے ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ نہیں ہیں۔ مگر دنیا کے تمام جاندار دل کے اعضاء ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ آتما روپی برہم کی طاقت سے ہی کام کرتے ہیں۔

پس برہم کے ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ کا ہونا ایک استعارہ ہے۔ ۳۔ وہ سب جاندار وں کے اندر بشکل آتما کے موجود ہے۔

(۱۴) وہ تمام اندریوں کے کاموں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے کوئی اندری نہیں ہے۔ وہ سب سے بے تعلق ہے مگر سب کو قائم رکھتا ہے۔ وہ گنوں سے خالی ہے۔ مگر گنوں کو بھوگتا ہے۔

۱۔ کیونکہ دونو بیرونی اور اندرونی حواس آتما روپی برہم کی طاقت سے کام کرتے ہیں۔ ۲۔ اگرچہ وہ سب چیزوں سے بے تعلق ہے۔ مگر سب چیزیں اسی کے سہارے قائم ہیں۔ ۳۔ نرگُن (لاصفات) آتما روپی برہم کو گنوں کے نتائج سُکھ دُکھ وغیرہ کا بھوگنے والا محض انتہ کرن کے تعلق کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ در حقیقت آتما سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا نہیں ہے۔ محض دیکھنے والا ہے۔ سُکھ دُکھ وغیرہ تمام متضادیات انتہ کرن (حواس باطن) کے گُن (خواص) ہیں۔ آتما کے گُن (خواص) نہیں ہیں۔ مثلاً ہلتے ہوئے پانی کے اندر سورج کا عکس ہلتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن در حقیقت یہ حرکت پانی کے اندر ہوتی ہے۔ سورج کے عکس کے اندر نہیں ہوتی۔ کیونکہ سورج جسکا یہ عکس ہوتا ہے۔ حرکت میں نہیں ہوتا۔ پس جیسے پانی کے تعلق کی وجہ سے سورج کا عکس متحرک نظر آتا ہے ویسے ہی آتما انتہ کرن (باطن) کے تعلق کے سبب سے سُکھ دُکھ وغیرہ کا بھوگنے والا معلوم ہوتا ہے۔ جو اگیان کا نتیجہ ہے۔ اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگیان (لاعلمی از حقیقت) آتما کو ہوتا ہے یا نہیں اور اگر آتما کو اگیان ہوتا ہے تو آتما برہم سے جو سروگیہ (ہمہ دان) ہے۔ مختلف ہونا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جیو کو جو اگیان ہوتا ہے۔ وہ چیتن آتما کا گُن (خواص) نہیں ہے۔ انتہ کرن کا گُن ہے اور تموگُن سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی شخص کی آنکھ میں یرقان وغیرہ کی بیماری پیدا ہو کر آنکھ کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔ تب اس شخص کو چیزوں کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہوتا۔ اور کچھ کا کچھ نظر آتا ہے۔ اور جب علاج کرانے سے آنکھ کا

مرض رفع ہو جاتا ہے۔ تب اُسی شخص کو ہر ایک شے کا صحیح علم ہونے لگتا ہے۔
پس جیسے لاعلمی دیکھنے والے شخص کا گُن نہیں ہے۔ آنکھ کا گُن ہے۔ ویسے ہی
اگیان آتما کا خاصہ نہیں ہے۔ بلکہ انتہ کرن کا خاصہ ہے۔

(۱۵) وہ تمام موجودات کے اندر اور نیز باہر ہے۔ وہ غیر متحرک ہے۔
اور متحرک بھی ہے۔ وہ لطیف ہونے کی وجہ سے جانا نہیں جا سکتا۔
وہ دور ہے اور نزدیک بھی ہے۔

۱۔ برہم آکاش کی طرح تمام موجودات کے اندر اور باہر موجود ہے۔ ۲۔
تمام متحرک اور غیر متحرک۔ کائنات برہم کا ہی روپ ہیں۔ جو بشکل آتما کے سب
میں بسا ہوا ہے۔ ۳۔ برہم کا گیان حاصل ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ وہ
لطیف ترین شے ہے۔ ۴۔ ۵۔ گیانیوں کے نزدیک ہے۔ کیونکہ ان کی آتما ہی
برہم ہے۔ اور اگیانیوں سے ہمیشہ دور ہے۔ کیونکہ وہ اس کو کبھی نہیں پا سکتے

(۱۶) وہ غیر منقسم ہے۔ مگر جانداروں میں منقسم رہتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ وہ
تمام جانداروں کا پیدا کرنے والا پرورش کرنے والا اور فنا کرنے والا
ہے۔

۱-۲۔ پر برہم آکاش کی طرح غیر منقسم اور ایک ہی ہے۔ جیسے اکاش علیحدہ علیحدہ
برتنوں کے اندر علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔ ویسے ہی ایک ہی آتما روپی برہم
علیحدہ علیحدہ اجسام کے اندر علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ (ملاحظہ ہو
نوٹ ۲۔ ۳۔ شلوک ۱۲۔ ادھیائے ۱۰)

(۱۷) اُس کو تمام منورات کا روشن کرنیوالا اور تاریکی سے پرے کہا جاتا ہے۔
وہ گیان سروپ۔ گیان سے پہچانا جانے والا اور گیان کا انجام ہے اور
ہر ایک کے دِل میں مقیم ہے۔

۱۔ سورج۔ چاند۔ وغیرہ روشن چیزوں کا روشن کرنے والا آتما روپی برہم ہے
۲۔ اگیان سے مبرا ہے۔ ۳۔ گیان پیدا ہو جانے سے برہم حاصل ہوتا ہے۔

۴- سب کے ہردے میں بشکل آتما کے رہتا ہے۔

(۱۸) اس طرح کشیتر۔ گیان اور گیہ کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ میرا بھگت اسکو جان کر مجھکو پا لیتا ہے۔

۱- پرمیشور کا بھگت۔ ۲- پرمیشور کو پا لیتا ہے۔ یعنی موکش (نجات) کو حاصل کرتا ہے۔

※ ۔ ۷- پرکرتی (مادہ) اور پُرش (روح) دونو انادی (ازلی) اور دُنیا کا کارن (علّت) ہیں ※

(۱۹) تو یہ سمجھ لے کہ پرکرتی اور پُرش دونو انادی ہیں اور تمام وکار اور گُن پرکرتی سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔

۱- پرکرتی اور پُرش پرمیشور کی دو طاقتیں ہیں۔ جن سے پرمیشور دُنیا کو بناتا ہے (ملاحظہ ہو نوٹ ۲ شلوک ۱۶ ادھیائے ۷) اور چونکہ پرمیشور انادی (ازلی) ہے۔ اس لئے اُس کی دونو طاقتیں پرکرتی اور پُرش کو بھی انادی (ازلی) سمجھنا چاہیئے۔ ۲- بُدھی۔ اہنکار۔ من۔ دس اندریاں۔ پانچ تن ماترائیں اور اور پانچ مہابھوت یہ تمام وکار یعنی پرکرتی کی تبدیل شدہ صورتیں ہیں۔ ۳- سُکھ۔ دُکھ وغیرہ تمام صفات پرکرتی کے تین گُنوں ست۔ رج اور تم کے (کاریہ) نتائج ہیں۔ پس تمام وکاروں (تبدیلیوں) اور گُنوں (صفات) کا کارن (باعث) پرکرتی ہے۔ اور پُرش نرگن (لاصفات) ہے۔

(۲۰) معلول اور علّت کو پیدا کرنے والی ہونیکی وجہ سے پرکرتی کو کارن (علّت) کہتے ہیں اور اس کے سُکھ دُکھ کو بھوگنے والا ہونے کی وجہ سے پُرش کو کارن (علّت) کہتے ہیں۔

۱-۲- بُدھی سے لیکر پانچ مہابھوت تک تمام عناصر جن سے مل کر جسم بنتا ہے۔ جسم کا کارن (علّت) ہیں۔ اور جسم اُن کا کاریہ (معلول) ہے اور یہ دونو پرکرتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا پرکرتی دُنیا کا کارن (علّت) ہے اور چیتن پُرش یعنی آتما سُکھ دُکھ وغیرہ کا جو پرکرتی کے ست۔ رج۔ تم گُنوں کے نتائج ہیں۔ دیکھنے

والا ہے۔ بھوگنے والا نہیں ہے۔ مگر انتہ کرن کے ساتھ ملکر جیو روپ ہو جانے کی وجہ سے اسکو سُکھ دُکھ وغیرہ کا بھوگنے والا کہا گیا ہے۔ جیسا کہ آئندہ شلوک کے نوٹ ۱-۲ میں بتلایا گیا ہے۔ پُرش کو بھوگتا ماننا دویت سانکھ کا عقیدہ ہے۔ ادویت ویدانت کا عقیدہ نہیں ہے

(۲۱) پُرش پرکرتی[1] میں قیام کرکے پرکرتی کے گُنوں[2] کو بھوگتا ہے۔ اور گُنوں کا تعلق[3] پُرش کے اچھی یا بُری جونیوں[4] میں جنم پانے کا سبب ہے۔

۱-۲- پُرش پرکرتی کے ظہور انتہ کرن میں قیام کرکے جیو روپ ہوا ہوا پرکرتی کے گُنوں کے نتائج سُکھ دُکھ کو بھوگتا ہے۔ جیو یعنی انتہ کرن سے ملے ہوئے پُرش کو جو سُکھ دُکھ ہوتے ہیں۔ وہ چیتن پُرش یعنی آتما کے گُن نہیں ہیں۔ جڑھ انتہ کرن کے گُن ہیں۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۱۳ شلوک ۱۴- ادھیائے ۱۳-) ۳-۴- گُنوں کے اس تعلق کی وجہ سے جیو روپ ہوئے ہوئے پُرش کو دیوتاؤں۔ انسانوں اور چرند پرند وغیرہ جونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے۔ اور لہذا پُرش سنسار (دُنیا) کا کارن (علت) ہے۔

✻۸- پُرش یعنی آتما پر برہم پرماتما کی ذات ہے یہ گیان ہو جانے سے پھر جنم لینا نہیں پڑتا ✻

(۲۲) اس جسم میں جو دیکھنے[1] والا- دخل نہ دینے[2] والا- سہارا[3] دینے والا بھوگنے[4] والا پُرش ہے اسکو ہی پرم پُرش[5] مہیشور اور پرماتما کہا جاتا ہے۔

۱- جو جسم اور اندریوں کے کاموں کا دیکھنے والا اور شاہد ہے۔ خود کوئی کام نہیں کرتا- ۲- جو کام جسم اور اندریاں کرتے ہیں۔ اُن میں مداخلت اور مزاحمت نہیں کرتا- ۳- جسم اور اندریاں اس چیتن شکتی کے سہارے سے ہی سب کام کرتی ہیں- ۴- جو انتہ کرن سے مل کر جیو روپ ہوا ہوا سُکھ دُکھ کو بھوگتا ہے- ۵- پُرش یعنی آتما دراصل پر برہم پرماتما ہے- جو پرکرتی کے اندر قیام کرکے دُنیا کو بنا رہا ہے۔

(۲۳) جو اس طرح سے پُرش کو اور معہ گنوں کے پرکرتی کو جانتا ہے۔ وہ کچھ بھی عمل کرے پھر جنم نہیں پاتا۔

۱۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ یعنی جسکو پُرش اور پرکرتی کی حقیقت کا علم حاصل ہو گیا ہے۔ ۲۔ وہ خواہ کچھ بھی کرم کرے۔ یعنی اچھا کرم کرے یا بُرا کرم کرے پھر جنم نہیں لیتا۔ کیونکہ آتم گیان حاصل ہو جانے کے بعد جو کرم انسان کرتا ہے۔ وہ ان سے متاثر نہیں ہوتا۔ اور جو کرم وہ آتم گیان حاصل ہونے سے پیشتر خواہ اس جنم میں یا پہلے جنم میں کر چکا ہے۔ اُن سب کا گیان سے ناش ہو جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۲۰۱۔ شلوک ۳۷۔ ادھیائے ۴)۔

*۔ ۹۔ گیان حاصل کرنے کے چار طریق دھیان یوگ۔ سانکھیہ یوگ۔ کرم یوگ اور بھگتی یوگ ہیں *

(۲۴) بعض لوگ آتما کو دھیان[۱] سے اپنے اندر دیکھتے ہیں۔ بعض سانکھیہ[۲] یوگ سے اور بعض کرم[۳] یوگ سے (دیکھتے ہیں)۔

۱۔ دھیان یوگ سے جسکا بیان چھٹے ادھیائے میں کیا گیا ہے۔ ۲۔ کرموں کو چھوڑ کر پُرش اور پرکرتی پر وچار کر کے۔ ۳۔ کرم یوگ سے جسکا بیان دوسرے اور تیسرے ادھیائے میں کیا گیا ہے۔

(۲۵) (اور) بعض لوگ جو ان طریقوں[۱] سے ناواقف ہیں۔ دوسروں[۲] سے سُنکر اُپاسنا کرتے ہیں۔ سُنی ہوئی بات پر قائم رہنے[۳] والے یہ لوگ بھی موت کے پار ہو جاتے ہیں۔

۱۔ ۲۔ جو شلوک نمبر ۲۴ میں بیان کردہ طریقوں سے ناواقف ہیں۔ وہ گورو سے اُپدیش لیکر پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کر کے گیان کو حاصل کرتے ہیں۔ ۳۔ شردھا والے (باعقیدت) لوگ۔ ۴۔ موکش کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ بھگتی یوگ کا طریق ہے۔

*۔ ۱۰۔ تمام موجودات کشیتر اور کشیترگیہ کے میل سے پیدا ہوتے ہیں جن

ہیں سے کشیتر فانی اور کشیتر گیہ لافانی ہے۔ ×:

(۲۶) اے بھرت کے خاندان[1] میں افضل! تو یہ جان لے کہ تمام متحرک[2] و غیر متحرک[3] موجودات کشیتر اور کشیتر گیہ کے میل سے پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ انسان۔ حیوان۔ پرند وغیرہ۔ ۳۔ درخت۔ پتھر۔ لوہا وغیرہ۔

(۲۷) جو شخص پرمیشور کو تمام موجودات میں ایک[1] جیسا رہنے والا اور ان کے فنا ہو جانے[2] پر فنا نہ ہونے[3] والا دیکھتا ہے وہ ہی دیکھتا ہے[4]۔

۱-۲-۳۔ تمام موجودات میں آتمارُوپی برہم ایک جیسا موجود ہے اور تمام موجودات کے اجسام فانی ہیں۔ لیکن ان کے اندر جو آتمارُوپی برہم ہے۔ وہ لافانی ہے۔ ۴۔ جو شخص ایسا دیکھتا ہے وہ ہی ٹھیک دیکھتا ہے۔ یعنی گیانی ہے اور جو شخص ایسا نہیں دیکھتا وہ غلط دیکھتا ہے۔ اور اگیانی ہے مثلاً جو شخص رسّی کو رسّی دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے اور جو شخص رسّی کو سانپ دیکھتا ہے۔ وہ نہیں دیکھتا کیونکہ اس کا دیکھنا نہ دیکھنے کے برابر ہے۔

(۲۸) جو شخص پرمیشور کو سب میں ایک[1] جیسا رہتے ہوئے دیکھتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو برباد[2] نہیں کرتا اور اسے اعلےٰ[3] مقام کو پاتا ہے۔

۱۔ جیسا کہ شلوک نمبر ۲۷ میں بیان کیا گیا ہے۔ ۲۔ جو لوگ اگیانی ہیں اور آتما کو جسم سے الگ اور لافانی نہیں جانتے۔ وہ بار بار پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں اور یہی اپنے آپکو برباد کرنا ہے ۳۔ وہ موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔

×:۔ ا۔ تمام کرم پرکرتی کرتی ہے اور آتما اکرتا (فاعلیت سے بالاتر) اور تمام موجودات میں ایک ہی ہے ×:

(۲۹) جو شخص یہ دیکھتا ہے کہ تمام کرم[1] محض پرکرتی کرتی ہے اور آتما اکرتا[2] ہے وہی دیکھتا ہے[3]۔

۱-۲۔ شاریرک (جسمانی) مانسک (قلبی) اور واچک (لسانی) تینوں طرح کے کرم پرکرتی کے ظہور جسم اور اندریاں کرتے ہیں اور آتما اکرتا (فاعلیت سے

بالاتر) اور محض کرموں کا دیکھنے والا ہے۔ ۳۔ وہی ٹھیک دیکھتا ہے۔ یعنی گیانی ہے۔

(۳۰) جب انسان تمام موجودات کو ایک[1] ہی میں رہتے ہوئے اور ایک سے ہی پیدا شدہ محسوس کرتا ہے۔ تب وہ برہم کو پہنچ جاتا ہے۔

۱۔ تمام متحرک اور غیر متحرک موجودات کو ایک ہی آتمارو پی برہم میں مقیم اور ایک ہی برہم سے پیدا شدہ انبھو (محسوس) کرتا ہے۔ تب وہ موکش کو حاصل کرتا ہے۔ جو اس گیان کا پھل (ثمرہ) ہے۔

۔ ۱۲۔ نرگن (لا صفات) آتما اجسام میں رہتا ہوا بھی اجسام سے متاثر نہیں ہوتا

(۳۱) اے کنتی کے بیٹے[1]! یہ ازلی[2] اور لافانی نرگن[3] پرماتما[4] جسم میں رہتا ہوا بھی نہ تو کرم کرتا ہے[5] اور نہ متاثر ہوتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ جس میں کوئی گن یا صفت نہیں ہے۔ ۳۔ پربرہم پرماتما جو بشکل آتما کے اجسام میں مقیم ہے۔ ۴۔ ۵۔ آتما کرموں کا فاعل نہیں ہے اور اجسام سے متاثر نہیں ہوتا۔

(۳۲) جیسے سب جگہ پھیلا ہوا آکاش[1] لطیف ہونیکی وجہ سے متاثر نہیں ہوتا ویسے ہی ہر ایک جسم میں رہتا ہوا آتما[2] متاثر نہیں ہوتا۔

۱-۲۔ جیسے سب جگہ رہتے ہوئے خلا پر کسی شے کا اثر نہیں ہوتا۔ ویسے ہی تمام اجسام میں رہتے ہوئے آتما پر کسی جسم کا اثر نہیں ہوتا۔

(۳۳) اے بھارت[1]! جیسے ایک سورج تمام دنیا کو روشن[2] کرتا ہے ویسے ہی کشیترگیہ تمام کشیتروں[3] کو روشن کرتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ جیسے ایک ہی سورج تمام دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس پر کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔ ویسے ہی ایک ہی کشیترگیہ یعنی آتما تمام کشیتروں (اجسام) کو روشن کرتا ہے اور اس پر کسی کشیتر کا اثر نہیں ہوتا۔

: ۱۳۔ کشیتر اور کشیتر گیہ کی تفریق کو سمجھہ لینے سے موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے *:*

(۳۴) جو گیان کی آنکھہ سے کشیتر اور کشیتر گیہ کے فرق کو اور تمام موجودات کی کارن پرکرتی سے رہائی (کے راز) کو دیکھہ لیتے ہیں وہ برہم کو پہنچ جاتے ہیں۔

۱۔ آتما کا گیان حاصل کر کے۔ ۲۔ پرکرتی تمام موجودات کی اُپادان کارن (علّت مادی) ہے ۳۔ پرکرتی سے چھوٹنے کا راز یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو پرکرتی سے الگ اور کچھہ نہ کرنے والا آتما محسوس کرنے لگے۔ ۴۔ موکش کو حاصل کرتے ہیں۔ مطلب اس شلوک کا یہ ہے۔ کہ جب انسان کو آتما کا گیان حاصل کر کے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کشیتر (جسم) اور کشیتر گیہ (روح) میں فرق کیا ہے۔ اور پرکرتی سے رہائی کا راز کیا ہے۔ تب اسکو موکش حاصل ہو جاتی ہے۔

چودہواں ادھیائے (فصل)

گُن ترے وبھاگ یوگ

(تفریق خواص سہ گونہ)

پچھلے یعنی تیرھویں ادھیائے کے شلوک نمبر ۲۶ و ۲۱ میں بھگوان کرشن چندر نے دو باتیں بتلائی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام موجودات کی پیدائش کشیتر اور کشیتر گیہ کے میل سے ہوئی ہے اور دوسری یہ کہ کشیتر گیہ یعنی پُرش پرکرتی میں قیام کرکے پرکرتی کے گنُوں کو بھوگتا ہے۔ اور گنُوں کے اس تعلق کی وجہ سے اُس کو اچھی یا بُری جونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے۔ چونکہ یہ دونو باتیں تشریح طلب ہیں۔ لہٰذا شری بھگوان اس ادھیائے میں اول یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کشیتر گیہ کا جو پرمیشور کا انش (جزو) ہے۔ پرکرتی سے بنے ہوئے کشیتر کے ساتھ میل پرمیشور کرتا ہے جو پرکرتی کا مالک ہے۔ اور یہ میل خود بخود نہیں ہو جاتا (جیسا کہ دویت سانکھ کا عقیدہ ہے) اور پھر بتلاتے ہیں۔ کہ پرکرتی کے گُن کیا کیا ہیں۔ ان کی تفریق کیا ہے وہ پُرش کو کس طرح جسم میں باندھ لیتے ہیں۔ ان گنُوں سے رہائی کب حاصل ہوتی ہے۔ ان گنُوں سے رہا شدہ شخص کی پہچان کیا ہے اور وہ ان گنُوں سے کس طرح رہا ہو جاتا ہے۔ اور اِس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ اس ادھیائے میں بیان کردہ گیان کی فضیلت کا بیان۔ ۲۔ پرمیشور پُرش کا پرکرتی کے ساتھ میل کرکے تمام موجودات کو پیدا کرتا ہے۔ ۳۔ پرکرتی کے گُن کیا کیا ہیں۔ ان کی تفریق کیا ہے۔ اور وہ پُرش کو کس طرح جسم میں باندھ لیتے ہیں؟ ۴۔ تینوں گنُوں کے جداگانہ کام کیا کیا ہیں اور وہ انکو کس طرح سے کرتے ہیں۔ ۵۔ ہر ایک گُن کے غلبہ کی شناخت کیا ہے اور اس گُن کے غلبہ میں مرجانے کا انجام کیا ہے؟ ۶۔ پرکرتی

کے تین گنوں سے رہائی کب حاصل ہوتی ہے اور اس رہائی کا نتیجہ کیا ہے؟ ۷۔ تینوں گنوں سے رہا شدہ شخص کی علامات کیا ہیں اور اُسکا رویہ کیا ہے؟ ۸۔ انسان کو تینوں گنوں سے رہائی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟۔

※ ۔۱۔ اس ادھیائے میں بیان کردہ گیان کی فضیلت کا بیان ※

شری بھگوان نے کہا

(۱) تمام گیانوں میں افضل گیان جس کو جان کر سب منی یہاں سے اعلےٰ کمال کو حاصل کر گئے ہیں۔ (تجھ کو) پھر بتلاتا ہوں۔

۱۔۲۔ اس دنیا میں موکش کو حاصل کر گئے ہیں۔

(۲) جو لوگ اس گیان کو حاصل کر کے میرا سروپ ہو گئے ہیں وہ نہ تو پیدائش عالم کے وقت پیدا ہوتے ہیں اور نہ قیامت کے وقت فنا ہوتے ہیں۔

۱۔ برہم سروپ (ذات) ہو گئے ہیں۔ ۲۔۳۔ کیونکہ وہ ہمیشہ کے لئے پیدائش اور موت سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

※ ۔۲۔ پرمیشور پُرش کا پرکرتی کے ساتھ میل کر کے تمام موجودات کو پیدا کرتا ہے ※

(۳) اے بھارت! یہ بڑی پرکرتی میرا بیجہ دان ہے جسمیں میں حمل قائم کرتا ہوں اور جس سے تمام موجودات پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ پرکرتی کو بڑا اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ پرکرتی سے پیدا شدہ اشیا، کی نسبت بڑی ہے۔ ۳۔ پرمیشور سے تعلق رکھنے والا بیجہ دان ہے کیونکہ پرکرتی جو تمام موجودات کا اُپادان کارن (علّت مادی) ہے پرمیشور کی ایک طاقت ہے۔ ۴۔۵۔ جس میں پرمیشور حمل قائم کرتا ہے جس طرح اولاد پیدا کرنے کے لئے آدمی عورت کے اندر نطفہ کو داخل کرتا ہے۔ اسی طرح دُنیا کو پیدا کرنے کے لئے پرمیشور اپنی چیتن شکتی آتما کو جو اسکا ہی انش (جزو) ہے پرکرتی کے اندر داخل کر دیتا ہے اور اس چیتن شکتی آتما کے جڑھ پرکرتی کے اندر داخل ہو جانے سے

تمام موجودات کی پیدائش ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۳ شلوک ۱۶ ادھیائے ۷، متعلقہ پیدائش دُنیا)

(۴) اے کُنتی کے بیٹے! تمام بچہ دانوں سے جو شکلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن سب کا بچہ دان بڑی پرکرتی ہے اور بیج ڈالنے والا باپ میں ہوں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ انسان۔ حیوان۔ چرند۔ پرند وغیرہ کے بچہ دانوں سے جو اجسام پیدا ہوتے ہیں، ان سب کا بچہ دان یعنی علّتِ مادی پرکرتی ہے۔ اور پرکرتی روپی بچہ دان میں نطفہ ڈالنے والا پرمیشور ہے۔ پس تمام موجودات کا باپ پرمیشور اور ماں پرکرتی ہے۔

※۔۳۔ پرکرتی کے گُن کیا کیا ہیں اُنکی تفریق کیا ہے؟ اور وہ پرش کو کس طرح جسم میں باندھ لیتے ہیں؟※

(۵) اے قوی بازوؤں والے! پرکرتی سے ظاہر ہونے والے ست رج اور تم گُن لافانی جسم والے کو جسم میں باندھ لیتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ چونکہ جو جس کا گُن ہوتا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ست۔ رج اور تم گُنوں کو پرکرتی سے ظاہر ہونے والے کہا گیا ہے۔

۳۔ یہ گُن پرش یعنی آتما کو جسم میں قید کر لیتے ہیں۔ یعنی اسکو جسم کی قید سے رہا ہونے نہیں دیتے۔ مطلب اس شلوک کا یہ ہے کہ جب تک پرش (آتما) انتہ کرن سے مل کر جیو روپ ہوا ہوا پرکرتی کے گُنوں سے تعلق رکھتا ہے یعنی ان گُنوں کے افعال کو اپنے افعال سمجھتا ہے۔ تب تک اسکو جسم میں مقید رہنا پڑتا ہے۔ یعنی ایک جسم کے فنا ہو جانے پر اُسکو دوسرے جسم میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ اور جسم کی قید سے رہائی حاصل نہیں ہوتی۔ (ملاحظہ ہو۔ نوٹ ۴ شلوک ۱۹، ادھیائے ۸)

(۶) اے بیگناہ! ان میں سے ستو گُن جو بے عیب ہونے کی وجہ سے روشن کرنے والا اور سُکھ دینے والا ہے سُکھ اور گیان

کے تعلق سے (پُرش کو) باندھ لیتا ہے۔

۱-ارجن-۲-۳-ستوگُن کو بے عیب اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ یہ نہ تو رجوگُن کی طرح خواہش پیدا کر کے دُکھ دینے والا ہے اور نہ تموگُن کی طرح بھرم پیدا کر کے گیان سے محروم رکھنے والا ہے۔ بلکہ یہ گُن ہر ایک شے کا گیان (علم) حاصل کرانے والا اور سُکھ دینے والا ہے۔ پس جب انسان کے سبھاؤ میں ستوگُن کا غلبہ ہوتا ہے۔ تب ہر ایک شے کا گیان پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور سُکھ پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ گیان اور سُکھ انتہ کرن کے خواص ہیں۔ پُرش (آتما) کے خواص نہیں ہیں۔ مگر انتہ کرن سے ملکر جیو روپ ہوا ہوا پُرش (آتما) گیان اور سُکھ کو اپنے خواص سمجھتا ہے۔ یعنی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں سُکھی ہوں۔ مجھ کو اس چیز کا گیان ہو گیا ہے۔ لہذا ستوگُن پُرش کو گیان اور سُکھ کے تعلق سے جسم میں قید کر لیتا ہے۔

(۷) اے کُنتی کے بیٹے! تو رجوگُن کو محبت کی شکل والا جان جس سے خواہش اور دلبستگی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ جسم والے کو کرم کے تعلق سے باندھ لیتا ہے۔

۱-ارجن-۲-رجوگُن محبت کے مشابہ ہے۔-۳-۴-جو چیز نہیں ملی۔ اُس کیلئے خواہش اور جو چیز مل گئی ہے۔ اُس سے دل بستگی پیدا کرتا ہے۔-۵-۶-انسان کے سبھاؤ میں رجوگُن کا غلبہ ہو جانے سے انتہ کرن میں کرم کرنے کی رغبت پیدا ہو کر جسم اور اندریاں کرم کرتے ہیں۔ مگر انتہ کرن سے ملکر جیو روپ ہوا ہوا پُرش (آتما) ان کرموں کا کرنے والا اپنے آپ کو سمجھتا ہے یعنی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں نے یہ کام کیا ہے اسکا پھل (ثمرہ) مجھکو ملیگا۔ لہذا رجوگُن پُرش کو کرم کے تعلق سے جسم میں قید کر لیتا ہے۔

(۸) اور اے بھارت! تموگُن اگیان کی شکل والا ہے اور بھرم پیدا کرتا ہے اور جسم والے کو غفلت سُستی اور جہالت کے تعلق سے باندھ لیتا ہے۔

۱- ارجن۔ ۲۔ ۳- تموگن اگیان کے مشابہہ ہے اور مغالطہ میں ڈالنے والا ہے۔
۴۔ پُرش کو جو جسم کا مالک ہے۔ ۵۔ جب انسان کے سبھاؤ میں تموگن کا غلبہ ہوتا ہے۔ تو غفلت سُستی اور جہالت کا جو انتہ کرن کے خواص ہیں اور پُرش کے خواص نہیں ہیں۔ ظہور ہوتا ہے۔ مگر انتہ کرن سے ملکر جیو روپ ہوا ہوا پُرش ان کو اپنے خواص سمجھتا ہے۔ لہٰذا تموگن پُرش کو غفلت سُستی اور جہالت کے تعلق سے جسم میں قید کر لیتا ہے۔

*۔ ۲۔ تینوں گُنوں کے جداگانہ کام کیا کیا ہیں اور وہ انکو کس طرح سے کرتے ہیں؟ *

(۹) اے بھارت استوگن سُکھ میں اور رجوگن کرم میں لگاتا ہے اور تموگن گیان کو ڈھانپ کر غفلت میں لگاتا ہے۔

۱- ارجن۔ ۲۔ انسان کو لگاتا ہے۔ ۳- انسان اپنے فرائض کی پرواہ نہیں کرتا۔

(۱۰) اے پارتھ ارجوگن اور تموگن کو دبا کر ستوگن غلبہ پاتا ہے (اور اپنا کام کرتا ہے) ستوگن اور تموگن کو دبا کر رجوگن (غلبہ پاتا ہے) اور ایسے ہی ستوگن اور رجوگن کو دبا کر تموگن (غلبہ پاتا ہے)

۱- ارجن۔ ۲- اگرچہ انسان کے سبھاؤ میں ہر وقت یہ تینوں گن موجود رہتے ہیں مگر رجوگن غالب ہوتا ہے۔ اس کے ہی کام کا ظہور ہوتا ہے۔

*۔ ۵۔ ہر ایک گن کے غلبہ کی شناخت کیا ہے اور اس گن کے غلبہ میں مر جانے کا انجام کیا ہے؟ *

(۱۱) جب اس جسم کے ہر ایک دروازہ میں گیان کی روشنی کا ظہور ہوتا ہے تو یہ جان لینا چاہیئے کہ ستوگن غلبہ پائے ہوئے ہے۔

۱- ۲- جب آنکھ۔ ناک کان وغیرہ تمام گیان اندریوں (حواس مدرکہ) کو جو اس جسم کے دروازے ہیں۔ اپنے اپنے وشے کا گیان (علم) ہوتا ہے۔ تو ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ کسی شے کا گیان (علم) ہو جانے سے اس شے کا تمام حال معلوم

ہو جاتا ہے۔ اس لئے گیان کو روشن کہا گیا ہے۔

(۱۲) اے بھرت کے خاندان میں افضل[1]! جب رجوگن کا غلبہ ہوتا ہے۔ تو لالچ کام کرنے کی چاہنا۔ بے چینی اور خواہش پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔

(۱۳) اے کورو کی اولاد[1]! جب تموگن کا غلبہ ہوتا ہے تو اندھیرا[2]۔ کام کرنے سے نفرت۔ غفلت اور بھول پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ چونکہ اگیان سے کسی شے کا حال معلوم نہیں ہوتا۔ اسلئے اگیان کو اندھیرا کہا گیا ہے۔

(۱۴) اگر انسان ستوگن کے غلبہ کے وقت مرجائے تو وہ اعلےٰ کرم[1] کرنے والوں کے پاک لوکوں[2] کو حاصل کرتا ہے۔

۱۔۲۔ سُورگ وغیرہ لوکوں میں جاتا ہے۔ جہاں یگ۔ دان۔ تپ وغیرہ نیک اعمال کرنے والے جاتے ہیں۔

(۱۵) اگر انسان رجوگن کے غلبہ میں مرجائے تو وہ اُن میں جنم لیتا ہے[1] جو کرموں میں لگے ہوئے ہیں اور اگر تموگن کے غلبہ میں مرجائے تو وہ جاہل جونیوں[2] میں پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ انسانوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جو کرم جونی ہے۔ ۲۔ چرند اور پرند وغیرہ جونیوں میں پیدا ہوتا ہے۔

(۱۶) کہتے ہیں[1] کہ نیک کرم[2] کا پھل پاک اور ستوگنی[3] ہوتا ہے۔ رجوگنی کرم کا پھل دُکھ اور تموگنی کرم کا پھل اگیان ہے۔

۱۔ گیانی لوگ کہتے ہیں۔ ۲۔ چونکہ نیک کرم ستوگنی سبھاؤ سے کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس شلوک میں نیک کرم سے مراد ستوگنی کرم ہے۔ ۳۔ چونکہ اچھا پھل ستوگنی کرم سے ملتا ہے۔ لہٰذا اس شلوک میں ستوگنی پھل سے مراد اچھا پھل ہے۔ ستوگنی کرم۔ رجوگنی کرم اور تموگنی کرم کی تشریح شری بھگوان نے

اٹھارہویں ادھیائے میں کر دی ہے۔ ملاحظہ ہو شلوک ۲۳-۲۴-۲۵-

(۱۷) ستوگن[۱] سے گیان رجوگن سے لالچ اور تموگن سے غفلت بھول اور نیز اگیان پیدا ہوتے ہیں۔

۱-جب ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے۔

(۱۸) ستوگنی[۱] انسان اوپر[۲] کو جاتے ہیں۔ رجوگنی درمیان[۳] میں رہتے ہیں۔ اور سب سے نیچے کے گن والے تموگنی لوگ نیچے[۴] کو جاتے ہیں۔

۱-ستوگنی شخص سے مراد وہ شخص ہے جس کے سبھاؤ (طبیعت) میں ستوگن کا غلبہ رہتا ہے۔ ۲-سورگ وغیرہ اوپر کے لوکوں (طبقوں) میں جاتے ہیں۔ ۳-انسانوں میں جنم لیتے ہیں۔ ۴-چرند پرند وغیرہ نیچے درجے کی جونیوں میں جنم لیتے ہیں۔

-۶-پرکرتی کے تین گنوں سے رہائی کب حاصل ہوتی ہے۔ اور اس رہائی کا نتیجہ کیا ہے؟

(۱۹) جب دیکھنے[۱] والا گنوں کے سوا کسی اور کو فاعل نہیں دیکھتا اور آتما کو گنوں سے پرے[۲] جانتا ہے تب وہ میری ذات کو پالیتا ہے۔

۱-گیانی شخص جو ٹھیک دیکھنے والا ہے (ملاحظہ ہو نوٹ ۲ شلوک ۲۷-ادھیائے ۱۳) ۲-۳-یہ دیکھتا ہے کہ تمام کرم پرکرتی کے تین گن ہی کرتے ہیں۔ اور آتما ان گنوں سے بے تعلق اور خالی از فاعلیت ہے۔ ۴-برہم کو پالیتا ہے۔

(۲۰) (کیونکہ) جسم[۱] والا جسم کے پیدا کرنے والے[۲] ان تینوں گنوں سے پار ہو کر پیدائش موت اور بوڑھاپے کی تکالیف سے چھوٹا ہوا مکتی کو حاصل کرتا ہے۔

۱-گیانی شخص جو اپنے آپ کو جسم کے اندر رہنے والا آتما سمجھتا ہے۔ ۲-۳-پرکرتی کے ست۔ رج۔ تم تین گن ہی پیدائش جسم کا کارن (علت) ہیں اور وہ ان تینوں گنوں سے رہا ہو کر مکتی یعنی نجات کو حاصل کر لیتا ہے۔

*-۷-تینوں گنوں سے رہا شدہ شخص کی علامات کیا ہیں۔ اور اس کا رویہ

کیا ہے؟ ×

ارجن نے کہا

(۲۱) اے پربھو! جو شخص ان تینوں گنوں سے پار ہو گیا ہے۔ اُسکی علامات کیا ہیں؟ اُسکا رویہ کیا ہے اور وہ ان تینوں گنوں سے کس طرح پار ہو جاتا ہے؟۔

۱۔ مالک یعنی شری کرشن۔

شری بھگوان نے کہا

(۲۲) اے پانڈو! جو شخص روشنی۔ کام کی طرف رغبت اور بھول کے موجود ہونے پر ان سے نفرت نہیں کرتا اور ان کے موجود نہ ہونے پر ان کی خواہش نہیں کرتا۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ روشنی یعنی گیان۔ کام کرنے کی رغبت اور بھول بالترتیب ستوگن رجوگن اور تموگن کے فعل ہیں۔ ۳۔ ۴۔ گیانی شخص نہ تو ان کی موجودگی میں ان کو بُرا سمجھتا ہے۔ اور نہ ان کی عدم موجودگی میں اُنکی خواہش کرتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ جانتا ہے۔ کہ یہ انتہ کرن کے گن (خواص) ہیں مجھ آتما کے گن (خواص) نہیں ہیں۔ ایسے شخص کو نرگناتیت یعنی تینوں گنوں سے رہا شدہ کہتے ہیں۔

(۲۳) جو بے تعلق ہو کر بیٹھا ہوا گنوں سے نہیں ہلتا۔ اور یہ جان کر کہ گن کام کر رہے ہیں قائم رہتا ہے۔

۱۔ ۲۔ گیانی شخص جو اپنے آپکو پرکرتی سے الگ آتما سمجھ کر اور پرکرتی کے تینوں گنوں سے آزاد ہو کر رہتا ہے۔ ۳۔ پرکرتی کے تینوں گن تمام کام کرتے ہیں اور میں اکرتا آتما ہوں۔ ۴۔ آتما میں قائم رہتا ہے۔

(۲۴) جس کے لئے دُکھ اور سُکھ برابر ہیں۔ جو شانت ہے جس کے نزدیک مٹی پتھر اور سونا یکساں ہیں۔ جو اچھی یا بُری چیز کو برابر سمجھتا ہے۔ جو تعریف اور مذمت کو یکساں جانتا ہے جو حلیم الطبع ہے۔

۱۔ جو مسکن القلب ہے۔ ۲۔ برداشت کرنے والا۔

(۲۵) جو عزت اور بے عزتی۔ دوست اور دشمن کو یکساں سمجھتا ہے۔ جس نے سب کاموں کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ گناتیت کہلاتا ہے۔

۱۔ جس نے من سے سب کرموں کو چھوڑ دیا ہے۔ یعنی جو کسی بھی کرم کا کرنے والا اپنے آپ کو نہیں سمجھتا جسکو کرم کرنے کی خودی نہیں ہے۔ ۲۔ تینوں گنوں سے رہا شدہ۔

*۔ ۸۔ انسان کو تینوں گنوں سے رہائی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ *

(۲۶) جو شخص لاشریک بھگتی یوگ سے میری خدمت کرتا ہے وہ ان تینوں گنوں سے رہا ہو کر برہم کو پانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

۱۔ ایسی بھگتی جس میں من کسی دوسرے کی طرف نہ جائے۔ ۲۔ مجھ آتما کی جو سب کے اندر مقیم ہے اُپاسنا کرتا ہے۔ ۳۔ ۴۔ وہ گیان کو حاصل کر کے تینوں گنوں سے رہا ہو کر برہم کو پا لینے کے لائق ہو جاتا ہے۔ اب شری بھگوان اس سوال کا جواب دینے کے لیئے کہ آتما کی اپاسنا کرنے سے برہم کس طرح حاصل ہو جاتا ہے۔ آئندہ شلوک میں آتما اور برہم کی ایکتا (وحدت) کو بیان کرتے ہیں۔

(۲۷) کیونکہ میں ہی برہم کی قیام گاہ ہوں جو لازوال۔ موکش کا مقام۔ قدیم دھرم اور دائمی راحت ہے۔

ا برہم مجھ آتما میں رہتا ہے۔ مجھ آتما سے الگ نہیں ہے۔ یعنی آتما اور برہم ایک ہی شے ہیں دو نہیں ہیں پس جو شخص مجھ آتما کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ برہم کو پاتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ ۲۔ گیان۔ ۳۔ کبھی ختم نہ ہونے والا آنند (مسرت)۔ معلوم رہے کہ ترگناتیت سانکھ شاستر کی اصطلاح ہے شری بھگوان نے ارجن کے پہلے سوال کے جواب میں ترگناتیت شخص کی علامات کو تو بیان کر دیا ہے۔ لیکن دوسرے سوال کے جواب میں بوجہ اس کے کہ انہوں نے کشتری ارجن کو کرموں کے چھوڑنے کا اپدیش نہیں کرنا تھا۔ یہ نہیں کہا کہ

انسان سانکھیہ یوگ سے ترگناتیت ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ بتلایا ہے کہ پرمیشور کی لاشریک بھگتی سے انسان کو یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو جیون مکت حالت سانکھیہ یوگ سے حاصل ہوتی ہے وہ ہی حالت بھگتی یوگ سے بھی حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ بہو مکا میں بتلایا جا چکا ہے۔

پندرہواں ادھیائے (فصل)

پرشوتم یوگ
(ذاتِ الٰہی)

پچھلے یعنی چودہویں ادھیائے کے آخری دو شلوکوں میں بھگوان کرشن چندر نے یہ بتلایا ہے۔ کہ جو شخص لاشریک بھگتی سے میری (آتما کی) اُپاسنا کرتا ہے وہ آتم گیان حاصل ہو جانے پر تینوں گنوں سے رہا ہو کر برہم کو پا لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ میں (آتما) ہی برہم کا جائے نیام ہوں یعنی میں (آتما) برہم سے الگ نہیں ہوں۔ چونکہ یہ بیان تشریح کا محتاج ہے۔ اس لئے شری بھگوان اِس ادھیائے میں اول اس دُنیا کو جو تین گنوں والی پرکرتی ہی پھیلی ہوئی ہے۔ برہم سے ظاہر شدہ ایک درخت بتلا کر اس درخت کو بے تعلقی کی تلوار سے کاٹنے یعنی اس درخت سے بے تعلق اور آزاد ہو جانے اور پھر اس کی تہ میں برہم کو تلاش کرنے کا اُپدیش کرتے ہیں اور زاں بعد آتما اور برہم کی ایکتا (وحدت) کو ظاہر کر کے برہم کے سروپ (ذات) کو بیان کرتے ہیں جو تینوں گنوں سے رہا شدہ شخص کو حاصل ہوتا ہے اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ سنسار برکش (درختِ کائنات) کا بیان ۔۲۔ اس درخت سے بے تعلق ہو جانے پر وہ اعلےٰ پد (مقام) حاصل ہوتا ہے جسکو پا کر پھر جنم نہیں ہوتا ۔۳۔ یہ برہم کا مقام ہے اور آتم گیان سے حاصل ہوتا ہے۔ ۔۴۔ جیو کا سروپ (ذات) کیا ہے اور اس کو آواگون (تناسخ) کس طرح ہوتا ہے؟ ۔۵۔ جیو کا سروپ گیان کی آنکھ سے نظر آ سکتا ہے۔ ۔۶۔ برہم ہی بشکل آتما کے ہر ایک شے میں موجود ہے ۔۷۔ برہم کے سروپ (ذات) کا بیان ۔۸۔ پرشوتم گیان کی عظمت کا بیان۔

※۰۔ اسنسار برکش (درختِ کائنات) کا بیان ※

شری بھگوان نے کہا

(۱) کہتے ہیں کہ ایک انادی کل تک قائم نہ رہنے والا درخت ہے جس کی جڑھ اوپر کو ہے اور شاخیں نیچے کو ہیں اور جھکے پتے وید کی بحریں ہیں جو اس (درخت) کو جانتا ہے وہ ویدوں کو جانتا ہے۔

۱۔ ویدوں اور اُپنشدوں میں دُنیا کو ایک درخت کے طور پر بیان کیا گیا ہے ۲۔ چونکہ انادی (ازلی) جیو ہر ایک کلپ میں جنم لیکر دُنیا کے دور کو قائم رکھتے ہیں۔ لہذا دُنیا کو انادی کہا گیا ہے۔ ۳۔ دُنیا کو کل تک قائم نہ رہنے والی اسوجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ اس میں ہر دم تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اور وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتی۔ ۴۔ چونکہ دنیا کا ظہور برہم سے ہوا ہے جو اس سے اعلےٰ ہے۔ اس لئے دُنیا کے درخت کی جڑھ اوپر کو کہی گئی ہے (ملاحظہ ہو شجرہ پیدائش دنیا ادھیائے ۷)۔ ۵۔ بُدھی۔ اہنکار۔ تن ماترائیں وغیرہ۔ اس دُنیا کے درخت کی شاخیں ہیں۔ جو نیچے کو ہیں۔ ۶۔ وید کی بحریں اس دُنیا کے درخت کے پتے ہیں جس طرح کسی درخت کے پتے اس کو سب طرف سے ڈھک کر اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح ویدک کرم کانڈ کی بحریں دہرم ادہرم اور ان کے پھلوں کو ظاہر کر کے اس دُنیا کو قائم رکھتے ہیں۔ ۷۔ جو شخص اس دُنیا کے درخت کی حقیقت کو جانتا ہے۔ وہ ویدوں کا جاننے والا ہے۔ کیونکہ اس درخت اور اس کی جڑھ کو جان کر پھر کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔

(۲) اس کی شاخیں اُوپر اور نیچے پھیلی ہوئی ہیں جو گنوں سے پلتی ہیں اور جن کے شگوفے اندریوں کے وشے ہیں اور کرم کو پیدا کرنے والی اس کی جڑیں نیچے انسانی دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔

۱-۲۔ اس دُنیا کے درخت کی نیچے اور اوپر پھیلی ہوئی شاخوں سے مراد۔ دیوتا۔ انسان۔ حیوان۔ درخت۔ پتھر وغیرہ مختلف طبقے (جونیاں) ہے۔ جو مختلف کرموں

سے حاصل ہوتے ہیں اور بلحاظ مدارج کے اعلےٰ اور ادنےٰ ہیں۔ ۳۔ پرکرتی کے ست رج اور تم گُن اجسام بنکر ان شاخوں کو پا لیتے ہیں۔ ۴۔ آواز۔ لمس۔ رنگ۔ ذائقہ اور بُو جو اندریوں کے وشئے (محسوسات) ہیں ہر ایک شاخ میں پھوٹے ہوئے شگوفے ہیں یعنی ہر ایک طبقے (جونی) والا ان وشیوں کو جو کرموں کا پھل ہیں بھوگتا ہے۔ ۵۔ انسان جو بھی اچھے یا بُرے کرم کرتا ہے۔ وہ پچھلے جنموں کے کرموں کے اثرات یعنی واسناؤں کے بموجب کرتا ہے۔ پس یہ واسنائیں دُنیا کے درخت کی چھوٹی چھوٹی جڑیں ہیں۔ جو دیوتاؤں کے طبقے سے نیچے انسانی طبقے میں پھیلی ہوئی ہیں اور انسان سے جو کرم جونی ہے نیک یا بد کرموں کو کرا کر سنسار کو قائم رکھ رہی ہیں اور اس سنسار کے درخت کی بڑی جڑھ جس سے اس درخت کا ظہور ہوا ہے۔ وہ برہم ہے۔ جو سب سے اوپر ہے۔

×۔ ۲۰۔ اس درخت سے بے تعلق ہو جانے پر وہ اعلےٰ پد (مقام) حاصل ہوتا ہے جسکو پا کر پھر جنم نہیں ہوتا ×۔

(۳) لیکن اس دُنیا کے درخت کی صورت ایسی معلوم نہیں ہوتی (کیونکہ) نہ اس کے شروع کا پتہ ملتا ہے نہ آخیر کا اور نہ قیام کا۔ اس نہایت مضبوط جڑوں والے درخت کو بے تعلقی کی تلوار سے کاٹ کر۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ لیکن اس دُنیا کے درخت کی صورت جیسی کہ مذکورہ بالا دشلوکوں میں بیان کی گئی ہے۔ ہمکو معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ درخت کہاں سے شروع ہوا ہے کہاں ختم ہوتا ہے اور کہاں اس کا قیام ہے۔ ۵۔ ۶۔ اس دُنیا کے درخت کی جڑیں جو واسنائیں ہیں نہایت مضبوط ہیں۔ کیونکہ ہر ایک انسان کو ان کے مطابق کرم کرنے پڑتے ہیں۔ اور کرموں کے پھلوں کو بھوگنے کے لئے پھر جنم لینا پڑتا ہے۔ اور جنم لیکر پھر واسناؤں کے مطابق کرم کرنے پڑتے ہیں غرضیکہ واسناؤں سے کرم اور کرموں سے واسنائیں ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر انسان آتما گیان حاصل کر کے یہ محسوس کر لیوے کہ تمام کرم تین گنوں والی پرکرتی کرتی ہے۔

ہے اور میں پرکرتی سے الگ کچھ نہ کرنے والا آتما ہوں تو وہ کرموں سے متاثر نہیں ہوتا اور اس دنیا روپی درخت سے جو تین گنوں والی پرکرتی ہی پھیلی ہوئی ہے بے تعلق اور آزاد ہوکر برہم کو پالینے کے قابل ہو جاتا ہے۔

(۴) پھر اُس مقام کو تلاش کرنا چاہیئے جہاں جاکر پھر واپس نہیں آتے اور یہ کہنا چاہیئے کہ میں اُس ابتدائی پُرش (ذات) کی پناہ لیتا ہوں جس سے اس قدیم دنیا کا ظہور ہوا ہے۔

۱-۲-اس مقام یعنی برہم کے مقام کو ڈھونڈنا چاہیئے۔ جہاں پہنچکر پھر جنم لینا نہیں پڑتا۔ ۳-۴-چونکہ برہم کی پناہ یعنی سہارا لئے بغیر برہم کی پراپتی (حصول) مشکل ہے۔ اس لیئے برہم کو تلاش کرتے وقت برہم کا سہارا لینا چاہیئے۔

*-۳-یہ برہم کا مقام ہے اور آتم گیان سے حاصل ہوتا ہے *

(۵) جن کو غرور اور موہ نہیں ہے۔ جنہوں نے تعلق کی خرابی کو جیت لیا ہے جو ہر وقت آتما میں قائم رہتے ہیں، جن کی خواہشات دور ہو گئی ہیں، جو سکھ دُکھ وغیرہ متضاد جوڑوں سے آزاد ہو گئے ہیں۔ ایسے گیانی اشخاص اُس لازوال مقام کو پہنچتے ہیں۔

۱-کرموں کے ساتھ تعلق رکھنے یعنی کرموں کا کرتا اپنے آپ کو سمجھنے سے جو برائی پیدا ہوتی ہے۔ اُس سے آزاد ہو گئے ہیں۔

(۶) جس کو نہ سورج روشن کرتا ہے نہ چاند اور نہ آگ اور جہاں پہنچ کر واپسی نہیں ہوتی وہ ہی میرا اعلےٰ مقام ہے۔

۱-۲-۳-۴-سورج چاند آگ اگرچہ تمام مقامات کو روشن کرتے ہیں۔ مگر یہ پربرہم کے مقام کو روشن نہیں کرتے جو روشنی کا خزانہ ہے۔ اور سورج چاند وغیرہ تمام منورات کو روشنی دیتا ہے۔ ۵-۶-پھر اُس دنیا میں جنم لینا نہیں پڑتا۔ ۷-وہ برہم کا مقام ہے جو سب سے اعلےٰ ہے۔

*-۴-جیو کا سروپ (ذات) کیا ہے اور اسکو آواگون (تناسخ) کسطرح ہوتا ہے؟ *

(۷) جیووں کی دُنیا میں میرا ہی جُز و انادی جیو ہوا ہُوا پرکرتی میں رہنے والی چھ اندریوں کو جن میں من شامل ہے کھینچ لیتا ہے۔

۱-۲- آتما جو اہنکار، بدھی یعنی انتہ کرن سے ملکر جیو روپ ہُوا ہُوا ہے۔ پر برہم کا ہی جزو یا ذرہ ہے جس طرح گھڑے کے اندر کا آکاش (خلاء) لامحدود آکاش (خلاء) کا جزو ہوتا ہے اور گھڑے کے ناش ہو جانے پر لامحدود آکاش میں مل جاتا ہے اسی طرح آتما جو انتہ کرن سے ملکر جیو روپ ہُوا ہُوا ہے پر برہم کا ہی جُز و یا حصہ ہے اور جیو کو گیان حاصل ہو جانے پر انتہ کرن کا ناش ہو کر پر برہم میں مل جاتا ہے۔ اور پھر کسی جسم کی قید میں نہیں پڑتا (ملاحظہ ہو نوٹ ۳- شلوک ۱۹ ادھیائے ۸)۔ ۳-

جب جیو ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں جاتا ہے۔ تو وہ من۔ پانچ گیان اندریوں کی لطیف قوتوں۔ پانچ کرم اندریوں کی لطیف قوتوں۔ پانچ تن ماتراؤں اور پانچ پرانوں کو جو پرکرتی یعنی پرکرتی کے ظہور استھول شریر (جسم کثیف) میں رہتے ہیں۔ نکال کر اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ مگر شری بھگوان نے اختصار کے خیال سے اس شلوک میں صرف چھ اندریوں کا ذکر کیا ہے۔

(۸) جب جیو جسم کو حاصل کرتا ہے اور جب وہ اس کو چھوڑتا ہے۔ تو وہ ان (چھ اندریوں) کو اپنے ساتھ اس طرح لیجاتا ہے جسطرح ہوا پھول کی خوشبو کو اپنے ساتھ لیجاتی ہے۔

۱-۲-۳- اس شلوک میں جسم سے مراد جسم کثیف ہے۔ جو پانچ مہابھوتوں (عناصر کثیف) سے بنا ہُوا اور نام روپ والا ہوتا ہے۔ جب جیو ایک جسم کثیف کو چھوڑتا ہے۔ اور دوسرے جسم کثیف میں داخل ہوتا ہے۔ تو وہ من پانچ گیان اندریوں کی لطیف قوتوں پانچ کرم اندریوں کی لطیف قوتوں پانچ تن ماتراؤں اور پانچ پرانوں کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔

(۹) یہ جیو کان۔ آنکھ۔ کھال۔ ناک۔ زبان اور من کے ذریعہ وشیوں کو بھوگتا ہے۔

٭۔ ۵۔ جیو کا سروپ گیان کی آنکھ سے نظر آسکتا ہے۔٭

(۱۰) جسم کو چھوڑنے والے جسم میں ٹھیرنے والے اور گنوں سے تعلق رکھ کر (وشیوں) کو بھوگنے والے کو اگیانی نہیں دیکھ سکتے (محض) وہ ہی دیکھتے ہیں۔ جو گیان کی آنکھ رکھتے ہیں۔

۱۔۲۔۳۔۴۔ آتما کو جو ایک جسم کثیف سے باہر نکل کر دوسرے جسم کثیف میں داخل ہو کر قیام کرتا ہے اور انتہ کرن سے ملکر جیو روپ ہوا ہوا گنوں کے تعلق سے وشیوں (محسوسات) کو بھوگتا ہے (نوٹ ۲۔۳۔۴ شلوک ۶۔ ادھیائے ۱۴) اگیانی اشخاص نہیں دیکھ سکتے محض گیانی اشخاص دیکھ لیتے ہیں۔ معلوم رہے کہ وشیوں کو بھوگنے والا آتما نہیں ہے انتہ کرن ہے۔ محض انتہ کرن کے تعلق کی وجہ سے آتما کو وشیوں کا بھوگنے والا کہا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۳۔ شلوک ۱۴ ادھیائے ۱۳)

(۱۱) جو یوگی ہیں وہ کوشش کر کے اس کو بدھی میں دیکھتے ہیں۔ لیکن اگیانی لوگ جن کی بدھی صاف نہیں ہے باوجود کوشش کرنے کے بھی اس کو نہیں دیکھ سکتے۔

۱۔۲۔ آتما کا عکس بدھی کے اندر ہی نظر آسکتا ہے۔ بشرطیکہ بدھی ستوگن ہو کر صاف ہو پس جن گیانی اشخاص کی بدھی صاف ہے۔ وہ دھیان یوگ کے ذریعہ آتما کو بدھی کے اندر دیکھ لیتے ہیں۔ اور اگیانی اشخاص جن کی بدھی صاف نہیں ہے۔ وہ شاستر وغیرہ کو پڑھ کر بھی اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ گو آتما ہر ایک شخص کے اندر موجود ہے۔

٭۔ ۶۔ برہم ہی بشکل آتما کے ہر ایک شے میں موجود ہے۔٭

(۱۲) جو نور سورج میں رہتا ہوا تمام دنیا کو روشن کرتا ہے۔ اور جو نور چاند اور آگ میں ہے اس کو تو میرا ہی نور جان۔

۱۔ برہم کا ہی نور جان۔

(۱۳) میں ہی زمین میں داخل ہو کر اپنی طاقت سے تمام مخلوق کو تھام رہا ہوں اور میں ہی رس والا چاند ہو کر تمام نباتات کو بڑھاتا ہوں۔

۱-۲- اگر زمین کے اندر برہم کی طاقت نہ ہوتی تو وہ ذرہ ذرہ ہو کر آکاش میں پھیل جاتی اور مخلوق کے رہنے کے قابل نہ ہوتی۔ ۳-۴- جس رس کو چاند نباتات میں ڈال کر ان کو بڑھاتا ہے وہ رس برہم ہی ہے۔

(۱۴) میں ہی ویشوانر اگنی ہو کر تمام جانداروں کے اجسام میں رہتا ہوں اور پران اپان کی مدد سے چاروں قسم کی خوراک کو ہضم کرتا ہوں۔

۱- برہم۔ ۲-۳- حرارت غریزی یعنی وہ آگ جو معدہ میں رہتی ہے اور پران اپان ہواؤں سے سلگ کر خوراک کو ہضم کرتی ہے۔ ۴- خوراک چار قسم کی ہے۔ (ا) چبائے جانے والی مثلاً پوری (ب) نگلی جانے والی مثلاً دودھ۔ شربت۔ (ج) چوسے جانے والی مثلاً پونڈا۔ (د) چاٹے جانے والی مثلاً کھیر۔ ربڑی۔

(۱۵) میں ہی سب کے دل میں رہتا ہوں مجھ سے ہی حافظہ۔ علم اور ان کی تباہی ہے میں ہی تمام ویدوں سے جانا جاتا ہوں۔ اور میں ہی ویدانت کا بنانے والا اور ویدوں کو جاننے والا ہوں۔

۱- برہم ہی بشکل آتما کے ہر ایک جاندار کے دل میں رہتا ہے۔ ۲-۳-۴-۵- حافظہ علم اور ان کا تباہ ہو جانا پچھلے جنم کے نیک اور بد کرموں کا پھل (ثمرہ) ہیں۔ اور چونکہ تمام کرموں کے پھلوں (ثمروں) کا دینے والا برہم ہی ہے۔ اس لئے حافظہ۔ علم اور ان کی تباہی کو برہم سے ہی ہوا سمجھنا چاہیئے۔ ۶- ویدوں سے جس شے کا علم ہوتا ہے۔ وہ برہم ہی ہے۔ ۷- برہم ہی ویدانت کا بنانے والا ہے ۸- ویدوں کا جاننے والا برہم ہی ہے۔

⁂ ۷۔ برہم کے سروپ (ذات) کا بیان ⁂

(۱۶) اس دنیا میں دو پرش ہیں کشر (فانی) اور اکشر (لافانی)، تمام مخلوقات کشر (فانی) ہیں اور جو غیر متغیر عنصر ہے وہ اکشر (لافانی) ہے۔

۱-۲-۳- تمام مخلوقات کے اجسام کشھر (فانی) ہیں اور کبھی تبدیل نہ ہونے والی پرکرتی جس سے یہ تمام اجسام بنتے ہیں۔ اکشھر (لافانی) ہے اور یہ تمام اجسام اور انکا کارن پرکرتی یہ دونو پرش (ذاتیں) آتمارو پی برہم کی اُپادھیاں ہیں۔

(۱۷) لیکن اُتم پرش جسکو پرماتما اور لازوال ایشور کہتے ہیں۔ اور جو تینوں دُنیاؤں میں داخل ہوکر ان کو قائم رکھتا ہے ان دونو سے الگ ہے۔

۱- لیکن اُتم پرش (ذات افضل) یعنی پرماتما مذکورہ بالا دونوں کشھر (فانی) اور اکشھر (لافانی) پُرشوں (ذاتوں) سے الگ اور مختلف ہے۔ ۲- بشکل آتما کے تینوں دُنیاؤں میں داخل ہوکر۔

(۱۸) چونکہ میں کشھر (فانی) اور اکشھر (لافانی) دونو سے اُتم ہوں۔ اس لئے مجھکو دُنیا اور وید میں پرشوتم (ذات افضل) کہا گیا ہے۔

۱- چونکہ برہم فانی اجسام اور لافانی پرکرتی دونو پرشوں (ذاتوں) سے اُتم (افضل) ہے لہذا ویدوں میں اور ان شاستروں میں جو گیانی اشخاص نے بنائے ہیں۔ برہم کو پرشوتم کہا گیا ہے۔ معلوم رہے کہ ساتویں ادھیائے میں برہم کی ذات کو پرکرتی اور جیو دونو سے اعلےٰ بتلایا گیا ہے۔ چونکہ تیرہویں ادھیائے میں جیو کو برہم کی ہی ذات بتلایا جا چکا ہے۔ اس لئے اس ادھیائے میں برہم کو پرکرتی اور پرکرتی سے بنے ہوئے اجسام دونو سے اعلیٰ بیان کیا گیا ہے۔

۸- پرشوتم گیان کی عظمت کا بیان

(۱۹) اے بھارت! جو گیانی شخص مجھکو اس طرح پرشوتم جانتا ہے۔ وہ سب دان مجھ میں من کو لگاکر میرا بھجن کرتا ہے۔

۱- ارجن۔ ۲- جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ۳-۴- برہم میں من کو لگاکر برہم کی اُپاسنا کرتا ہے۔

(۲۰) اے بیگناہ! یہ نہایت پوشیدہ شاستر میں نے تجھکو بتلایا ہے جسکو جان کر اے بھارت! انسان گیانی ہو جاتا ہے اور اپنا فرض پورا کر چکتا ہے۔

۱-۲-ارجن-۳- چونکہ اس دُنیا میں آکر انسان کا فرض یہ ہے۔ کہ وہ برہم کا گیان حاصل کرے۔ جس سے موکش حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے جس شخص کو برہم کا گیان حاصل ہو جائے اس کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اپنا فرض ادا کر چکا ہے۔

سولھواں ادھیائے (فصل)

دیواسر سمپت وبھاگ یوگ
(تفریق خصائل ملائک وشیاطین)

پچھلے یعنی پندرہویں ادھیائے میں بھگوان کرشن چندر نے یہ بتلایا ہے۔ کہ جو شخص آتما کا گیان حاصل کر کے پرکرتی کے تینوں گنوں سے بے تعلق اور آزاد ہو جاتا ہے اُسکو برہم یعنی موکش حاصل ہوتی ہے۔ اور جو اس گیان کو حاصل نہیں کرتا وہ بار بار پیدا ہوتا ہے اور مرتا ہے۔ لیکن چونکہ آتما کا گیان حاصل کرنے کے لئے ستوگنی سبھاؤ کی ضرورت ہے۔ جو انسان کو اس کے ہی پچھلے جنم میں کئے ہوئے نیک اعمال سے حاصل ہوتا ہے اس لئے شری بھگوان اس ادھیائے میں ستوگنی سبھاؤ کو دیوتاؤں کا سبھاؤ اور رجوگنی اور تموگنی سبھاؤں کو اسُروں کا سبھاؤ کہہ کر ان ہر دو سبھاؤں (خصائل) والے اشخاص کی علامات کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں کہ دیوتاؤں کا سبھاؤ موکش حاصل کرانے والا اور اسُروں کا سبھاؤ بندھن میں ڈالنے والا ہے تاکہ موکش کے خواہشمند انسان کو معلوم ہو جائے کہ وہ دیوتا سبھاؤ والا ہو کر موکش کو حاصل کرنے کے قابل ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ اور اگر نہیں تو وہ اسُر سبھاؤ کو دور کرنے اور دیوتا سبھاؤ کو حاصل کرنے کے لئے بُرے اعمال کو چھوڑنے اور نیک اعمال کو کرنے کی کوشش کرے۔ اور اس ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ دیو سمپت (فرشتہ خصلت) والے اشخاص کی علامات کا بیان۔ ۲۔ اسُر سمپت (شیطانی خصلت) والے اشخاص کی علامات کا بیان۔ ۳۔ دیو سمپت

(فرشتہ خصلت) اور اسُر سمپت (شیطانی خصلت) کے نتائج کا بیان۔ ۴۔ اسُری سمپت والے اشخاص کا مفصل بیان۔ ۵۔ اسُری سمپت والے اشخاص کے انجام کا بیان۔ ۶۔ کام (خواہش) کرودھ (غصہ) لوبھ (لالچ) جن پر تمام اسُری سمپت مبنی ہے نرک میں لیجانے والے ہیں اس لئے ان کو ترک کر دینا چاہئیے ۷۔ نیک و بد کاموں کا فیصلہ کرنے والا وید ہی ہے۔ اس لئے انسان اس کے طریق پر عمل کر کے ہی اپنی بہتری کر سکتا ہے۔

※۔ ۱۔ دیو سمپت (فرشتہ خصلت) والے اشخاص کی علامات کا بیان ※

شری بھگوان نے کہا

(۱) بے خوفی۔ صفائی دل۔ گیان یوگ میں استقامت[۱]۔ دان دینا۔ اندریوں کا روکنا۔ یگیوں کا کرنا۔ ویدوں کا مطالعہ۔ تپ[۲] کرنا۔ سادہ پن۔

۱۔ گیان یوگ میں قیام۔ ۲۔ ریاضت کا کرنا۔

(۲) بے آزاری۔ سچ بولنا۔ غصہ نہ ہونا۔ لذتوں کا ترک۔ تسکین قلب۔ چغلی نہ کھانا۔ جانداروں پر رحم کرنا۔ لالچ کا نہ ہونا۔ نرم دلی۔ حیا[۱]۔ متلوّن مزاج نہ ہونا۔

۱۔ شرم۔

(۳) پُر رعب[۱] ہونا۔ معافی دینا۔ استقلال۔ صفائی جسم۔ عداوت نہ رکھنا۔ غرور کا نہ ہونا۔ اے[۲] بھارت! یہ (علامات) اُس شخص کی ہیں جو دیو سمپت[۳] کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ تاکہ کسی شخص کو اُس کی ہتک کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔ ۲۔ ارجن۔ ۳۔ جو فرشتہ خصلت ہے۔

※۔ ۲۔ اسُر سمپت (شیطانی خصلت) والے اشخاص کی علامات کا بیان ※

(۴) فریب۔ غرور[۱]۔ خود نمائی۔ غصہ۔ بے رحمی اور اگیان۔ اے پارتھ[۲]! یہ علامات اُس شخص کی ہیں جو اسُر سمپت[۳] کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ دولت اور علم وغیرہ کا غرور۔ ۲۔ ارجن۔ ۳۔ جو شیطانی خصلت والا ہے۔

※۔ ۳۔ دیوسمپت (فرشتہ خصلت) اور اسُرسمپت (شیطانی خصلت) کے نتائج کا بیان ※

(۵) دیوسمپت موکش حاصل کرانے والی اور اسُرسمپت بندھن میں ڈالنے والی ہے۔ اے پانڈو! تو تو دیوسمپت کے ساتھ پیدا ہوا ہے فکر نہ کر۔

۱۔ آواگون میں پھنسانے والی۔ ۲۔ ارجن۔ ۳۔ ارجن کو تسلی دینے کے لئے ایسا کہا گیا ہے۔

(۶) اس دُنیا میں مخلوقات دو قسم کی ہے ایک دیو اور دوسری اسُر۔ دیو۔ کا بیان تو مفصل کیا جا چکا ہے اب اے پارتھ! اسُر کا بیان مجھ سے (تفصیل کے ساتھ) سُن۔

۱۔ انسانی مخلوقات دو طرح کی ہے۔ ۲۔ دیوسمپت والے شخص کا بیان تو نویں ادھیائے میں اور اس ادھیائے کے شلوک نمبر ۱۔ ۲۔ ۳۔ میں مفصل کیا جا چکا ہے۔ مگر اسُرسمپت والے شخص کا بیان جو نویں ادھیائے میں اور اس ادھیائے کے محض شلوک نمبر ۴ میں کیا گیا ہے وہ نہایت مختصر ہے لہذا آئندہ شلوکوں میں اسُرسمپت والے اشخاص کا بیان تفصیل کے ساتھ کرتے ہیں۔

※۔ ۴۔ اسُری سمپت والے اشخاص کا مفصل بیان ※

(۷) اسُر لوگ یہ نہیں جانتے کہ انکو کس کام کو کرنا چاہیئے اور کس کام سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ان میں نہ تو صفائی ہوتی ہے نہ نیک اعمال اور نہ راستی۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ شیطانی خصلت والے اشخاص دہرم اور ادہرم کو نہیں جانتے۔ ۴۔ من اور جسم کی صفائی۔ ۵۔ سچائی۔

(۸) یہ اشخاص کہتے ہیں کہ یہ دُنیا جھوٹی۔ بلا کسی بنیاد کے اور بغیر ایشور کے ہے۔ یہ ایک دوسرے کے میل سے پیدا ہوئی ہے۔ (اس لئے) اسکا

باعث شہوت کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔

۱۔ شیطانی خصلت والے ناستک (دہریہ) لوگ شاسترون کو جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ ۲۔ اس دنیا کی دہرم ادہرم کوئی بنیاد نہیں ہے۔ ۳۔ اس دنیا کا کوئی ایشور یعنی مالک نہیں ہے۔ ۴۔ ۵۔ یہ دنیا مرد اور عورت کا زیر اثر شہوت میل ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۹) اس خیال[۱] کو لیکر یہ تباہ شدہ بدھی[۲] والے لوگ جو کم سمجھ اور خوفناک[۳] کام کرنے والے لوگ ہیں دنیا کا ناش کرنے کے لئے دنیا کے دشمن[۴] پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ جس خیال کا ذکر آٹھویں شلوک میں کیا گیا ہے۔ ۲۔ چونکہ یہ بدھی بندھن میں ڈالنے والی ہے۔ اس لئے اس کو تباہ شدہ بدھی کہا گیا ہے۔ ۳۔ ۴۔ چونکہ ان کے کرم لوگوں کو لوٹنا مارنا اور دکھ دینا ہیں۔ اس لئے وہ ان خوفناک کرموں سے لوگوں کو تباہ کرکے ان کے دشمن ثابت ہوتے ہیں۔

(۱۰) یہ لوگ کبھی ختم نہ ہونے والی خواہشات کے زیر اثر ہوکر۔ فریب۔ غرور اور خودنمائی سے بھرے ہوئے۔ اگیان سے برے خیالات کو رکھ کر ناپاک کاموں[۱] کو کرتے ہیں۔

۱۔ ناکردنی کاموں کو کرتے ہیں۔ یعنی ایسے کام کرتے ہیں جنکا ویدوں میں ذکر تک نہیں ہے۔

(۱۱) اور مرتے وقت تک لاانتہا فکروں[۱] میں پھنسے ہوئے اور وشیوں کے بھوگ میں لگے ہوئے یہ خیال کرتے ہیں کہ جو کچھ[۲] ہے یہی[۳] ہے۔

۱۔ خواہشات کو پورا کرنے کے لئے۔ ۲۔ ۳۔ یہ سمجھ کر کہ وشیوں کا بھوگ ہی سکھ کا دینے والا اور انسانی زندگی کا مقصد ہے۔

(۱۲) بیشمار امیدوں کے جال میں پھنسے ہوئے۔ خواہش اور غصہ کے بس ہوئے ہوئے یہ لوگ وشیوں کو بھوگنے کے لئے ناجائز طریقوں سے بہت سی دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱۔ چوری وغیرہ کر کے دوسروں کی دولت چھین لیتے ہیں۔

(۱۳) میں نے یہ تو آج حاصل کر لیا ہے۔ میری وہ خواہش (پھر) پوری ہو جائیگی یہ دولت تو میری ہے اور وہ (دولت) بھی آئندہ میری ہو جائیگی۔

۱۔ میری یہ خواہش تو پوری ہو گئی ہے۔ ۲۔ یہ دولت تو میرے پاس ہے۔

(۱۴) اس شخص کو تو میں نے مار لیا ہے۔ اوروں کو بھی مار لونگا۔ میں سب سے بڑا آدمی ہوں۔ میں عیش کرنے والا ہوں۔ میں خوش نصیب۔ طاقتور اور تندرست ہوں۔

۱۔۲۔۳۔۴۔ میں تمام دشمنوں کو مار لونگا۔ مجھ کو عیش کے سب سامان میسّر ہیں۔ میرے بیٹے۔ پوتے وغیرہ ہیں اور میری جسمانی صحت اچھی ہے۔

(۱۵) میں دولت والا اور اعلےٰ خاندان سے ہوں۔ میرے برابر اور کوئی نہیں ہے۔ میں یگ کرونگا دان دونگا اور عیش کرونگا۔ اس طرح اگیان سے بھرے ملے ہوئے

(۱۶) یہ لوگ بہت طرح کی خواہشات رکھتے ہوئے موہ کے جال میں پھنسے ہوئے اور وشیوں کے بھوگ میں ڈوبے ہوئے ناپاک دوزخ میں پڑتے ہیں۔

۱۔ بعد مرگ دوزخ میں پڑتے ہیں۔

(۱۷) یہ لوگ جو اپنے آپکو بڑا سمجھنے والے۔ سرکش۔ غرور اور دولت کے نشہ میں مست ہیں مکاری کے ساتھ بیقاعدہ طور پر صرف ناموری کے لئے یگوں کو کرتے ہیں۔

۱۔ یہ لوگ اپنے آپ کو عزت کے قابل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوتے۔ ۲۔ کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔ ۳۔ یہ لوگ جو یگ کرتے ہیں وہ وید کے طریق کے مطابق نہیں ہوتے اور محض شہرت حاصل کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔ جو سراسر مکاری ہے۔

(۱۸) یہ بدخواہ لوگ خودی۔ طاقت۔ غرور۔ خواہش اور غصے کے بس ہوئے ہوئے اپنے اور دوسروں کے اجسام میں رہنے والے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

۱۔ پرمیشور سے جو تمام اجسام میں بشکل آتما کے رہتا ہے۔ نفرت کرتے ہیں یعنی یہ لوگ پرمیشور کے احکام کی جو ویدوں میں دئیے ہوئے ہیں پرواہ نہیں کرتے۔

※ - ۵ - اسُری سمپت والے اشخاص کے انجام کا بیان ※

(۱۹) ان نفرت کرنے والے اور بے رحم بداعمال والوں کو میں ہمیشہ اس دُنیا میں اسُری جونیوں میں ڈالتا ہوں۔

۱۔ جو پرمیشور کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ ۲۔ جانداروں کو دُکھ دینے والے ۳-۴۔ پرمیشور ایسے اشخاص کو ہمیشہ اسُری جونیوں یعنی شیر، چیتا وغیرہ جونیوں میں پیدا کرتا ہے۔ معلوم رہے کہ پرمیشور خود کسی انسان کو کسی جونی میں پیدا نہیں کرتا۔ کسی بھی انسان کا اعلیٰ یا ادنےٰ جونی کو پانا اس کے ہی کئے ہوئے کرموں کا پھل ہے لیکن چونکہ ہر ایک انسان اپنے کرم کا پھل پرمیشور کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق پاتا ہے اس لئے پرمیشور کو ان بداعمال لوگوں کو اسُری جونیوں میں ڈالنے والا بتلایا گیا ہے۔

(۲۰) اے کنتی کے بیٹے! یہ جاہل لوگ ہر جنم میں اسُری جونی کو ہی پاتے ہوئے مجھ کو کبھی نہ پہنچکر اور بھی نیچے کی حالت کو پاتے ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ کبھی پرمیشور کو نہ پاکر۔ ۳۔ چونکہ شیر، چیتا وغیرہ اسُری جونیوں کو پاکر جو کام کئے جاتے ہیں وہ خراب ہی ہوتے ہیں اس لئے اسُری جونی والے ترقی نہیں کرسکتے بلکہ اور بھی نیچے کی جونیوں یعنی درخت پتھر وغیرہ جونیوں کو پاتے ہیں۔

※ - ۶ - کام (خواہش) کرودھ (غصہ) لوبھ (لالچ) جن پر تمام اسُری سمپت مبنی ہے نرک میں لیجانے والے ہیں۔ اس لئے ان کو ترک کردینا چاہیئے ※

(۲۱) کام۔ کرودھ۔ لوبھ نرک کے تین دروازے انسان کو برباد کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان تینوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

۱۔ خواہش۔ غصہ۔ لالچ تینوں پر تمام آسُری سمپت مبنی ہے کیونکہ انسان ان تینوں کے ہی زیر اثر ہو کر تمام بداعمالیوں کو کرتا ہے۔ یہ تینوں انسان کو دوزخ میں لے جانے والے ہیں اس لیئے ان کو ترک کر دینا ضروری ہے۔

(۲۲) اے کُنتی کے بیٹے! جو شخص اِن تینوں نرک کے دروازوں سے چھوٹ جاتا ہے وہ ہی اپنی بھلائی کر سکتا ہے اور پھر اعلیٰ حالت کو پا سکتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ جو شخص کام کرودھ لوبھ تینوں سے آزاد ہو جاتا ہے وہ ہی اپنی بھلائی کے لیئے نیک اعمال کر سکتا ہے۔ ۴۔ موکش (نجات) کو حاصل کر سکتا ہے۔

۔ ۷۔ نیک و بد کاموں کا فیصلہ کرنے والا وید ہی ہے اس لیئے انسان اس کے طریق پر عمل کر کے ہی اپنی بہتری کر سکتا ہے۔

(۲۳) جو شخص شاستر کے طریق کو چھوڑ کر اپنی منشا کے کام کرتا ہے اس کو نہ تو سِدّھی حاصل ہوتی ہے نہ سُکھ اور نہ اعلیٰ مقام۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ جو وید کے اُپدیش (تعلیم) کی پرواہ نہ کر کے جو دل میں آتا ہے سو کرتا ہے یعنی اچھے کاموں کو نہیں کرتا اور بُرے کاموں کو کرتا ہے۔ ۴۔ گیان ۵۔ دُنیا اور سورگ کا سُکھ۔ ۶۔ موکش (نجات)۔

(۲۴) اس لئے کرنے کے لائق اور نہ کرنے کے لائق کاموں کے فیصلہ کیلئے تجھ کو شاستر کا حکم ماننا چاہیئے۔ اور شاستر کے طریق کو جان کر تجھ کو اس کے مطابق کام کرنے چاہیئے۔

۱۔ ۲۔ اچھے اور بُرے کاموں کا فیصلہ کرنے والا وید ہی ہے انسان نہیں ہے ۳۔ وید کے اُپدیش سے واقف ہو کر۔

ستارہواں ادھیائے (فصل)

شردھاترے وبھاگ یوگ

(تفریق عقائدِ سہ گونہ)

پچھلے یعنی سولہویں ادھیائے میں بھگوان کرشن چندر نے دیو (ستوگنی) سبھاؤ والے اشخاص اور اسُر (رجوگنی اور تموگنی) سبھاؤ والے اشخاص کی علامتوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کر کے آخیر میں یہ بتلایا ہے کہ جو اشخاص شاستر یعنی وید کے طریق کو جانتے ہوئے اس پر شردھا نہ رکھ کر اس کے طریق پر عمل نہیں کرتے اور اپنی مرضی کے کام کرتے ہیں (یعنی جو اشخاص اسُری سبھاؤ والے ہیں کیونکہ دیو سبھاؤ والے اشخاص تو شاستر یعنی وید کے طریق کو جانتے ہوئے اس پر شردھا رکھ کر اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔) ان کو نہ تو سدّھی حاصل ہوتی ہے نہ سُکھ اور نہ موکش۔ یہ سنکر ارجن کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس دُنیا میں بہت سے ایسے اشخاص بھی ہیں جو شاستر یعنی وید کے طریق کو نہ جاننے کے باعث اس کے طریق پر عمل تو نہیں کرتے۔ مگر دیکھا دیکھی شردھا سے اُپاسنا کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کا سبھاؤ کیسا ہوتا ہے۔ ستوگنی۔ رجوگنی یا تموگنی یعنی یہ دیو سبھاؤ والے ہوتے ہیں۔ یا اسُر سبھاؤ والے۔ ارجن کے یہ ہی دریافت کرنے پر شری بھگوان اس ادھیائے میں اول یہ بتلا کر انسانوں کے سبھاؤ کے مطابق اُن کی شردھا بھی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین طرح کی ہوتی ہے پھر ستوگنی رجوگنی اور تموگنی شردھا والے اشخاص کی علامات کو بیان کرتے ہیں اور ازاں بعد یہ بتلاتے ہیں کہ انسانوں کے سبھاؤ کے مطابق اُن کی خوراک۔ یگ۔ تپ دان وغیرہ کرم بھی ستوگنی رجوگنی اور تموگنی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اور اس

ادھیائے میں مندرجہ ذیل مضامین بیان کیئے گئے ہیں۔

۱۔ ارجن کا سوال کرنا کہ جو اشخاص بوجہ ناواقفیت شاستر یعنی وید کے طریق پر تو عمل نہیں کرتے مگر شردھا سے اُپاسنا کرتے ہیں انکا سبھاؤ ستوگنی ہوتا ہے۔ رجوگنی یا تموگنی ۲۔ انسانوں کے سبھاؤ کے مطابق ان کی شردھا بھی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ۳۔ ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی شردھا والے اشخاص کی علامات کا بیان۔ ۴۔ رجوگنی اور تموگنی شردھا والے اشخاص اسُر سبھاؤ والے ہوتے ہیں۔ ۵۔ سبھاؤ کے مطابق خوراک کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں۔ ۶۔ سبھاؤ کے مطابق یگ کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں۔ ۷۔ جسمانی۔ لسانی اور قلبی تین طرح کے تپ (ریاضتیں)۔ ۸۔ سبھاؤ کے مطابق تینوں طرح کے تپوں کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں۔ ۹۔ سبھاؤ کے مطابق دان (خیرات) کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں۔ ۱۰۔ ادم تت ست منتر کو بولنے سے شردھا سے کیئے ہوئے یگ دان تپ وغیرہ کرموں کی کمی پوری ہو کر وہ کرم مکمل ہو جاتے ہیں۔ ۱۱۔ یگ تپ اور دان وغیرہ کرم بغیر شردھا کے کیئے ہوئے کچھ فائدہ نہیں دیتے۔

×۔ ۱۔ ارجن سوال کرتا ہے کہ جو اشخاص بوجہ ناواقفیت شاستر یعنی وید کے مطابق عمل تو نہیں کرتے مگر شردھا سے اُپاسنا کرتے ہیں انکا سبھاؤ ستوگنی ہوتا ہے یا رجوگنی یا تموگنی۔×

ارجن نے کہا

(۱) اے کرشن! جو لوگ شاستر کے طریق کو چھوڑ کر شردھا سے اُپاسنا کرتے ہیں انکا سبھاؤ کیسا ہے ستوگنی رجوگنی یا تموگنی؟

۱۔۲۔۳۔ جو لوگ بوجہ ناواقفیت وید کے اُپدیش پر عمل تو نہیں کرتے۔ یعنی جو لوگ وید کی ہدایت کے مطابق نشکام کرم کرکے گیان حاصل کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے لیکن شردھا کے ساتھ دیوتاؤں وغیرہ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ۴۔ انکا سبھاؤ ستوگنی ہے یا رجوگنی یا تموگنی یعنی وہ لوگ دیو سبھاؤ والے ہیں یا اسر سبھاؤ والے۔

۔۲۔ انسانوں کے سبھاؤ کے مطابق اُن کی شردھا بھی ستوگنی رجوگنی اور تموگنی تین قسم کی ہوتی ہے۔

شری بھگوان نے کہا

(۲) انسانوں کی شردھا فطرتاً تین قسم کی ہوتی ہے ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی اُسے سُن۔

۱۔ عقیدہ۔ ۲۔ سوبھاؤ سے پیدا شدہ۔

(۳) اے بھارت! ہر ایک شخص کی شردھا اُس کے سوبھاؤ کے مطابق ہوتی ہے۔ انسان شردھا کا ہی بنا ہوا ہے جس کی جیسی شردھا ہوتی ہے وہ ویسا ہی ہوتا ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ طینت۔ ۳۔ ۴۔ جس شخص کی شردھا ستوگنی ہوتی ہے اُسکا سبھاؤ بھی ستوگنی ہوتا ہے جس شخص کی شردھا رجوگنی ہوتی ہے اُسکا سبھاؤ بھی رجوگنی ہوتا ہے۔ اور جس شخص کی شردھا تموگنی ہوتی ہے اسکا سبھاؤ بھی تموگنی ہوتا ہے۔

۔۳۔ ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی شردھا والے اشخاص کی علامات کا بیان

(۴) ستوگنی (شردھا رکھنے والے) لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں اور رجوگنی یکشوں اور راکشسوں کی اور تموگنی بھوت اور پریتیوں کی۔

۱۔۲۔۳۔ جو لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی شردھا ستوگنی اور جو یکشوں اور راکشسوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی شردھا رجوگنی جو بھوتوں اور پریتوں کی پوجا کرتے ہیں ان کی شردھا تموگنی ہوتی ہے اور چونکہ انسان کی شردھا اس کے سبھاؤ کے مطابق ہوتی ہے اس لئے دیوتاؤں کو پوجنے والے ستوگنی سبھاؤ والے۔ یکشوں اور راکشسوں کی پوجا کرنے والے رجوگنی سبھاؤ والے اور بھوتوں اور پریتوں کی پوجا کرنے والے تموگنی سبھاؤ والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم کے لوگوں کو تو دیو سبھاؤ والے سمجھنا چاہیئے۔ اب رہے دوسری اور تیسری قسم کے لوگ انکو شری بھگوان آئندہ دو شلوکوں میں اسُر سبھاؤ والے تبلاتے ہیں

✲ ۔ ۴۔ رجوگنی اور تموگنی شردھا والے اشخاص اُسُر سبھاؤ والے ہوتے ہیں ✲

(۵) جو لوگ فکر اور خود نمائی سے بھرے ہوئے خواہش اور حرص کے بس ہو کر شاستر میں نہ بتلائے ہوئے سخت تپ کرتے ہیں۔

۱۔ ۲۔ تکلیف دہ ریاضتیں جن کا وید میں ذکر نہیں ہے کرتے ہیں۔ مثلاً رات کو پانی میں کھڑا ہو کر تپ کرنا یا اُلٹے ٹھو کر لٹکنا وغیرہ وغیرہ۔

(۶) اور جو جسم کے تمام عناصر کو اور مجھکو جو جسم کے اندر رہتا ہوں کمزور کرتے ہیں۔ اُن بے عقلوں کو تو اُسُر سبھاؤ والے جان۔

۱۔ پانچ مہا بھوتوں (عناصر کثیف) یعنی مٹی۔ پانی۔ ہوا وغیرہ جن سے مل کر ستھول شریر (جسم کثیف) بنتا ہے۔ ۲۔ وہ پرمیشور کو جو بشکل آتما کے جسم میں رہتا ہے کمزور کرتے ہیں یعنی وہ وید میں تبلائے ہوئے پرمیشور کے احکام کو نہیں مانتے۔

✲ ۔ ۵۔ سبھاؤ کے مطابق خوراک کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں ✲

(۷) خوراک جو انسانوں کو پسند ہوتی ہے تین قسم کی ہے اور ایسے ہی یگ تپ اور دان بھی (تین قسم کے ہیں) تو اُن کا فرق سُن۔

۱۔ یہاں سبھاؤ کے مطابق خوراک یگ۔ تپ اور دان کی تین تین قسموں کو بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ انسان ستوگنی سبھاؤ کو حاصل کرنے کے لئے ستوگنی۔ خوراک یگ تپ اور دان کو اختیار کرے اور رجوگنی اور تموگنی خوراک۔ یگ۔ تپ اور دان کو ترک کرنے کی کوشش کرے۔

(۸) جو خوراکیں عمر۔ قوت۔ طاقت۔ تندرستی۔ خوشی اور محبت بڑھانے والی ہیں اور جو رسیلی۔ چکنی۔ دیرپا اور طبیعت کو خوش رکھنے والی ہیں وہ ستوگنی لوگوں کو اچھی لگتی ہیں۔

۱۔ روغنی۔ ۲۔ جسم میں دیر تک رہنے والی۔ ۳۔ چونکہ یہ خوراکیں ستوگنی سبھاؤ والے لوگوں کو اچھی لگتی ہیں لہذا یہ ستوگنی کہلاتی ہیں۔

(۹) جو خوراکیں کڑوی۔ ترش۔ نمکین۔ بہت گرم چرچری۔ روکھی۔ اندر کو جلانے والی

ہیں۔ وہ رجوگنی لوگوں کو اچھی لگتی ہیں اور ان سے دُکھ رنج اور بیماری پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔چونکہ یہ خوراکیں رجوگنی سبھاؤ والے لوگوں کو اچھی لگتی ہیں لہذا یہ رجوگنی کہلاتی ہیں۔

(۱۰) جو خوراکیں بے ذائقہ۔ بدبودار۔ باسی۔ جوٹھی اور ناپاک ہوتی ہیں۔ وہ تموگنی لوگوں کو اچھی لگتی ہیں۔

۱۔جس خوراک کو پکے ہوئے تین گھنٹے گذر جائیں۔ ۲۔ گوشت وغیرہ۔ ۳۔ چونکہ یہ خوراکیں تموگنی سبھاؤ والے لوگوں کو اچھی لگتی ہیں لہذا یہ تموگنی کہلاتی ہیں۔ ان تموگنی خوراکوں سے بھی دُکھ۔ رنج اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گو شلوک میں ایسا نہیں کہا گیا۔ (مدھ سودن ٹیکا)

✻۔ ۶۔ سبھاؤ کے مطابق یگ کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں ✻

(۱۱) جو یگ بغیر پھل کی خواہش کے فرض خیال کر کے شاستر کے طریق کے مطابق کیا جاتا ہے وہ یگ ستوگنی کہلاتا ہے۔

۱۔پھل کی خواہش نہ رکھ کر۔ ۲۔ ویدوں میں بتلائے ہوئے طریق کے مطابق کیا جاتا ہے اس یگ سے انتہ کرن پاک ہو کر انسان گیان اور موکش کے لائق ہو جاتا ہے۔

(۱۲) اے بھرت کے خاندان میں افضل! جو یگ پھل کی خواہش رکھ کر نمائش کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس یگ کو تو رجوگنی جان۔

۱۔ارجن۔ ۲۔ پھل کی خواہش سے۔ ۳۔ دُنیا میں شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اس یگ سے اس دُنیا یا سورگ کے بھوگ حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۳) (اور) جو یگ شاستر کے خلاف بلا خوراک تقسیم کئے بغیر منتروں کے بلا دکشنا دئے اور بغیر شردھا کے کیا جاتا ہے۔ اس یگ کو تموگنی یگ کہتے ہیں۔

۱۔ وید میں بتلائے ہوئے طریق کے خلاف۔ ۲۔ بغیر خیرات کئے۔ ۳۔ بغیر پروہت کی فیس ادا کئے۔ ۴۔ بغیر عقیدہ کے اس یگ کا کچھ پھل نہیں ہوتا۔ اور اس کا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔

. ۷۔ جسمانی۔ لسّانی اور قلبی تین طرح کے تپ (ریاضتیں) *.*

(۱۴) دیوتا۔ برہمن۔ اُستاد اور عالموں کی پوجا۔ صفائی۔ سادہ پن۔ برہمچریہ اور بے آزاری کو جسمانی (شاریرک) تپ کہتے ہیں۔

۱۔ کسی جاندار کو دُکھ نہ دینا۔

(۱۵) دل کو دکھ نہ دینے والی۔ سچّی۔ اچھی لگنے والی۔ بھلائی کرنے والی کلام اور وید کے مطالعہ کو لسّانی (واچک) تپ کہتے ہیں۔

۱۔ جس سے کسی کا بھلا ہو۔

(۱۶) دل کو خوش رکھنے۔ سب سے محبت رکھنے۔ خاموش رہنے۔ من کو قابو میں رکھنے۔ باطن کو صاف رکھنے کو قلبی (مانسک) تپ کہتے ہیں۔

۱۔ خاموش رہنے سے چت (خیال) ضبط میں رہتا ہے۔ ۲۔ بیوپار وغیرہ میں کسی کو دھوکہ نہ دینا۔

. ۸۔ سبھاؤ کے مطابق تینوں طرح کے تپوں کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں *.*

(۱۷) یہ تینوں طرح کے تپ پھل کی خواہش نہ رکھ کر مستقل مزاجی اور کامل شردھا کے ساتھ کئے ہوئے ستوگنی تپ کہلاتے ہیں۔

۱۔ جن کا ذکر شلوک نمبر ۱۴ و ۱۵۔ ۱۶ میں کیا گیا ہے۔

(۱۸) جو تپ عزت۔ پوجا اور قدر کرانے کی غرض سے مکر سے کیا جاتا ہے وہ اس دُنیا کا جھوٹا اور قائم نہ رہنے والا تپ رجوگنی کہلاتا ہے۔

۱۔۲۔۳۔ اس قسم کا تپ (ریاضت) کرنے والے کی اس دُنیا میں ہی لوگ قدر و منزلت کرتے ہیں لیکن عقبےٰ میں اس تپ کا کوئی پھل نہیں ملتا۔ اور چونکہ یہ

تپ مکر سے کیا جاتا ہے لہذا یہ جھوٹا ہوتا ہے۔ اور عرصہ تک قائم نہیں رہتا یعنی مکر کے ظاہر ہو جانے پر تپ کرنے والے کی لوگ قدر و منزلت نہیں کرتے۔

(۱۹) (اور) جو تپ جہالت سے اپنے آپ کو دُکھ دیکر یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا جاتا ہے وہ تپ تموگنی کہلاتا ہے۔

×۔۹۔ سبھاؤ کے مطابق دان (خیرات)[۱] کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں ×

(۲۰) جو دان فرض[۱] سمجھ کر (مناسب) مقام[۲] پر (مناسب) وقت[۳] میں اور (مستحق) شخص کو بغیر[۴] معاوضہ[۵] کی امید کے دیا جاتا ہے وہ ستوگنی دان کہلاتا ہے۔

۱۔ یہ خیال کر کے کہ دان دینا میرا فرض ہے۔ یعنی پھل کی خواہش نہ رکھ کر۔ ۲-۳۔ ۴۔ دان ایسے وقت میں دینا چاہیئے جب اس کی ضرورت ہو اور ایسی جگہ پر دینا چاہیئے جہاں اسکی ضرورت ہو اور ایسے شخص کو دینا چاہیئے جسکو اُس کی ضرورت ہو۔ مثلاً کمبل وغیرہ کا دان کرنا موسم سرما میں بہتر ہے۔ موسم گرما میں نہیں اور کنواں تالاب وغیرہ ایسی جگہ پر بنولنے چاہیئے۔ جہاں دوسرا کنواں تالاب وغیرہ نہ ہو اور خوراک کپڑا وغیرہ اس شخص کو دینے چاہیئے جو بھوکا اور برہنہ ہو۔ ۵۔ یہ امید دل میں نہ رکھکر کہ دان لینے والا اس دان کے بدلے میں ہمارا کچھ کام کریگا۔

(۲۱) جو دان معاوضہ[۱] کی اُمید سے یا پھل کی خواہش[۲] رکھ کر یا دُکھ[۳] سے دیا جاتا ہے وہ رجوگنی دان کہلاتا ہے۔

۱۔ ملاحظہ ہو نوٹ ۵ شلوک ۲۰۔ ادھیائے ۱۷۔ ۲۔ یہ خواہش رکھ کر کہ اس دان سے سورگ وغیرہ ملے۔ ۳۔ جس دان کے دینے کو دل تو نہ چاہے مگر جو دُنیا کی شرم وغیرہ سے مجبوراً دینا پڑے ایسے دان کے دینے سے دل کو دُکھ ہوتا ہے

(۲۲) (اور) جو دان نامناسب مقام پر نامناسب وقت میں غیر مستحق شخص کو بلا تعظیم[۱] کئے یا ہتک[۲] کر کے دیا جاتا ہے وہ تموگنی دان کہلاتا ہے۔

۱۔ بغیر عزت کئے ۲۔ بے عزتی کر کے۔

× ۱۰۔ اوم تت ست منتر کو بولنے سے شردھا سے کئے ہوئے یگ۔ دان تپ وغیرہ کرموں کی کمی پوری ہو کر وہ کرم مکمل ہو جاتے ہیں۔ *×*

(۲۳) اوم تت ست تگنا برہم کا نام ہے اسی سے (کائنات کے شروع میں) برہمن۔ وید اور یگ پیدا ہوئے۔

۲-۱۔ لفظ اوم برہم کا ذاتی نام ہے لفظ تت کے معنی ہیں "وہ" یعنی (اس دنیا سے) پرے کی شے اور لفظ ست کے معنی ہیں ذات ہست پس اوم تت ست کے معنی ہیں برہم۔ جو اس دنیا سے پرے کی شے اور ذات ہست ہے۔

۳-۴-۵-۶۔ آغاز عالم کے وقت یگ وغیرہ کرموں کو تبلانے والے وید یگ وغیرہ کرموں کو کرانے والے برہمن اور یگ وغیرہ کرم برہم کے مذکورہ بالا تگنے نام سے پیدا ہوئے ہیں مطلب یہ ہے کہ جس برہم سے یگ وغیرہ کرموں کو تبلانے والے وید یگ وغیرہ کرموں کو کرانے والے برہمن اور یگ وغیرہ کرموں کا ظہور ہوا ہے اس برہم کے ان تینوں ناموں میں سے کسی ایک نام کو بولنے سے یگ وغیرہ کرموں میں رہی ہوئی کمی پوری ہو کر وہ کرم مکمل ہو جاتے ہیں۔

(۲۴) اس لئے وید کے جاننے والے ویدوں میں تبلائے ہوئے یگ تپ۔ دان وغیرہ کرموں کو ہمیشہ اوم بول کر شروع کرتے ہیں۔

۱۔ اوم بول کر سکام بدھی سے (با غرضانہ طور پر) کئے ہوئے یگ وغیرہ کرم مکمل ہو کر پھل دینے والے ہو جاتے ہیں۔

(۲۵) موکش کے خواہشمند تت بول کر بغیر پھل کی خواہش کے یگ۔ تپ۔ دان اور کئی قسم کے کرم کرتے ہیں۔

۲-۱۔ تت بول کر نشکام بدھی سے (بے غرضانہ طور پر) کئے ہوئے یگ وغیرہ کرم مکمل ہو کر انتہ کرن کو پاک کرتے ہیں جس سے گیان پیدا ہو کر موکش حاصل ہوتی ہے۔

(۲۶) اور اے پارتھ! لفظ ست کسی چیز کی ہستی یا نیکی کے معنوں میں

استعمال کیا جاتا ہے اور نیز اچھے کرموں میں لفظ ست بولا جاتا ہے۔

۱۔ارجن۔۲۔۳۔جب ہم نے یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ کوئی انسان زندہ ہے یا کوئی انسان نیک طبع ہے۔تو ہم لفظ ست استعمال کرتے ہیں۔ ۴۔بیاہ وغیرہ شبھ کرموں میں لفظ ست کو بولنے سے وہ کرم مکمل ہو کر سکھ دینے والے ہو جاتے ہیں۔

(۲۷) یگ تپ اور دان میں اعتقاد رکھنے کو ست کہا جاتا ہے اور ان کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں ان کو بھی ست کہا جاتا ہے۔

۱۔۲۔یگ۔دان۔تپ میں شردھا رکھنے کو ست کہتے ہیں۔اور یگ دان تپ کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں ان کو بھی ست کہتے ہیں۔مطلب یہ کہ یگ تپ دان وغیرہ نیک کرم اگر شردھا (صدق عقیدت) سے کئے جائیں تو وہ ست (ہست) کہلاتے ہیں۔اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

×۔۱۱۔یگ۔تپ اور دان وغیرہ کرم بغیر شردھا کے کئے ہوئے کچھ فائدہ نہیں دیتے۔×

(۲۸) اور بغیر شردھا کے جو یگ کیا جاتا ہے۔تپ کیا جاتا ہے یا کوئی اور کرم کیا جاتا ہے وہ است کہلاتا ہے اے پارتھ! اس سے نہ اس دنیا میں کچھ فائدہ ہوتا ہے اور نہ عقبےٰ میں۔

۱۔ارجن۔۲۔۳۔یگ تپ دان وغیرہ کرم اگر بغیر شردھا کے کئے جائیں تو است (نیست) کہلاتے ہیں اور ان سے نہ اس دنیا میں کچھ فائدہ ہوتا ہے نہ عقبےٰ میں۔بغیر شردھا کے کئے ہوئے کرموں میں اگر اوم تت ست ناموں کو بھی استعمال کیا جائے تو بھی وہ کرم مفید ثابت نہیں ہوتے۔

اٹھارہواں ادھیائے (فصل)

موکش یوگ

(راہ نجات)

"پچھلے یعنی ستارہویں ادھیائے کے اختتام تک ارجن کو یہ امید تھی کہ بھگوان کرشن
چندر اپنے اُپدیش میں کہیں نہ کہیں یہ کہینگے کہ کرم چھوڑ کر سنیاس لئے بغیر موکش
حاصل نہیں ہوتی اور میں اُن کے ہی کہنے کے مطابق جنگ کو چھوڑ کر سنیاس لیلونگا
(تلک ٹیکا) لیکن چونکہ شری بھگوان نے گیتا میں ارجن کو کرم چھوڑنے والے سنیاس کو
اختیار کرنے کا کسی جگہ اپدیش نہیں کیا اور جس جگہ بھی سنیاس کا ذکر کیا ہے انہوں
نے یہی فرمایا ہے کہ جو شخص کرم پھل کی خواہش کا تیاگ کرتا ہے وہ سنیاسی ہے
اس لئے اب ارجن کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر شری بھگوان سے سنیاس
اور تیاگ کا فرق دریافت کیا جائے تو وہ ان ہر دو الفاظ کی علیحدہ علیحدہ تشریح
کرتے ہوئے کرم چھوڑنے والے سنیاس کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کرینگے
چنانچہ ارجن کے سنیاس اور تیاگ کا فرق دریافت کرنے پر شری بھگوان اس
ادھیائے میں ان ہر دو الفاظ کے اصطلاحی معنوں کو بتلا کر انجام میں ان دونو کا
ایک ہی ہونا ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے
ورن (ذات) کے مقررہ کرموں کو پرمیشور کے حوالے کرکے اور ان کے پھل کی خواہش
کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے اسکا انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے اور اس کے کرم اسکو
بندھن میں ڈالنے والے نہ ہو کر وہ سب کرموں کو کرتا ہوا بھی گیان پیدا ہو جانے
پر برہم یعنی موکش کو حاصل کرلیتا ہے اس لئے موکش کے خواہشمند ارجن کو چاہیئے
کہ وہ پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے سب کرموں کو پرمیشور کے حوالے کرکے

جنگ کرے جو اسکا دہرم (فرض) ہے۔ اور اس طرح سے شری بھگوان ارجن کو "جیسے برہمن کے دہرم سنیاس کو اختیار کرنے کا ادھکار نہیں تھا۔" (مدھو سودن ٹیکا) اس کے ہی کشتری دہرم کے مطابق موکش حاصل کرنے کا راستہ بھگتی سے ملا ہوا کرم یوگ تبلا کر جو گیتا کے تمام اپدیش کا نچوڑ ہے اس کو جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں۔ اور اس ادھیائے ہیں مندرجہ ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ ارجن کے دریافت کرنے پر شری بھگوان کا الفاظ سنیاس اور تیاگ کے اصطلاحی معنوں کو بیان کرنا۔ ۲۔ کرموں کے تیاگ کے بارے میں سانکھ والوں اور میمانسا والوں کے اختلاف اور شری بھگوان کے فیصلہ کا بیان۔ ۳۔ تیاگ کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں۔ ۴۔ کرم کے پھلوں کو تیاگ کرنے والا ہی تیاگی ہے کیونکہ انسان سے سب کرموں کا تیاگ ہونا ناممکن ہے۔ ۵۔ کرموں کے پھلوں کے تیاگ کرنے والے کو اسکے پھل دینے والے نہ ہو کر اسکو بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔ ۶۔ کرم کی تکمیل کے پانچ اسباب ہیں جو سب پرکرتی کے ظہور اور آتما سے علیحدہ ہیں۔ ۷۔ گیانی شخص جسکو کرم کرنے کی خودی نہیں ہے کرم کرکے بھی کرم سے بندھن میں نہیں پڑتا۔ ۸۔ کرم کے گیان (علم) گیاتا (عالم) اور گیہ (معلوم) تین محرک۔ اور کرن (آلہ) کاریہ (نتیجہ) اور کرتا (فاعل) تین بنیاد ہیں۔ ۹۔ بلحاظ گنوں کے گیان (علم) کرم (فعل) اور کرتا (فاعل) کی ستوگنی رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں۔ ۱۰۔ بلحاظ گنوں کے بُدہی (عقل) اور استقلال کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں۔ ۱۱۔ بلحاظ گنوں کے سکھ کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں۔ ۱۲۔ کوئی انسان یا دیوتا پرکرتی کے تین گنوں سے آزاد نہیں ہے۔ ۱۳۔ سبھاؤ سے ظاہر شدہ گنوں کے لحاظ سے چاروں ورنوں (ذاتوں) کے مقررہ کرموں (دہرموں) کا بیان۔ ۱۴۔ جو شخص پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے ہی ورن کے مقررہ کرموں کو پرمیشور کے حوالے کرکے اُن کے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے وہ سدہی یعنی موکش کو حاصل کرلیتا ہے

۱۵۔ اپنا دھرم (مقررہ کرم) ناقص ہوتا ہوا بھی بہتری کرنے والا ہے اس لئے اسکو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ ۱۶۔ جو شخص اپنے مقررہ کرموں کو ان سے بے تعلق ہوکر اور ان کے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے۔ وہ اعلےٰ درجے کی نیش کرمیہ سدھی (کرموں سے رہائی) کو حاصل کرلیتا ہے۔ ۱۷۔ اعلےٰ درجے کی نیش کرمیہ سدھی کو پاکر سب کرموں کو کرتے ہوئے بھی برہم (یعنی) موکش کو حاصل کرنے کے طریق کا بیان۔ ۱۸۔ شری بھگوان کا موکش کے خواہشمند ارجن کو پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے سب کرموں کو پرمیشور کے حوالہ کرکے جنگ کرنے کا اپدیش کرنا۔ ۱۹۔ کشتری ارجن کو اپنے سبھاؤ سے مجبور ہوکر ضرور جنگ کرنا پڑیگا اس لئے اسکو یہ کرم پرمیشور کی پناہ لیکر کرنا چاہیئے۔ تاکہ موکش حاصل ہو۔ ۲۰۔ شری بھگوان کا ارجن کو پرمیشور کی بھگتی سے ملے ہوئے کرم یوگ میں لگنے کا حکم دیکر اپنے اپدیش کو ختم کرنا۔ ۲۱۔ گیتا کے غیر مستحق اشخاص کا بیان۔ ۲۲۔ گیتا کے سنانے کے پھل (ثمرہ) کا بیان۔ ۲۳۔ گیتا کے پڑھنے اور سننے کے پھل (ثمرہ) کا بیان۔ ۲۴۔ ارجن کا شری بھگوان کے اپدیش کو سمجھ کر جنگ کے لئے تیار ہو جانا۔ ۲۵۔ سنجے کا شری بھگوان اور ان کے اپدیش کی تعریف کرنا۔

※ ۱۔ ارجن کے دریافت کرنے پر شری بھگوان الفاظ سنیاس اور تیاگ کے اصطلاحی معنوں کو بیان کرتے ہیں۔ ※

ارجن نے کہا۔

(۱) اے قوی بازوؤں[۱] والے ہرشی کیش[۲] اے کنس کے قاتل[۳]! میں سنیاس اور تیاگ کو علیحدہ[۴] علیحدہ جاننا چاہتا ہوں۔

۱-۲-۳- شری کرشن جو نہایت بہادر۔ سب اندریوں پر قادر اور کنس راکشش کے قاتل تھے۔ ۴۔ میں سنیاس اور تیاگ کا فرق جاننا چاہتا ہوں۔

شری بھگوان نے کہا

(۲) کامیہ کرموں[۱] کے چھوڑنے کو دانا لوگ سنیاس کہتے ہیں اور سب

کرموں کے پھلوں کے چھوڑنے کو عالم لوگ تیاگ کہتے ہیں۔

۱۔۲۔ نیتہ نمتک اور کامیہ کرموں میں سے جنکا بیان بھومکا (دیباچہ) میں کیا جاچکا ہے۔ سنیاسی نتہ نمتک کرموں کو تو کرتا ہے جن سے جسم کے سنسکار ہوتے ہیں اور پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن کامیہ کرموں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو بندھن (قید) میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اور کرم یوگی علاوہ نیتہ نمتک کرموں کے کامیہ کرموں کو بھی پھل کی خواہش چھوڑ کر کرتا ہے۔ ایسا کرنے سے کامیہ کرموں میں بندھن (قید) میں ڈالنے کی طاقت نہیں رہتی پس کامیہ کرموں کے چھوڑنے کو سنیاس اور تمام کامیہ کرموں کے پھلوں (ثمروں) کی خواہش کو چھوڑنے کو تیاگ کہتے ہیں اور چونکہ ان دونوں کا انجام ایک ہی ہے لہذا دونو کو ایک ہی سمجھنا چاہیئے۔

※-۲- کرموں کے تیاگ کے بارے میں سانکھیہ والوں اور میمانسا والوں کے اختلاف اور شری بھگوان کے فیصلہ کا بیان ※

(۳) کچھ[۱] عالم لوگ تو کہتے ہیں کہ کرم بُرے ہیں اس لئے ان کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور کچھ[۲] کہتے ہیں کہ یگ تپ اور دان کرموں کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔

۱۔ سانکھ والے تو کہتے ہیں کہ چونکہ کرم بندھن (قید) کا کارن (سبب) ہیں۔ اس لئے ان کو ترک کر دینا چاہیئے۔ ۲۔ اور میمانسا والے کہتے ہیں کہ یگ۔ دان اور تپ کرموں کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ویدوں کی ہدایت کے مطابق ان کا کرنا ہمارا دھرم (فرض) ہے اور اگر نہیں کرتے تو اپنے دھرم سے گرتے ہیں۔

(۴) اے بھرت کے خاندان میں افضل[۱]! تیاگ کے بارے میں جو میری رائے ہے اُسکو سُن۔ اے انسانوں میں افضل[۲]! تیاگ[۳] تین قسم کا ہے

۱۔۲۔ ارجن۔ ۳۔ ایک تیاگ کرموں اور پھلوں دونو کو چھوڑ دینا ہے۔ دوسرا تیاگ کرموں کو چھوڑ دینا ہے۔ پھلوں کو نہیں یعنی من میں پھلوں کی خواہش

رہتی ہے۔ تیسرا تیاگ پھلوں کو چھوڑ دینا ہے کرموں کو نہیں۔ ان تینوں قسم کے تیاگ کو بالترتیب تموگنی۔ رجوگنی اور ستوگنی کہتے ہیں۔ اور ان کا بیان آئندہ شلوک نمبر ۷۔۸۔۹ میں کیا گیا ہے۔ (مدھسودن ٹیکا)

(۵) یگ۔ دان اور تپ کرموں کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ انکا کرنا ضروری ہے (کیونکہ) یگ۔ دان اور تپ دانشمندوں کے دل کو پاک کرنے والے ہیں۔

۱۔۲۔ یگ دان اور تپ وید وکت کرم موکش کے خواہشمند اگیانی اشخاص کے انتہ کرن کو پاک کرتے ہیں بشرطیکہ انکو تعلق اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کیا جائے جیسا کہ آئندہ شلوک میں بتلایا گیا ہے۔ پس جب اگیانی شخص کا انتہ کرن میلا ہے اس کے لئے گیان حاصل کرنے کے واسطے ان کرموں کا کرنا ضروری ہے (ملاحظہ ہو نوٹ اشلوک ۴۔ ادہیائے ۳)

(۶) لیکن اے پارتھ! ان کرموں کو بھی پھل کی خواہش اور تعلق چھوڑ کر کرنا چاہیے یہ میرا بہترین فیصلہ ہے

۱۔ ارجن۔ ۲۔ کرموں کو اپنا نہ سمجھ کر یعنی کرموں کو پرمیشور کے حوالے کرکے۔

✻ ۔۳۔ تیاگ کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں۔ ✻

(۷) جو مقررہ کرم ہیں اُن کو چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے ان کو جہالت سے چھوڑ دینا تموگنی تیاگ کہلاتا ہے

۱۔۲۔ دنیا کو قائم رکھنے کے لئے جو کرم پرمیشور نے درن کے مطابق وید میں ہمارے لئے مقرر کئے ہیں۔ مثلاً یگ۔ تپ۔ دان وغیرہ انکو معہ ان کے پھلوں کے ترک کر دینا اچھا نہیں ہے۔ پس شری بھگوان کی رائے میں سانکھیہ والوں کا یہ خیال کہ تمام کرموں کو چھوڑ دینا چاہیئے ٹھیک نہیں ہے۔

(۸) جو شخص کرموں کو تکلیف دہ خیال کرکے جسمانی دکھ کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے وہ رجوگنی تیاگ کرتا ہے اور اسکو اس تیاگ سے کچھ پھل حاصل نہیں ہوتا۔

۱-اگرچہ پھل کی اُس کے دل میں خواہش تو ہوتی ہے لیکن جس کرم کو وہ کرتا ہی نہیں اسکا پھل اسکو کس طرح مل سکتا ہے۔

(۹) اے ارجن! جو شخص اپنے مقررہ کرموں کو[۱] فرض خیال کرکے اُن کے تعلق اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا ہے اسکا تیاگ ستوگنی[۳] ہے۔

۱-۲-(ملاحظہ ہو نوٹ ۲۔ شلوک ۶۔ ادھیائے ۱۸۔) ۳-یہ تیاگ اچھا ہے۔ کیونکہ اس طرح کرم کرکے انسان اپنے فرائض کو بھی پورا کرلیتا ہے اور بندھن میں بھی نہیں پڑتا۔

✡ ۴-کرموں کے پھلوں کو تیاگ کرنے والا ہی تیاگی ہے کیونکہ انسان سے سب کرموں کا تیاگ ہونا ناممکن ہے۔ ✡

(۱۰) جو بُرے کرم سے نفرت[۱] اور اچھے کرم میں رغبت[۲] نہیں رکھتا ایسے ستاکی دانشمند اور شلوک سے مبرا شخص کو تیاگی کہنا چاہیئے۔

۱-۲-یہاں بُرے اور اچھے کرم سے مراد مضر اور مفید کرم ہے۔ جو شخص ان دونوں قسم کے کرموں کو نقصان اور فائدہ کا خیال نہ کرکے سامیہ بُدھی سے کرتا ہے وہی تیاگی ہے۔

(۱۱) کیونکہ کوئی بھی جسم[۱] والا سب کرموں کا تیاگ نہیں کرسکتا اسلیئے جو کرموں کے پھلوں کا تیاگ کرتا ہے وہی تیاگی[۲] ہے۔

۱-کیونکہ جسمانی حاجات کو پورا کرنے کے لئے تو انسان کو ضرور ہی کرم کرنے پڑتے ہیں۔ ۲- وہ باوجود کرم کرنے کے تیاگی ہے کیونکہ جو کرم پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کئے جاتے ہیں وہ بندھن (قید) میں ڈالنے والے نہیں ہوتے جیسا کہ اگلے شلوک میں بیان کرتے ہیں۔

✡ ۵- کرموں کے پھلوں کے تیاگ کرنے والے کو اسکے کرم پھل دینے والے نہ ہو کر اس کو بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔ ✡

(۱۲) بُرے[۱] ۔ اچھے[۲] اور ملے جلے[۳] تین طرح کے کرم پھل اُس شخص کو

ملتے ہیں۔ جو تیاگی نہیں ہے۔ لیکن جو تیاگی ہے اسکو نہیں ملتے۔

۱-۲-۳۔ برے کرم پھل چرندوں پرندوں۔ درختوں کی جونیاں ہیں جن میں دکھ ملتا ہے۔ اچھے کرم پھل دیوتاؤں کی جونی ہے جن میں سکھ ملتا ہے ملے جلے کرم پھل انسانوں کی جونی ہے جس میں سکھ دکھ دونو ملتے ہیں۔ ۴۔ ۵۔ جو شخص اپنے کرموں کو پھل کی خواہش چھوڑ کر کرتا ہے۔ اسکو یہ کرم پھل نہیں ملتے یعنی ان کو یہ مانکر کرموں کے پھلوں کو بھوگنے کے لئے اسکو جنم لینا نہیں پڑتا۔ لیکن معلوم رہے کہ جب تک اسکو گیان حاصل ہو کر اس کے سنچت کرموں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا تب تک اسکو سنچت کرموں کے پھلوں کو بھوگنے کے لئے کسی نہ کسی جونی میں ضرور جنم لینا پڑتا ہے اور موکش میسر نہیں آتی۔

مندرجہ بالا شلوکوں نمبر ۵ تا ۱۲ میں شری بھگوان نے یہ تبلایا ہے کہ جس شخص کو گیان حاصل ہوا ہو اسکو اپنے مقررہ کرموں کو بندھن کا باعث سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہیئے بلکہ اسکو ان کرموں کو ان کے تعلق اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو کرم اس طرح سے کئے جاتے ہیں۔ ان سے انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے۔ جو گیان حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور وہ کرم پھل دینے والے نہ ہو کر بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔

اب آئندہ چار شلوکوں نمبر ۱۳ تا ۱۶ میں آتما کو اکرتا بیان کر کے شلوک نمبر ۱۷ میں یہ تبلاتے ہیں کہ جس شخص کو گیان حاصل ہو گیا ہو۔ اس کو بھی اپنے مقررہ کرموں کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے کیونکہ جو شخص گیان حاصل ہو جانے پر اپنے آپ کو اکرتا آتما سمجھ کر کرموں کو انکے کرنے کی خودی نہ رکھ کر کرتا ہے اس کے کرم اسکو بندھن میں ڈالنے والے نہیں ہوتے۔ پس شری بھگوان کی رائے میں انسان کو گیان پیدا ہونے سے پیشتر اور گیان پیدا ہونے کے بعد دونوں حالتوں میں کرموں کو کرنا چاہیئے۔ جو دنیا کو قائم رکھنے کے لئے پرمیشور نے وید میں اس کے لئے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور سانکھ والوں کا یہ خیال کہ انسان کو چاہیے

گیان حاصل ہوگیا ہو یا نہ ہوگیا ہو کرموں کو بندھن کا باعث سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے درست نہیں ہے۔

:۔۶۔ کرم کی تکمیل کے پانچ اسباب ہیں جو سب پرکرتی کے ظہور اور آتما سے علیحدہ ہیں *:*

(۱۳) اے[1] قوی بازوؤں والے! سب کرموں کی تکمیل کے پانچ اسباب سانکھ[2] میں بتلائے گئے ہیں۔ اُن کو مجھ سے سُن۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ویدانت میں۔

(۱۴) جگہ[1]۔ فاعل[2]۔ مختلف طرح کے آلات[3]۔ مختلف طرح کی کئی حرکتیں[4] اور پانچواں[5] دیوتا۔

۱۔ جسم کثیف جہاں فاعل کرم کرتا ہے۔ ۲۔ اہنکار بُدھی یعنی انتہ کرن جو کرم کرتا ہے۔ ۳۔ پانچ گیان اندریاں۔ پانچ کرم اندریاں اور من جن سے انتہ کرن کرم کرتا ہے۔ ۴۔ پرانوں کی حرکتیں جو پانچ قسم کی ہیں اور جن کے بغیر کوئی کرم نہیں ہو سکتا۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۲۔ شلوک ۲۷۔ ادھیائے ۴) ۵۔ اندریوں کے سب دیوتا جن کی مدد سے اندریاں کرم کرتی ہیں۔ مثلاً آنکھ کا دیوتا سورج۔ اور من کا دیوتا چندرماں ہے۔

(۱۵) جسم۔ زبان اور من سے انسان جو کرم[1] کرتا ہے۔ اس کی تکمیل کے یہ پانچ اسباب ہیں۔

۱۔ انسان جو بھی کرم کرتا ہے۔ وہ یا تو جسم سے کرتا ہے یا زبان سے یا من سے۔

(۱۶) ایسا[1] ہوتے ہوئے جو کم عقلی سے شُدھ[2] آتما کو فاعل سمجھتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا۔

۱۔ ۲۔ جو کرم کی تکمیل کے مذکورہ بالا پانچ اسباب ہوتے ہوئے جو سب پرکرتی کے ظہور ہیں اکرتا آتما کو جو اُن سے علیحدہ ہے کرم کرنے والا سمجھتا ہے وہ اگیانی ہے۔

٭۔۷۔ گیانی شخص جسکو کرم کرنے کی خودی نہیں ہے کرم کرکے بھی کرم سے بندھن میں نہیں پڑتا۔٭

(۱۷) جس شخص کو کرم کرنے کی خودی نہیں ہے اور جس کی بدھی ملوث نہیں ہوتی وہ سب جانداروں کو مار کر بھی (کسی کو) نہیں مارتا اور بندھن میں نہیں پڑتا۔

۱-۲- جو گیانی شخص اپنے آپ کو اکرتا آتما سمجھ کر یہ خیال نہیں کرتا کہ میں کرموں کو کرنے والا ہوں اور اسی وجہ سے جسکی بدھی یعنی انتہ کرن کرموں سے ملوث نہیں ہوتی۔ ۳۔ وہ مارنے کا فاعل نہیں بنتا۔ ۴۔ اسکا کرم اسکو بندھن میں ڈالنے والا نہیں ہوتا۔

٭۔۸۔ کرم کے گیان (علم) گیاتا (عالم) اور گیہ (معلوم) تین محرک۔ اور کرن (آلہ) کاریہ (نتیجہ) اور کرتا (فاعل) تین بنیادیں۔٭

(۱۸) گیان (علم) گیہ (معلوم) اور گیاتا (عالم) کرم کے تین محرک ہیں اور کرن (آلہ) کاریہ (نتیجہ) اور کرتا (فاعل) کرم کے تین بنیادیں ہیں۔

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷- جو کرم بھی انسان کرتا ہے۔ اُس کے کرنے کی پہلے من میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور اس تحریک کے پیدا کرنے والے گیان (علم) گیہ (معلوم) اور گیاتا (عالم) ہیں کیونکہ جب تک عالم کو کسی شے کا علم نہیں ہوتا تب تک اُس شے کو حاصل کرنے کے لئے کرم کرنے کی تحریک من میں پیدا نہیں ہوتی اور جب اس کرم کو کرنے کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے تب اس کرم کی تکمیل کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول کرتا یعنی کرم کرنے والا دوئم کرن یعنی کرم کرنے کے آلات و ذرائع سوم کاریہ یعنی نتیجہ جو کرم کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک کسی کرم کا نتیجہ حاصل نہ ہو تب تک وہ کرم مکمل نہیں ہوتا۔ اس شلوک میں گیاتا (عالم) اور کرتا (فاعل) اہنکار بدھی یعنی انتہ کرن ہے۔

واضح ہو کہ شری بھگوان نے یہ بتلانے کے لئے کہ تمام کرم تین گنوں والی

پرکرتی کرتی ہے۔ اور آتما کچھ نہیں کرتا۔ جیسے شلوک نمبر ۱۴ میں کرم کی تکمیل کے پانچ اسباب بیان کئے ہیں جو سب تین گنوں والی پرکرتی کے ظہور اور آتما سے غیر ہیں ویسے ہی اس شلوک میں کرم کے تین محرک اور تین بنیادوں کو جو سب تین گنوں والی پرکرتی کے ظہور ہیں بیان کیا ہے۔ اب آئندہ شلوک نمبر ۱۹ سے لیکر ۳۹ تک کرم۔ کرم کے محرک گیان۔ کرم کی بنیاد کرتا۔ کرم کرنے کا فیصلہ کرنے والی بُدھی۔ کرم کرنے کا ذریعہ استقلال اور کرم کے پھل سُکھ کی پرکرتی کے گنوں کے لحاظ سے ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین تین قسموں کو بیان کرکے شلوک نمبر ۴۰ میں یہ بتلاتے ہیں کہ دنیا میں کوئی دیوتا یا انسان ایسا نہیں جو پرکرتی کے تین گنوں سے آزاد ہو۔ اسی وجہ سے اسکو موکش حاصل نہیں ہوتی۔

※ - ۹ - بلحاظ گنوں کے گیان (علم) کرم (عمل) اور کرتا (فاعل) کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں۔ ※

(۱۹) گنوں کی سائینس[۱] میں گنوں کے فرق کے لحاظ سے گیان۔ کرم اور کرتا تین تین طرح کے بتلائے گئے ہیں۔ اُن کا ٹھیک بیان تو سُن۔

۱- کپل کا سانکھ شاستر۔

(۲۰) جس گیان سے انسان تمام تقسیم[۱] شدہ موجودات میں ایک ہی غیر تقسیم[۲] شدہ اور لازوال[۳] عنصر کو دیکھتا ہے اس کو تو ستوگنی گیان سمجھ۔

۱-۲-۳-۴- اگرچہ موجودات کے اجسام علیحدہ علیحدہ ہیں مگر ان سب اجسام میں ایک ہی آتما موجود ہے جو آکاش (خلا) کی طرح غیر تقسیم شدہ اور کبھی ناش نہ ہونے والا ہے جس شخص کو یہ گیان پیدا ہو جاتا ہے وہ موکش کو حاصل کرتا ہے۔

(۲۱) جس گیان سے تمام موجودات میں مختلف[۱] قسم کے علیحدہ[۲] علیحدہ عناصر[۳] دکھلائی دیتے ہیں وہ رجوگنی گیان ہے۔

۱-۲-۳- اگرچہ تمام موجودات کے اجسام میں ایک ہی آتما موجود ہے مگر جن

لوگوں کو ان علیحدہ علیحدہ اجسام میں علیحدہ علیحدہ اور مختلف اقسام کی آتمائیں نظر آتی ہیں۔ ان کا گیان رجوگنی ہے

(۲۲) اور جس گیان سے ایک ہی وجود[1] کو سب کچھ دیکھا جاتا ہے اور جو (گیان) غیر مدلل[2]۔ غیر تحقیق شدہ[3] اور نکما[4] ہے وہ تموگنی گیان کہلاتا ہے

۱۔ جس گیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسم یا بیرونی شکل ہی سب کچھ ہے اور اس سے پرے کوئی آتما روپی شے نہیں ہے ۲۔ ۳۔ ۴۔ جو گیان مدلل اور تحقیق شدہ نہیں ہے اور قابل نفرت ہے وہ تموگنی گیان ہے۔

(۲۳) جو مقررہ[1] کرم پھل کی خواہش نہ رکھ کر بغیر تعلق[2] کے رغبت[3] اور نفرت[4] کو دور کر کے کیا جاتا ہے وہ کرم ستوگنی کہلاتا ہے

۱۔ (ملاحظہ ہو نوٹ اشلوک ۷، ادھیائے ۱۸) ۲۔ کرم سے بے تعلق ہو کر یعنی کرموں کو پرمیشور کے حوالے کر کے۔ ۳۔ ۴۔ کرموں سے رغبت اور نفرت نہ رکھ کر (ملاحظہ ہو نوٹ ۱۔ ۲۔ شلوک ۱۔ ادھیائے ۱۸)

(۲۴) جو کرم پھل کی خواہش رکھ کر خودستائی[1] سے اور سخت تکلیف[2] اٹھا کر کیا جاتا ہے وہ (کرم) رجوگنی کہلاتا ہے۔

۱۔ اپنی تعریف کر کے۔ شیخی مار کر۔ ۲۔ چونکہ یہ کرم غرض آمیز ہوتا ہے۔ اسلئے انسان اسکو جلد ختم کرنے کے لئے سخت محنت کرتا ہے۔

(۲۵) اور جو کرم نتیجہ[1]۔ نقصان[2]۔ ایذارسانی[3] اور طاقت[4] کا خیال نہ کر کے جہالت سے کیا جاتا ہے وہ (کرم) تموگنی کہلاتا ہے۔

۱۔ اس کرم کا نتیجہ نیک ہوگا یا بد۔ ۲۔ دولت وغیرہ کا نقصان۔ ۳۔ اس کرم سے دوسروں کو کیا ایذا پہنچیگی۔ ۴۔ میں اس کرم کو کر سکتا ہوں یا کہ نہیں۔

(۲۶) جو (کرم سے) بے تعلق۔ خودستائی[1] سے خالی ہے۔ کامیابی اور ناکامیابی میں یکساں[2] رہتا ہے۔ استقلال اور حوصلہ سے بھرا ہوا ہے ایسا کرتا (فاعل) ستوگنی کہلاتا ہے۔

۱۔ (ملاحظہ ہو نوٹ اشلوک ۲۴۔ ادھیائے ۱۸) ۲۔ (ملاحظہ ہو نوٹ ۲۔ شلوک ۶ ادھیائے ۱۸۔) ۳۔ جو پھل کی خواہش نہ رکھ کر کرم میں کامیاب ہونے پر خوش نہیں ہوتا اور ناکامیاب ہونے پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔ ۴۔ جو استقلال اور حوصلہ سے کرم کرتا ہے۔

(۲۷) جو جذبات[1] سے بھرا ہوا۔ کرم پھل کا خواہشمند۔ لالچی[2]۔ دوسروں کو دُکھ دینے والا ناپاک[3]۔ خوش[4] اور رنجیدہ[5] ہونے والا ہے ایسا کرتا (فاعل) رجوگنی کہلاتا ہے۔

۱۔ خواہش۔ غصہ وغیرہ سے بھرا ہوا۔ ۲۔ دوسروں کے مال ومتاع کو حاصل کرنے کا خواہشمند۔ ۳۔ جسکا دل صاف نہیں ہے۔ ۴۔ ۵۔ کرم کی کامیابی میں خوش اور ناکامیابی میں رنجیدہ ہونے والا۔

(۲۸) جو غیر مستقل[1]۔ بد تہذیب۔ مغرور۔ دھوکہ باز۔ دوسروں کے کام بگاڑنے والا۔ سُست۔ آزردہ[2] دل۔ اور کام کو دیر میں کرنے والا ہے۔ ایسا کرتا (فاعل) تموگنی کہلاتا ہے۔

۱۔ جو مستقل مزاج نہیں ہے۔ ۲۔ اُداس۔

×۔ ۱۰۔ بلحاظ گنوں کے بُدھی (عقل) اور استقلال کی ستوگنی۔ رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں۔ ×

(۲۹) اے دھننجے[1]! بلحاظ گنوں کے بُدھی اور استقلال کی جو تین تین قسمیں ہیں۔ انکو میں علیحدہ علیحدہ مفصل بتاتا ہوں۔ سُن۔

۱۔ ارجن۔

(۳۰) اے پارتھ[1]! جو بُدھی پرورتی[2] اور نورتی[3]۔ کرنے کے لائق[4] اور نہ کرنے کے لائق کاموں۔ خوف[5] اور بے خوفی۔ بندھ اور موکش کو جانتی ہے وہ بُدھی ستوگنی ہے۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ۳۔ لفظ پرورتی کے معنی ہیں کرم کرنا اور لفظ نورتی کے معنی ہیں

کرم نہ کرنا۔ جو بُدہی پرورتی اور نورتی یعنی کرم اور اکرم کی حقیقت کو جانتی ہے (ملاحظہ ہو نوٹ ۲ شلوک ۱۸-۱۰ ادہیائے ۴) ۴-۵-۶-۷۔ جو بُدہی خوف اور بے خوفی۔ بندھ (آتما کے جسم میں مقید ہونے) اور موکش (آتما کے جسم کی قید سے رہا ہو جانے) کو مع انکے اسباب کے جانتی ہے۔

(۳۱) اے پارتھ! جو بُدہی دہرم اور ادہرم۔ کرنے کے لائق اور نہ کرنے کے لائق کاموں کو نہیں جانتی وہ بُدہی رجوگُنی ہے۔

۱- ارجن۔ ۲-۳-۴-۵۔ جو بُدہی دہرم ادہرم۔ کرنے کے لائق اور نہ کرنے کے لائق کاموں میں تمیز نہیں کر سکتی۔ اس شلوک میں ان کاموں کو جن کے کرنے کی ویدوں میں ہدایت یا ممانعت ہے دہرم یا ادہرم اور ان کاموں کو جنکا کرنا اخلاقی نقطہ خیال سے مناسب یا غیر مناسب ہے کرنے کے لائق یا نہ کرنے کے لائق کہا گیا ہے۔

(۳۲) اور اے پارتھ! جو بُدہی تاریکی سے ڈھکی ہوئی ادہرم کو دہرم اور سب چیزوں کو اُلٹا سمجھتی ہے وہ بُدہی تموگُنی ہے۔

۱- ارجن۔ ۲۔ وہ بُدہی جس پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ ۳۔ کچھ کا کچھ سمجھتی ہے یعنی ہر ایک شے کو غلط سمجھتی ہے۔

(۳۳) اے پارتھ! جس استقلال سے من۔ پران اور اندریوں کے افعال کو بذریعہ یوگ روکا جاتا ہے وہ استقلال ستوگُنی ہے۔

۱- ارجن ۲۔ جس استقلال سے انسان دہیان یوگ کے ذریعہ من۔ پران اور اندریوں کے افعال کو برے کاموں سے ہٹا کر پرمیشور میں لگاتا ہے۔

(۳۴) اے ارجن! جس استقلال سے پھل کا خواہشمند انسان دلبستہ ہو کر دہرم کام اور ارتھ میں لگا رہتا ہے وہ استقلال رجوگُنی ہے۔

۱-۲-۳۔ دہرم (فرض) کام (مراد) اور ارتھ (دولت) کے لئے کام کرتا ہے۔

(۳۵) اے پارتھ! جس استقلال سے ایک جاہل آدمی نیند۔ خوف رنج فکر اور شہوت کو نہیں چھوڑتا وہ استقلال تموگُنی ہے

۱۔ ارجن ۔ ۲۔ نیند خوف وغیرہ میں لگا رہتا ہے۔

※ ۔ ۱۱۔ بلحاظ گنوں کے سُکھ کی ستوگنی رجوگنی اور تموگنی تین قسمیں ※

(۳۶) اے بھرت کے خاندان میں افضل!۱ اب مجھ سے سُکھ کی بھی تین قسموں کو سُن ۔ جو سُکھ ابھیاس۲ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے ۔ اور دُکھ کو دور کرنے۳ والا ہے ۔

۱۔ ارجن ۔ ۲۔ سہج سُکھ یوگ ابھیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اور جس کے حاصل ہو جانے پر کوئی دُکھ نہیں رہتا ۔ (ملاحظہ ہو نوٹ نمبر ۱ شلوک ۲۴۔ ادھیائے ۶) اس شلوک کا پچھلا نصف حصہ آئندہ شلوک نمبر ۳۷ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس حصہ کو آئندہ شلوک کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۳۷) اور جو شروع۱ میں زہر کی مانند اور آخیر۲ میں امرت کی مانند ہوتا ہے اور آتما میں لگی ہوئی بُدھی۳ سے حاصل ہوتا ہے وہ سُکھ ستوگنی کہلاتا ہے۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ سُکھ دو طرح کا ہوتا ہے ایک ادھیاتمک (روحانی) سُکھ جو بدھی کے آتما میں لگ جانے سے میسر آتا ہے اور بدھی سے حاصل ہونے والا ہے اور دوسرا ادھی بھوتک (مادی) سُکھ جو اندریوں کا وشیوں کے ساتھ میل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے اور اندریوں سے حاصل ہونے والا ہے۔ اول الذکر سُکھ کے حاصل کرنے میں سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ کیونکہ جب تک بُدھی کو یوگ ابھیاس کے ذریعہ اندریوں کے وشیوں سے ہٹا کر آتما میں نہیں لگایا جاتا تب تک اس سُکھ کا حاصل ہونا ناممکن ہے۔ جب یہ سُکھ حاصل ہو جاتا ہے تو پھر ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اور انسان مکتی کو پا لیتا ہے۔

(۳۸) جو سُکھ اندریوں اور وشیوں کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے اور جو شروع میں امرت کی مانند اور آخیر میں زہر کی مانند ہوتا ہے وہ سُکھ رجوگنی کہلاتا ہے۔

۱۔ ادھی بھوتک (مادی) سکھ جو عارضی ہوتا ہے۔ شروع میں تو آنند (لذت)

دیتا ہے۔ اور بلا تکلیف اٹھائے حاصل ہو جاتا ہے لیکن اسکا انجام برا ہوتا ہے کیونکہ اس سے طاقت۔ دولت وغیرہ کا نقصان ہوتا ہے۔

(۳۹) اور جو سکھ شروع میں اور آخیر میں بھرم میں ڈالتا ہے اور جو نیند[۱] سستی[۲] اور غفلت[۳] سے پیدا ہوتا ہے وہ سکھ تموگنی کہلاتا ہے۔

۱۔۲۔۳۔ نیند۔ سستی وغیرہ میں دراصل نہ تو پہلے سکھ ہوتا ہے اور نہ پیچھے۔ انسان کو سکھ کا صرف بھرم ہوتا ہے۔

*۔ ۱۲۰۔ کوئی انسان یا دیوتا پرکرتی کے تین گنوں سے آزاد نہیں ہے *

(۴۰) اس زمین[۱] پر یا آسمان کے اندر دیوتاؤں[۲] میں کوئی وجود ایسا نہیں جو پرکرتی کے تین گنوں سے آزاد ہو۔

۱۔۲۔ آسمان کے اندر دیوتاؤں میں اور زمین پر انسانوں میں کوئی وجود ایسا نہیں جو پرکرتی کے تین گنوں سے چھوٹا ہوا ہو اور اسی وجہ سے وہ بار بار پیدا ہوتا ہے اور مرتا ہے۔ چونکہ دیوتا کو تو جو بھوگ جونی ہے کرم جونی نہیں ہے محض پرمیشور کی بھگتی کرنے سے اور انسان کو جو کرم جونی ہے پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے ورن کے مقررہ کرموں کو انکے تعلق اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر سر انجام دینے سے انتہ کرن پاک ہو کر گیان حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر گیان سے تینوں گنوں سے رہا ہو کر موکش میسر آتی ہے اسلئے اب شری بھگوان چاروں ورنوں کے مقررہ کرموں کو بیان کرتے ہیں۔

*۔ ۱۲۱۔ سبھاؤ سے ظاہر شدہ گنوں کے لحاظ سے چاروں ورنوں (ذاتوں) کے مقررہ کرموں (دھرموں) کا بیان *

(۴۱) اے دشمنوں کو مغموم کرنے[۱] والے ! سبھاؤ سے ظاہر[۲] شدہ گنوں کے لحاظ سے برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودروں کے مقررہ کرم (دھرم) علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۱۔ ارجن۔ ۲۔ ہر ایک ورن کے انسان کے سبھاؤ میں علیحدہ علیحدہ گنوں کا

کا غلبہ ہوتا ہے یعنی برہمن کے سبھاؤ میں ستوگن زیادہ۔ رجوگن کم اور تموگن بالکل دبا ہوا۔ کشتری کے سبھاؤ میں رجوگن زیادہ۔ ستوگن کم اور تموگن بالکل دبا ہوا۔ ویش کے سبھاؤ میں رجوگن زیادہ تموگن کم اور ستوگن بالکل دبا ہوا اور شودر کے سبھاؤ میں تموگن زیادہ رجوگن کم اور ستوگن بالکل دبا ہوا ہوتا ہے اور ان گنوں کے غلبہ کے لحاظ سے ہی ہر ایک ورن کے انسان کے لئے کرم مقرر کئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے کرم کو خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے۔ یہ ڈویژن آف لیبر یعنی کام کی تقسیم جس کی سوسائٹی کے قیام کے لئے سخت ضرورت ہے گو ورنوں کی شکل میں نہ سہی تمام مہذب ممالک میں پائی جاتی ہے۔

(۴۲) ضبط دل۔ ضبط حواس۔ ریاضت[۱]۔ صفائی[۲]۔ معافی۔ سادہ پن۔ گیان[۳]۔ وگیان[۴]۔ عقیدہ[۵] یہ برہمن کے سبھاؤ[۶] سے پیدا شدہ کرم ہیں۔

۱۔ (ملاحظہ ہوں شلوک ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ادھیائے ۱۷)۔ ۲۔ دونو جسمانی اور قلبی صفائی۔ ۳۔ علم حقیقت۔ ۴۔ معرفت۔ ۵۔ پرمیشور میں عقیدہ۔ ۶۔ مذکورہ بالا کرموں کو برہمن تو سبھاؤ سے کرتا ہے کیونکہ برہمن کے سبھاؤ میں ستوگن زیادہ ہوتا ہے اور باقی ورن (ذات) والے ان کو کوشش کر کے کر سکتے ہیں (مدھسودن ٹیکا)

(۴۳) بہادر ہونا۔ پرجلال ہونا۔ مستقل مزاج ہونا۔ ہوشیار ہونا۔ جنگ سے نہ بھاگنا۔ خیرات دینا اور حکومت کرنا یہ کشتری کے سبھاؤ سے پیدا شدہ کرم ہیں۔

(۴۴) زراعت کرنا۔ گائے وغیرہ جانوروں کو پالنا اور تجارت کرنا یہ ویش کے سبھاؤ سے پیدا شدہ کرم ہیں اور خدمت[۱] کرنا شودر کا سبھاؤ سے پیدا کرم ہے۔

۱۔ برہمن۔ کشتری ویش کی خدمت کرنا۔ معلوم رہے کہ چاروں ورنوں کے مذکورہ بالا دھرموں کے علاوہ یگ کرنا۔ دان دینا۔ وید پڑھنا۔ برہمن کشتری

اور ویش تینوں ورنوں کے دہرم ہیں۔

×. ۴۴-۱ جو شخص پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے ورن کے مقررہ کرموں کو پرمیشور کے حوالے کر کے اور ان کے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے وہ سدہی یعنی موکش کو حاصل کرتا ہے ×.

(۴۵) انسان اپنے مقررہ کرم میں لگا رہ کر سدہی[1] کو حاصل کرتا ہے۔ اپنے مقررہ کرم میں لگا رہ کر جس طرح سدہی حاصل ہوتی ہے تو اس کو سن۔

۱۔ اس شلوک میں سدہی سے مراد موکش ہے (ملاحظہ ہو نوٹ ۳ شلوک ۴۱۔ ادھیائے ۳۔)

(۴۶) جس سے تمام جانداروں کا ظہور ہوا ہے اور جو اس تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے اُس پرمیشور کی اپنے مقررہ[1] کرم سے پوجا[2] کر کے انسان سدہی[3] کو حاصل کرتا ہے۔

۱-۲-۳- جو شخص پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے ورن کے مقررہ کرموں کو پرمیشور کے حوالے کر کے اور ان کے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے۔ وہ گیان پیدا ہو جانے پر موکش کو حاصل کرتا ہے کیونکہ جو شخص اس طریق سے کرموں کو کرتا رہتا ہے۔ اسکا انتہ کرن پاک ہو جاتا ہے اور اس کے کرم اسکو بندھن میں ڈالنے والے نہ ہو کر وہ سب کرموں کو کرتا ہوا بھی گیان پیدا ہو جانے پر موکش کو حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ آئندہ شلوک نمبر ۴۹ میں بیان کیا گیا ہے

×. ۱۵-۱ اپنا دہرم (مقررہ کرم) ناقص ہوتا ہوا بھی بہتری کرنے والا ہے اس لئے اسکو چھوڑنا مناسب نہیں ہے ×.

(۴۷) اپنا دہرم[1] ناقص ہوتا ہوا بھی دوسرے کے دہرم سے جو آسانی سے کیا جا سکے بہتر ہے کیونکہ اپنے سبھاؤ کے مطابق مقررہ کرم کے کرنے سے پاپ[2] نہیں لگتا۔

۱۔ تشریح کے لئے (ملاحظہ ہو شلوک ۳۵۔ ادھیائے ۳) ۲۔ جیسے زہر میں

پیدا شدہ کیڑے پر زہر کا اثر نہیں ہوتا ویسے ہی اپنے سبھاؤ کے مطابق مقررشدہ کرموں کا اثر کرم کرنے والے پر نہیں ہوتا۔ پس ارجن کو اپنے مقررہ کرم جنگ میں رشتہ داروں کو مارنے کا پاپ نہیں لگیگا۔

(۴۸) اے کنتی کے بیٹے! اپنے سبھاؤ کے مطابق مقررشدہ کرم کو ناقص ہمکو اسکو ترک کرنا نہیں چاہیئے کیونکہ سب ہی کرم نقص سے ویسے ہی گھرے ہوئے ہیں جیسے آگ دہوئیں سے (گھری ہوئی ہوتی ہے)

۱- ارجن۔ ۲- کیونکہ ہر ایک کرم ست۔ رج۔ تم تینوں گنوں سے بنا ہوا ہے اس لیئے ہر ایک کرم میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور رہتا ہے۔ پس اس نقص کا خیال کرکے اپنے مقررہ کرم کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ بلکہ اسکو اسکے تعلق اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر سرانجام دینا چاہیئے۔

٭٠٭ ۱۶۰۔ جو شخص اپنے مقررہ کرموں کو ان سے بے تعلق ہوکر اور انکے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے وہ اعلےٰ درجے کی نیشکرمیہ سدہی (کرموں سے رہائی) کو حاصل کرلیتا ہے ٭٠٭

(۴۹) جو کسی کرم سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ جس نے اپنے من کو قابو کرلیا ہے اور جس کی (کرم پھل کی) خواہش دور ہوگئی ہے وہ شخص سنیاس سے نیش کرمیہ سدہی کے اعلےٰ درجے کو حاصل کرتا ہے۔

۱-۲-۳-۴- جو شخص سب کرموں کو پرمیشور کے حوالے کرکے اور ان کے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا رہتا ہے وہ سنیاس سے یعنی کرموں کے پھل کو چھوڑ دینے سے اعلےٰ درجہ کی نیش کرمیہ سدہی (کرموں سے رہائی) کو حاصل کرتا ہے۔ معلوم رہے کہ نیش کرمیہ سدہی کے دو درجے ہیں۔ ایک ادنےٰ اور دوسرا اعلےٰ۔ ادنےٰ درجہ تو یہ ہے کہ انسان کے پچھلے پاپوں کا لوٹ دور ہوکر اسکا انتہ کرن پاک ہوجائے اور اعلےٰ درجہ یہ ہے کہ انسان آئندہ جو کرم کرے انکا لوٹ اسکو نہ لگے یعنی اس کے کرم اسکو بندھن میں ڈالنے والے نہ ہوں۔

*۔ ۱۷۔ اعلیٰ درجہ کی نیش کرمیہ سدھی کو پاکر سب کرموں کو کرتے ہوئے بھی برہم یعنی موکش کو حاصل کرنے کے طریق کا بیان *

(۵۰) اے کنتی کے بیٹے[۱]! انسان اس سدھی[۲] کو حاصل کر کے جس طریق سے برہم کو حاصل کرتا ہے اسکو تو مجھ سے مختصراً سن جو گیان کی انتہا[۳] ہے۔

۱۔ ارجن ۲۔ نیش کرمیہ سدھی جسکا شلوک نمبر ۴۹ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ۳۔ برہم یعنی موکش گیان کی انتہا ہے

(۵۱) صاف بدھی[۱] سے بہرہ ور ہوکر استقلال سے اپنے من کو قابو میں کر کے آواز وغیرہ وشیوں[۲] کو چھوڑ کر اور رغبت[۳] اور نفرت[۴] کو ترک کر کے

۱۔ ستوگنی بدھی۔ ۲۔ پانچوں وشیوں کو ترک کر کے۔ ۳۔ ۴۔ راگ (رغبت) اور ویش (نفرت) کو جو گیان پیدا ہونے نہیں دیتے چھوڑ کر۔

(۵۲) تنہا جگہ میں رہ کر۔ کم کھا کر من[۱]۔ بانی[۲] اور جسم[۳] کو قابو کر کے ہمیشہ دھیان[۴] میں لگا ہوا اور ویراگ[۵] کا سہارا لیئے ہوئے

۱۔ ۲۔ ۳۔ جیسا کہ چھٹے ادھیائے میں بتلایا گیا ہے۔ ۴۔ پرمیشور کے دھیان میں لگا ہوا۔ ۵۔ کسی دیکھی یا سنی چیز کی خواہش نہ رکھتے ہوئے۔

(۵۳) (اور) انانیت[۱]۔ زور[۲]۔ غرور[۳]۔ خواہش[۴]۔ غصہ[۵]۔ لالچ اور میراپن کو چھوڑ کر شانت[۸] ہوا ہوا انسان برہم[۹] ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔

۱۔ اہنکار۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ ۲۔ وہ زور جو برے کاموں میں لگایا جاتا ہے۔ ۳۔ وہ غرور جس سے انسان دہرم کو چھوڑ دیتا ہے۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ کام کرودھ۔ لوبھ۔ ۷۔ ممتا۔ میراپن کا خیال۔ ۸۔ ۹۔ شانت چت یعنی مسکن القلب ہوا ہوا انسان ویدانت کا مطالعہ کر کے اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو برہم جانے یعنی یہ جانے کہ میں برہم ہوں۔

(۵۴) اور برہم[۱] ہوکر شانت چت[۲] والا انسان نہ تو رنج[۳] کرتا ہے اور نہ خواہش[۴] کرتا ہے اور تمام جانداروں کو یکساں[۵] سمجھ کر میری پرم بھگتی[۶] کو پاتا ہے۔

۱۔ اپنے آپ کو برہم جانکر۔ ۲۔ سکّن القلب شخص۔ ۳۔ ۴۔ نہ تو کسی برباد ہوئی ہوئی چیز کا رنج کرتا ہے اور نہ کسی ایسی چیز کی خواہش کرتا ہے جو اس کو حاصل نہیں ہے ۵۔ جو یہ جان کر کہ تمام جانداروں میں ایک ہی آتما روپی برہم ہے سب جانداروں کو ایک جیسا سمجھتا ہے۔ ۶۔ وہ پرمیشور کی پرم بھگتی کو حاصل کرتا ہے جس کا بیان بارہویں ادھیائے میں شلوک نمبر ۱۳ سے لیکر شلوک نمبر ۲۰ تک کیا گیا ہے۔

(۵۵) (اس) بھگتی[۱] سے وہ جان لیتا ہے کہ میں[۲] کیسا اور کون ہوں اور میری[۳] حقیقت کو جانکر وہ مجھ[۴] میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ اس پرم بھگتی سے اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ برہم کیسا اور کون ہے اور اس پر برہم کی حقیقت کا انکشاف ہو کر وہ موجودہ جسم کے ناش ہو جانے پر برہم میں مل جاتا ہے یعنی موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۵۶) (اس طرح) میری[۱] پناہ لیکر انسان سب کرموں[۲] کو کرتا ہوا بھی میری[۳] رحمت سے اعلےٰ ترین اور لازوال مقام[۴] کو حاصل کرتا ہے۔

۱۔ پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ کشتری یا ویش جسکو سنیاس کا ادھکار نہیں ہے (مدھسودن ٹیکا) پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے درن کے مقررہ کرموں کو ان کے تعلق اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتا ہوا موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔

۔ ۱۸۔ شری بھگوان موکش کے خواہشمند کشتری ارجن کو پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر اپنے سب کرموں کو پرمیشور کے حوالے کر کے جنگ کرنے کا اُپدیش کرتے ہیں۔

(۵۷) اسلئے تو من[۱] سے سب کرموں کو میرے[۲] حوالے کر اور مجھکو سب سے اعلیٰ مقام سمجھ کر بدھی یوگ[۳] کا سہارا لئے ہوئے ہمیشہ اپنا چت مجھ[۴] میں لگائے رکھ۔

۱۔ سب کرموں کو دل سے پرمیشور کے حوالے کر کے۔ ۲۔ پرمیشور کو۔

۳- گیان حاصل کرنے کی خواہش رکھ کر۔ ۴- اپنا چت پرمیشور میں لگائے رکھ یعنی پرمیشور کی بھگتی میں لگ۔

(۵۸) اپنا چت مجھ میں لگائے رکھنے سے تو میری مہربانی سے تمام مشکلات کو عبور کر لیگا اور اگر اہنکار سے تو میری بات نہ سُنیگا تو تو تباہ ہو جائیگا۔

۱-۲-۱ اگر تو پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر پرمیشور کیلئے کرم کرتا رہیگا تو تو پرمیشور کی مہربانی سے اپنے کرموں کے ثمروں سے جو حصولِ موکش میں سدّ راہ ہیں پار ہو کر موکش کو حاصل کر لیگا۔ ۳-۴- اگر تو یہ خیال رکھ کر کہ میں سب کچھ جانتا ہوں میری نصیحت پر عمل نہیں کریگا تو اپنے دھرم جنگ سے گر کر پاپ کریگا اور کبھی موکش کو حاصل نہیں کر سکے گا۔

✲۔ ۱۹- کشتری ارجن کو اپنے سبھاؤ سے مجبور ہو کر ضرور جنگ کرنا پڑیگا اس لئے اسکو یہ کرم پرمیشور کی پناہ لے کر کرنا چاہیئے ✲۔

(۵۹) اگر تو اہنکار کے بس ہو کر یہ خیال کرتا ہے کہ میں جنگ نہیں کرونگا تو تیرا یہ خیال جھوٹا ہے (تیرا) سبھاؤ تجھے جنگ میں ضرور لگائیگا۔

۱- چونکہ تو کشتری ہے اس لئے تیرا سبھاؤ تجھکو جنگ میں ضرور لگائیگا۔

(۶۰) اے کنتی کے بیٹے! چونکہ تو اپنے سوبھاؤ سے پیدا شدہ کرم سے بندھا ہوا ہے اس لئے جس کرم کو تو موہ سے کرنا نہیں چاہتا تجھکو مجبوراً وہی کرنا پڑیگا۔

۱- ارجن۔ ۲- سبھاوک کرم جسکا ذکر اس ادھیائے کے شلوک نمبر ۴۲ میں کیا گیا ہے۔ ۳- جس جنگ کو۔ ۴- اگیان کے بس ہو کر۔ ۵- سبھاؤ سے مجبور ہو کر۔

(۶۱) (کیونکہ) اے ارجن! ایشور تمام جانداروں کے دل میں رہ کر اپنی مایا سے جانداروں کو ایسے نچا رہا ہے گویا وہ ایک مشین پر چڑھائے ہوئے ہیں۔

۱-۲-۳- جیسے مداری کٹ پتلیوں کو ایک مشین پر چڑھا کر نچاتا ہے ویسے ہی پرمیشور تمام جانداروں کو پرکرتی یعنی سبھاؤ سے جو پرمیشور کی مایا ہے نچاتا یعنی ہر ایک جاندار سے اس کی پرکرتی یعنی سبھاؤ کے مطابق کرم کراتا ہے۔ اگرچہ جانداروں سے کرم کرانے والی ان کی پرکرتی یعنی سبھاؤ ہے پرمیشور نہیں ہے لیکن چونکہ پرکرتی پرمیشور سے طاقت پاکر جانداروں سے کرم کراتی ہے اسلئے پرمیشور کو تمام جانداروں سے کرم کرانے والا کہا گیا ہے۔

(۶۲) اسلئے اے بھارت! تو سب طرح سے ایشور کی پناہ لے اسی کی مہربانی سے تو پرم شانتی اور ہمیشہ قائم رہنے والے مقام کو پائیگا۔

۱- ارجن ۲-۳- تن (جسم) من (دل) اور بانی (زبان) سے پرمیشور کی پناہ لے یعنی جو کرم بھی تو جسم - دل - زبان سے کرے انکو پرمیشور کی بھگتی میں لگ کر پرمیشور کے لئے کر - ۴-۵- موکش کو حاصل کریگا۔

(۶۳) میں نے یہ پوشیدہ سے پوشیدہ گیان تجھکو تبلا دیا ہے اس پر اچھی طرح سے غور کر کے پھر جیسی تیری مرضی ہو ویسا کر۔

۱- نہایت پوشیدہ۔

✻ ۲۰- شری بھگوان ارجن کو پرمیشور کی بھگتی سے ملے ہوئے کرم یوگ میں لگنے کا آخری حکم دیکر اپنے اپدیش کو ختم کرتے ہیں ✻

(۶۴) اب تو میری ایک اعلےٰ بات کو پھر سن جو نہایت پوشیدہ ہے۔ چونکہ تو میرا پکّا دوست ہے اس لئے میں تیری بھلائی کی بات کہتا ہوں۔

۱- شری بھگوان نے ارجن کو پہلے جو پرمیشور کی بھگتی سے ملے ہوئے کرم یوگ کا اُپدیش کیا ہے اسی کو اب مختصراً دہراتے ہیں۔

(۶۵) تو مجھ میں اپنے من کو لگا - میرا بھگت ہو - میری پرستش کر اور مجھکو سجدہ کر - (اس سے) تو مجھ کو پہنچ جائیگا - میں سچ کہتا ہوں (کیونکہ) تو مجھکو پیارا ہے۔

۱۔ پرمیشور میں دل کو لگا۔ ۲۔ پرمیشور کی بھگتی کر۔ ۳۔ پرمیشور کی پوجا کر۔ ۴۔ پرمیشور کو نمسکار کر۔ ۵۔ پرمیشور کو پہنچ جائیگا۔

(۶۶) تو سب دھرموں کو چھوڑ کر میری پناہ میں آجا میں تجھکو تمام پاپوں سے رہا کرا دونگا۔ تو فکر مت کر۔

۱۔۲۔۳۔۴۔ اس شلوک میں سب دھرموں کو چھوڑ دینے سے مراد اپنے ورن کے تمام مقررہ کرموں کو چھوڑ دینا نہیں بلکہ ان کرموں کو انکے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر پرمیشور کے لیئے سرانجام دینا ہے کیونکہ شری بھگوان کشتری ارجن کو جسکو سنیاس لینے کا ادھکار نہیں تھا اپنے مقررہ کرموں کو چھوڑ کر سنیاس لینے کا اپدیش نہیں کر سکتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ ارجن اپنے ورن کے تمام مقررہ کرموں کو انکے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر اور انکو پرمیشور کے حوالے کر کے سرانجام دے۔ اور یہی پرمیشور کی پناہ میں آنا یا پرمیشور کی بھگتی میں لگنا ہے اور جو کرم اس طرح سے کیئے جائینگے وہ ارجن کو بندھن میں ڈالنے والے نہ ہونگے اور وہ گیان پیدا ہو جانے پر موکش کو حاصل کر لیگا۔ اس شلوک میں شری بھگوان نے ارجن کو بھگتی سے ملے ہوئے کرم یوگ کا حکم دیا ہے جو گیتا کے اپدیش کا نچوڑ ہے۔

※ ۔ ۲۱۔ گیتا کے غیر مستحق اشخاص کا بیان ※

(۶۷) جو شخص تپ[۱] نہیں کرتا۔ جو بھگتی[۲] نہیں کرتا۔ جو سننے کی خواہش نہیں رکھتا۔ اور میری مذمت[۳] کرتا ہے اسکو یہ (شاستر) کبھی نہیں بتلانا۔

۱۔ جسمانی۔ قلبی یا لسانی ریاضت (ملاحظہ ہو شلوک ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ادھیائے ۱۷)

۲۔ جو پرمیشور کی بھگتی نہیں کرتا۔ ۳۔ جو بھگوان کرشن چندر کے اپدیش میں نکتہ چینی کر کے ان کی مذمت کرتا ہے۔

※ ۔ ۲۲۔ گیتا کے سنانے کے پھل (ثمرہ) کا بیان ※

(۶۸) جو شخص میری پرم[۱] بھگتی کے ساتھ یہ اعلےٰ راز میرے[۲] بھگتوں کو بتلائیگا

وہ بلا شک و شبہ مجھکو پہنچ جائیگا۔

۱۔ یہ خیال رکھ کر کہ میں پرمیشور کی خدمت کرنے کے لئے گیتا سناتا ہوں اور مجھکو کسی معاوضہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ۲۔ چونکہ تعلیم گیتا موکش حاصل کرانے والی ہے۔ لہذا اس کو اعلےٰ راز کہا گیا ہے۔ ۳۔ پرمیشور کے بھگتوں کو۔ ۴۔ پرمیشور کو پہنچ جائیگا یعنی موکش کو حاصل کریگا۔

(۶۹) اور انسانوں میں اُس سے بڑھکر میری خدمت کرنے والا اور کوئی نہ ہوگا اور اس دنیا میں مجھکو اُس سے زیادہ اور کوئی پیارا نہ ہوگا۔

۱۔ پرمیشور کی۔ ۲۔ پرمیشور کو۔

※۔ ۲۳۔ گیتا کے پڑھنے اور سُننے کے پھل (ثمرہ) کا بیان۔※

(۷۰) جو شخص ہمارے اس دھرم کے مکالمہ کو پڑھیگا وہ گیان یگ سے میری پرستش کریگا۔ یہ میرا خیال ہے۔

۱۔ شری کرشن اور ارجن کے مکالمہ کو۔ ۲-۳۔ جیسے گیان یگ سے پرمیشور کی اُپاسنا کی جاتی ہے ویسے ہی گیتا کے پڑھنے سے پرمیشور کی اُپاسنا کی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو پھل (ثمرہ) یعنی موکش گیان یگ سے حاصل ہوتا ہے وہ ہی پھل یعنی موکش گیتا کو پڑھ کر اُس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ لفظ گیان یگ کی تشریح کیلئے (ملاحظہ ہو نوٹ ۶ شلوک ۲۴ ادھیائے ۴)

(۷۱) اور جو شخص نکتہ چینی نہ کرکے عقیدت کے ساتھ اس کو سنیگا وہ بھی پاپوں سے رہا ہو کر نیک اعمال کرنے والوں کے اچھے لوکوں میں پہنچ جائیگا۔

۱۔ عیب نہ ڈھونڈ کر۔ ۲۔ اس مکالمہ کو اس کے معنی و مطالب کو سمجھ کر سنیگا۔ ۳-۴۔ وہ اُن اعلےٰ دنیاؤں میں جائیگا جہاں یگ تپ دان وغیرہ نیک اعمال کرنے والے لوگ جاتے ہیں یعنی چندر لوک وغیرہ کو حاصل کریگا۔

※۔ ۲۴۔ ارجن شری بھگوان کے اپدیش کو سمجھ کر جنگ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔※

(۷۲) اے پارتھ[1] کیا تو نے دل کو یکسو کر کے اس اپدیش کو سُن لیا ہے اور اے دھننجے[2] کیا اگیان سے پیدا ہوا تیرا موہ[3] دور ہو گیا ہے؟

۱-۲- ارجن- ۳- محبّت خویش و اقارب-

ارجن نے کہا

(۷۳) اے کبھی نہ ہارنے والے[1] آپ کی مہربانی سے میرا موہ[2] جاتا رہا ہے اور مجھکو (اپنا فرض) یاد آگیا ہے[3] -(اور) میرا شک[4] دور ہو گیا ہے میں آپ کا حکم بجا لاؤں گا[5]-

۱- شری کرشن- ۲- محبت خویش و اقارب- ۳- مجھکو یہ یاد آگیا ہے کہ میرا فرض بوجہ کشتری ہونے کے جنگ کرنا ہے سنیاس لینا نہیں ہے- ۴- میرا یہ شک کہ جنگ میں رشتہ داروں کے مارنے سے مجھکو پاپ لگیگا- ۵- جنگ کرونگا-

※ -۲۵- سنجے شری بھگوان اور ان کے اپدیش کی تعریف کرتا ہے ※

سنجے نے کہا

(۷۴) میں نے مہاتما باسدیو[1] اور ارجن کا یہ عجیب مکالمہ جس سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں سُنا-

۱- شری کرشن-

(۷۵) ویاس جی[1] کی مہربانی سے میں نے یہ نہایت پوشیدہ یوگ[2] خود یوگیشور[3] شری کرشن کو بیان کرتے سُنا-

۱- ویاس جی نے سنجے کو ایک ودّیا (علم) بتلا دی تھی جس کے ذریعے اُس نے ہستنا پور میں بیٹھے ہوئے یہ یوگ سُنا- (ملاحظہ ہو نوٹ ۲ شلوک ۱- ادھیائے ۱-) ۲- بھگتی سے ملا ہوا کرم یوگ- ۳- یوگیوں کے سردار-

(۷۶) اے مہاراج[1] کیشو[2] اور ارجن کے اس عجیب اور مقدس مکالمہ کو یاد کر کے میں بار بار خوش ہوتا ہوں-

۱- دھرت راشٹر- ۲- شری کرشن- ۳- چونکہ اس مکالمہ میں بیان کردہ

اصولوں پر عمل کرنیسے انسان کو موکش حاصل ہوتی ہی۔ اسلئے اس مکالمہ کو مقدس کہا گیا ہے۔

(۷۷) اور اے مہاراج! ہری کے اس نہایت عجیب روپ کو یاد کر کے مجھکو بہت حیرت ہوتی ہے اور میں بار بار خوش ہوتا ہوں

۱۔ وشو روپ جسکا گیارہویں ادھیائے میں بیان ہے

(۷۸) میرا یہ خیال ہے کہ جس طرف یوگیشور شری کرشن ہیں اور جس طرف کمانڈ دار ارجن ہے اُس طرف ہی دولت۔ اقبال فتح اور انتظام مملکت ہے۔

۱-۲-۳- مطلب اس شلوک کا یہ ہے کہ جس طرف شری کرشن جیسا دانشمند اور ارجن جیسا بہادر ہے۔ اس طرف ہی دولت فتح وغیرہ ہوگی۔ سنجے کی دہرت راشٹر پر اپنے اس خیال کو ظاہر کرنے سے غرض یہ تھی کہ دہرت راشٹر اپنے بیٹوں کی پانڈوں کے ساتھ صلح کرادے +

ادم شانتی شانتی شانتی